www.KitaboSunnat.com

ہمارا نظامِ تعلیم اور

نصابی صلیبیں

مصنفہ
مریم خنساء

نظرِ ثانی
اُمِّ عبدِ منیب

مشربہ علم و حکمت
0321-4609092

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب .....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہمارا نظام تعلیم اور نصابی صلیبیں

مریم خنساء

www.KitaboSunnat.com

نظر ثانی

اُمِّ عبدِ منیب

مشربہ علم و حکمت

کامران پارک زینبیہ کالونی نزد منصورہ ملتان روڈ لاہور

0321-4609092

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارا نظام تعلیم اور نصابی صلیبیں

اہتمام	———	محمد عبد منیب
اشاعت اول	———	۱۴۱۹ھ
حالیہ اشاعت	———	۱۴۳۳ھ
قیمت	———	75/-

برائے رابطہ: حافظ مستغفر الرحمٰن فون: 0321-4213089

☆ دار الکتب السلفیۃ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور
Ph.: 042-37361505-37008768
Cell: 0333-4334804

☆ **اسلام آباد** مکان نمبر 264 گلی نمبر 90 سیکٹر 8/4-i اسلام آباد۔
فون: 0300-5148847

البلاغ

لوئر گراؤنڈ لینڈ مارک پلازہ جیل روڈ لاہور
042-35717842-3,0300-8880450

6GL نیو لبرٹی ٹاور بالمقابل پیس ماڈل ٹاؤن لنک روڈ لاہور
042-35942233,35942277,0300-8112240

شالیمار سینٹر F-8 مرکز اسلام آباد
051-2281420,0300-5205050

عدنان پلازہ، سوال روڈ G-10 مرکز اسلام آباد
051-2224146-7,0300-5205060

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

☆سخنِ وضاحت ام عبدمنیب
☆حرفِ احتجاج محمد مسعود عبدہٗ 10
☆ایک وضاحت مریم خنساء 17
☆تبصرہ از قلم علیم ناصری a 13
☆اظہارِ خیال از پروفیسر سید صابر علی صاحب 16
☆نصاب کی اہمیت 20
☆غیر اسلامی عقائد کا پرچار 22
☆تنقیدی جائزہ
☆عیسائیت کا ابلاغ 23
☆اشتراکیت کا ابلاغ 28
☆ملحدانہ اندازِ فکر 32
☆تاریخِ اسلام کو مسخ کرنے کی کوشش 35
☆اسلامی شعائر کی توہین 39
۱۔مکہ کے ہیجے 39
۲۔پردہ 40
۳۔مذہبی عقائد کی تضحیک 42

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆نظریہ پاکستان اور علماء کی مخالفت 44

☆غیر اسلامی شخصیات کو مشاہیر کے روپ میں پیش کرنا 46

☆شرک و بدعت پر مبنی فرقہ وارانہ مواد 53

☆اسلامی ثقافت پر یلغار 63

۱۔عربی زبان 63

۲۔حرام اشیاءِ خورد و نوش 66

۳۔گالیاں 67

۴۔تعظیمی قیام 67

۵۔تالیاں 68

۶۔تصورِ ثقافت اور لو میرج 69

۷۔رقص کی تربیت 71

۸۔جنریشن گیپ کے نام پر بزرگوں کے خلاف بغاوت 72

☆خاندانی منصوبہ بندی 80

☆فحش مواد 84

☆حاصلِ معروضات 101

☆مروجہ نصاب کے حق میں دیے جانے والے دلائل کا جائزہ 104

۱۔حقائق سے آگاہی 104

۲۔طلبہ باشعور ہیں 106

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔اسلامیات کا نصاب 106
☆صلاحیت اور صالحیت 107
☆صدائے احساس اور التماس 112
۱۔اساتذہ کی خدمت میں 112
۲۔دینی جماعتوں کی خدمت میں 115
۳۔شرکاءِ احساس کی خدمت میں 117
☆دعا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سخنِ وضاحت

''ہمارا نظامِ تعلیم اور نصابی صلیبیں'' ۱۹۹۷ء کی پہلی جماعت سے لے کر بی اے تک کے لازمی نصاب کے اس تجزیے اور تبصرے پر مشتمل مقالے کا نام ہے جسے بی اے کی طالبہ مریم خنساء نے بی اے کے پیپر دینے کی تیاری کے دوران میں مرتب کیا۔

اس مقالے کی مرتبہ کے دل کو اللہ تعالیٰ نے دینی غیرت وحمیت کی ایسی آتشِ سوزاں سے نوازا تھا جو بروقت بھڑک کر اسلام کے خلاف کی جانے والی ہر سازش، ہر حرکت اور ہر لفظ کو بھسم کر دینے کا عزم اور اظہار کیا کرتی تھی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسے یہ جذبہ موروثی عطا کیا تھا، اس کے والدِ محترم محمد مسعود عبدہٗ کے جذبات بھی اسی آتشِ سوزاں سے حرارت پذیر رہتے تھے۔ جنہیں باپ نے شعوری طور پر بھی اللہ کی عائد کردہ مربیانہ ذمہ داری کو ادا کرتے ہوئے اپنی اولاد میں منتقل کرنے کی کوشش کی۔

یہ مقالہ مریم خنساء کی زندگی ہی میں دار الکتب السلفیہ نے ۱۹۹۹ء میں شائع

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا۔ اس کی وفات کے بعد میری تمام کوشش اس کی غیر مطبوعہ تحریروں کو مرتب کرنے کی طرف مبذول رہی۔ اب تقریباً چودہ سال بعد اس مقالے کو نئے انداز میں شائع کرتے ہوئے درج ذیل امور کا اہتمام کیا گیا ہے:

☆ شروع میں علیم ناصری رحمہ اللہ کا تبصرہ اور پروفیسر صابر علی صاحب کی رائے کو شامل کیا گیا ہے۔

☆ املا کی غلطیاں درست کی گئی ہیں۔

☆ کمپوزنگ کو خوب صورت اور معیاری بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔

☆ جملوں کی درستگی اور بعض جگہ پر موقف کی وضاحت کے لیے ایک آدھ جملوں کا اضافہ کیا گیا ہے۔

☆ قرآنی آیات اور احادیث کے مکمل حوالے دیے گئے ہیں۔

مرتبہ نے تو اپنا دینی فریضہ یہ مقالہ لکھ کر ادا کر دیا لیکن انتہائی افسوس کے ساتھ اس حقیقت کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ اب ۲۰۱۱ میں نظامِ تعلیم اور نصابِ تعلیم ۱۹۹۷ کی نسبت کئی گنا زیادہ شرک، فحاشی، انبیاء، اسلام کی تضحیک، مغرب نوازی اور ملحدانہ طرزِ فکر کو عام کرنے کا گھناؤنا کام کر رہا ہے۔ حکومت نے تعلیم اور مدارس کے حوالے سے جو قانون وضع کیے ہیں، ان کے پیشِ نظر اب تو موحد مسلمانوں کے لیے صرف یہی راستہ رہ گیا ہے کہ وہ اپنے معصوم بچوں کو گھریلو سطح پر ہر قسم کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین اسلامی نقطۂ نظر کو پیشِ نظر رکھ کر پڑھائیں اور حساس اور غیرت مند مائیں خود اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیں۔

بچوں کو ڈگری نہیں ملتی تو نہ ملے، اس طاغوتی و جمہوری نظام میں ملازمت نہیں ملتی تو نہ ملے لیکن انہیں ربِّ کریم کے پسندیدہ بندوں میں ان شاء اللہ سندِ امتیاز ضرور ملے گی۔

اللہ تعالیٰ سے ہر مسلمان بچے کی خیر خواہی اور اسلام سے گہری وابستگی کی خواہش مند:

اُمِّ عبد منیب

رمضان المبارک ۱۴۳۲۔۲۰۱۱

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرفِ احتجاج

ہمارا نظامِ تعلیم اور نصابی صلیبیں..... اسلامی جمہوریہ پاکستان میں ذہن ساز مکاتب یا اداروں کی روح رواں ان فکری اور علمی قوتوں کا تجزیہ ہے جن کا دوسرا نام نصابِ تعلیم ہے۔

طلبہ کی عقل اور دانش کو عملاً کسی رخ پر رواں کرنے کا کام نصابی کتابوں کے اوراق میں بکھرے ہوئے الفاظ بتدریج ایسے غیر محسوس انداز سے کرتے ہیں کہ ''معمول'' کو ان کے منفی اثرات سے بروقت آگاہ نہ کیا جائے تو اس کے نتائج طالب علم کی سوچ کو اپنے اثرات میں ایسے جکڑ لیتے ہیں کہ ان سے نجات پانا ناممکن ہو جاتا ہے۔

موجودہ نصابِ تعلیم طالب علموں کی عقل و دانش کو کس منہج کے سپرد کر رہا ہے۔ نصابی صلیبیں کے اوراق میں میری ''مفتاح الجنہ'' نے اسی کی نشاندہی واضح دلائل کی روشنی میں کی ہے نیز اس کے تعلیماتِ اسلامی کے مخالف ہونے کے ثبوت فراہم کیے ہیں۔

اس کا مقصدِ تصنیف نصابِ تعلیم مرتب کرنے والی ان شخصیات کی خدمت میں علمی انداز میں احتجاج اور اسلامی غیرت و حمیت کے تقاضوں کا احساس دلانا ہے جنہیں الفاظ و افکار کے انتہائی مؤثر ذریعہ سے نئی نسل کی ذہن سازی کا اختیار دیا گیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ایک حقیقت ہے کہ تعلیماتِ اسلامی میں پرورش پانے والی عقل میں صداقت، عدل، احسان و مروت، غیرت و حمیت اور محبت و الفت کا جوہر نمایاں ہوتا ہے۔ اس کے برعکس مغربی افکار کی پروردہ عقل اور دانش احساسِ کمتری کی مریض، خودغرضی اور نخوت و تکبر کی گرفتار نظر آتی ہے۔ نصابی صلیبیوں کو اپنے محور میں نوجوان نسل کے ذہنوں سے اسلامی نظریات کو الفاظ اور قلم کی نوک سے کرید کرید کر مغربی صلیبیوں کے سپرد کرنے کا ستم اپنی جگہ۔

اب ذرا ان ذہن ساز اداروں کی طرف توجہ فرمایئے جن کا نام فلم انڈسٹری ہے۔ جس انڈسٹری سے ''جگا ڈاکو'' ''نوری نت'' ''وحشی جٹ'' جوانوں کے کردار کی تخریبی تعمیر میں خشتِ اول و آخر کی حیثیت کا کام کر رہی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ آج اکثریت انہی کرداروں کی گلیوں، محلوں، بازاروں میں، نقالی کرتے ہوئے معاشرے کے احساسِ تحفظ کو برباد کیے ہوئے ہے۔

ٹی وی ڈرامے باہم رشتوں میں بداعتمادی اور عناد کے بیج معاشرے کی عقل اور دانش میں بو رہے ہیں۔

اخبارات: سنسنی خیز خبریں، وحشت اور درندگی کو شہ سرخیوں سے پیش کر کے نہ صرف نئی نسل بلکہ موجودہ معاشرے کے ہر فرد کی سوچ کو یہ کہنے میں حق بجانب قرار دے رہے ہیں کہ

''یہ پاکستان ہے۔ یہاں ہر برائی پیدا ہوتی ہے اور پلتی ہے۔''

''یہ پاکستان ہے۔ یہاں کیا نہیں ہوتا۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اربابِ اقتدار اور عقل و دانش کے اونچے ایوانوں پر قابض شخصیات سے درخواست ہے کہ آئین الٰہیہ اپنی جگہ اٹل ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے منتخب مصلحِ قلب ونظر، معلمِ علم وحکمت سیدنا محمد ﷺ کی تعلیمات سے جب تک انسانی عقل اور شعور کو تربیت نصیب نہ ہوگی تب تک معاشرے کو سکون، اطمینان اور عالمی برادری میں عزت وآبرو نصیب نہیں ہوسکتی۔

ہم مغربی افکار سے اپنی عقل ودانش کو جتنی بھی توانائیاں دینے کی کوشش کررہے ہیں یا کریں گے اس کا نتیجہ احساسِ کمتری اور ذلت ورسوائی کے سوا کچھ نہیں ہوگا۔

فقیر بارگاہِ وحدہٗ

محمد مسعود عبدہٗ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تبصرہ از قلم علیم ناصری

عزیزہ محترمہ مریم خنساء ایک نوخیز قلمکار ہے جس کے مضامین ایک عرصے سے ماہنامہ بتول اور ہفت روزہ الاعتصام میں شائع ہوتے آ رہے ہیں۔ ہماری یہ بیٹی اس ملّتِ بیضاء کی ترجمان ہے جس نے کم وبیش پندرہ سو سال (ہجری) پیشتر سرزمینِ بطحا سے جنم لیا اور اپنی حیاتِ گزراں کی پہلی صدی کے اندر اندر اس عالمی گلوب کے لاکھوں مربع میل علاقے کو سرنگوں کر لیا۔ یہ دخترِ ملّت اپنی عظمتِ رفتہ کا جھنڈا ہاتھ میں لیے اپنی ملّتِ گریزپا کے کرتوتوں پر نوحہ خواں ہے۔ وہ اس مرض کا علاج پیش کرنے کی صلاحیت سے بھی بہرہ ور ہے۔ اپنے قلم کو سرجن کا نشتر بنائے ہوئے مصروفِ کار ہے۔

ہمارے سامنے آں عزیزہ کی کتاب ''نصابی صلیبیں'' اس کی بلند نظری اور وسیع مطالعے کی شاہد ہے، اس نے کالجوں کے اندر رہ کر تعلیم حاصل نہیں کی، اپنے گھر ہی میں یونیورسٹی تک کے تمام امتحانات پاس کیے ہیں۔ کالج کی دیواروں اور بدنام کلاس رُوموں کی ہوا نہیں کھائی لیکن اپنی قوتِ مشاہدہ اور نگاہِ دوربین سے ''خردبین'' کا کام لیا ہے اور کالجوں میں پڑھائی جانے والی کتابوں کے ورق ورق سے اسلام سے بغاوت کی بو سونگھی ہے۔ عام طالب علم اور طالبات اپنے نصابی ''دفتر'' سے تفریحِ طبع تلاش کرتے بلکہ مسرّت یاب ہوتے ہیں مگر یہ ''عندلیبِ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام'' اس دور کی ''بدآموزی'' پر نالہ زن ہوتی ہے اور اقبال کی زبان میں ؎

سوئے قطار می کشم ناقۂ بے زمام را

پر عمل پیرا ہے۔ یعنی اپنی بے لگام اونٹنی (وزارتِ تعلیم) کو قطار (اسلام) کی طرف کھینچ رہی ہے۔!!

یہ طویل مقالہ جواب کتابی صورت میں قارئین کے سامنے ہے۔ الاعتصام میں قسط وار شائع ہوتا رہا ہے، اب بعض ترامیم اور اضافوں کے ساتھ کتابی صورت میں شائع ہو گیا ہے۔ اس میں پنجاب کے محکمہ تعلیم کے منظور شدہ (بلکہ پسندیدہ) نصاب کا بے لاگ تجزیہ کیا گیا ہے جو میٹرک کے بعد کالجوں میں پڑھایا جا رہا ہے، اس میں زیادہ انگریزی اور اردو کی نصابی کتب کو زیرِ بحث لایا گیا ہے جو طلبا کے اخلاق و کردار پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

مصنفہ محترمہ نے بڑی دیدہ ریزی سے ان کتب کو اپنے ''دینی غیرت'' کے معیار پر پرکھا ہے اور اس پر نہایت عالمانہ تنقید کی ہے، اس کے دلائل و براہین سے کوئی منکر نہیں ہو سکتا کیوں کہ وہ کتاب و سنت کی کسوٹی پر کسے گئے ہیں اور اخلاقِ عالیہ کے بنیادی حقائق پر مبنی ہیں۔

اس اسلامی مملکت میں عیسائیت و اشتراکیت کی کھلی تبلیغ اور ملحدانہ اندازِ فکر کی دندناتی ہوئی تشریحات اس ملکِ خداداد کے ''مطالبے کی بنیاد'' پر خندہ زن ہیں۔ اسلامی شعائر کی توہین پر قدغن کی بجائے اس کی حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے اور ہماری مصنفہ 'سی'' فکری تنزل'' پر اشکبار ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کتاب پر تبصرے کی محدود سطح کے باعث ہم مختصراً محکمہ تعلیم کے اربابِ اختیار سے یہی گزارش کرنا چاہیں گے کہ نصابوں میں مانگے تانگے کے گھسے پٹے مضامین کی بجائے تاریخِ اسلام سے فلک بوس شخصیات کے تذکرے سامنے لائیے۔ گمراہ کن سائنسی دور میں سے صرف سائنس کشید کیجئے اور انسانی کردار وعظمت اپنے ''نیاگانِ کہن'' سے مانگئے۔ روم وشام کی حیاباختہ تہذیبوں کو ترقی کا زینہ مت جانئے۔ اس کتاب میں چُن چُن کر وہ برائیاں پیش کر دی گئی ہیں۔ جو آپ کے نصاب کی کتابوں میں کیڑوں مکوڑوں کی طرح گھسی ہوئی ہیں۔ ہماری فاضل مصنفہ نے ہر بیماری کے علاج بھی ساتھ ساتھ درج کر دیئے ہیں جو اہلِ نظر کی توجہ کے محتاج ہیں۔

ہم اس ''ننھی مصنفہ'' کی شجاعت کی داد دیتے ہیں جس نے نصاب جیسے دیو کو تنِ تنہا للکارا ہے۔ ہم اہلِ نصاب سے کہیں گے ؎

بیا در ید گرایں جا بود زباں دونے
فقیر شہرِ سخنہائے گفتنی دارد

(مطبوعہ ہفت روزہ الاعتصام: ۲۱ جولائی ۲۰۰۰)

❋❋❋❋❋

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

از قلم پروفیسر حکیم سید صابر علی صاحب

(مریم خنساء کی وفات پر لکھے گئے مضمون کا ایک اقتباس)

مریم خنساء کے مضامین انتہائی مؤثر ادبی، علمی اور عمیق مطالعہ کے آئینہ دار ہوتے تھے۔ ان کے مضامین میں گردو پیش کے ماحول سے اخذ کر کے ملتِ اسلامیہ میں پیدا ہونے والے فساد اور بے راہروی پر کرب اور کڑی تنقید کے علاوہ اصلاح کا پہلو بھی نمایاں ہوتا.....اس ہونہار بیٹی نے تعلیمی میدان میں ایک بڑی گراں قدر خدمت انجام دی۔ چھٹی جماعت سے لے کر بی اے تک انگریزی اور اردو لٹریچر اور نصابی کتب میں جو گمراہ کن تصورات پڑھائے جاتے ہیں ان کو یک جا کر کے ''نصابی صلیبوں'' کے نام سے ایک تحقیقی مقالہ شائع کیا جو ایک دین دار اور جرات مند قلم ہی کر سکتا تھا۔

اگر یہ مقالہ کسی زندہ قوم کے ہاتھ میں ہوتا تو نہ صرف اس بیٹی کو اعزازی ڈگری سے نوازا جاتا بلکہ شکریہ کے ساتھ نصاب کی اصلاح کی جاتی مگر افسوس کہ ہمارے تعلیمی نظام پر ہندیان اور انحطاط کا عالم طاری ہے۔

❁❁❁❁

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک وضاحت بقلم مرتبہ

یہ جائزہ ۱۹۹۷ میں تحریر کیا گیا۔ اب ۱۹۹۹ء ہے۔ دو سال کے عرصے میں نصاب میں کچھ تبدیلیاں ہوئیں لہٰذا اب ممکن ہے کہ کچھ چیزیں ان صفحات میں تو آپ کو ملیں لیکن موجودہ نصاب میں موجود نہ ہوں۔ مثلاً آٹھویں کی سائنس میں ''طریقہ تولید۔''

نصاب میں کی جانے والی بعض تبدیلیاں بلاشبہ خوش آئند ہیں مثلاً قرآن مجید کے ترجمے کی شمولیت: اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ لیکن افسوس کہ بنیادی نوعیت کی خرابیاں اب بھی بدستور موجود ہیں بلکہ بعض مضامین میں پہلے سے زیادہ ہیں مثلاً نہم دہم کی بیالوجی میں انسانی تخلیق کے بارے میں ڈارون کا نظریہ ارتقاء پورے وثوق کے ساتھ پیش کیا گیا ہے جب کہ اسلامی نظریہ تخلیق کا بھولے سے بھی تذکرہ نہیں۔ ایک پورا باب ڈاروئی نظریئے پر مشتمل ہے۔ اس طرح ایک طرف تو قرآن مجید میں پیش کردہ تخلیقِ آدم کے حقائق کی نفی کی گئی ہے دوسری جانب انسان کا رشتہ اشرف المخلوقات، ابوالبشر آدم علیہ السلام سے جوڑنے کی بجائے ایک ذلیل حیوان سے جوڑ دیا گیا ہے گویا انسان میں سے ''انسانیت'' ختم کر کے اس کے ''نسلی اور نسبی''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رشتے ''حیوانیت'' پر استوار کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

یہ بات اب انگریز ماہرینِ حیاتیات بھی تسلیم کر چکے ہیں کہ ڈارون کا نظریہ ایک حماقت کے سوا کچھ بھی نہیں تھا۔ اسے متفقہ طور پر مردہ قرار دیا جا چکا ہے مگر ہمارے نصابی ماہرین اس گڑے مردے کو دوبارہ اکھاڑنے پر مصر ہیں۔

آئندہ صفحات میں عیسائی نظریات کے ابلاغ کے ضمن میں بی اے کا ناول Tho Old Man And The Sea کا حوالہ دیا گیا ہے بعض قارئین نے اعتراض کیا ہے کہ ناول میں ''سان تیاگو'' کی عیسیٰ علیہ السلام سے مشابہت کا کوئی تصور اجاگر نہیں ہوتا۔ اس کی وضاحت میں عرض ہے کہ مارکیٹ میں عام امدادی کتب، درسی ماڈل ٹیسٹ پیپر گجرات (بمطابق نیو سلیبس) تصنیف مرزا یوسف، ص ۲۹۲، ۳۱۶ میں اور پائیلٹ سپر ون نوٹس مصنفین جی ایم رحمانی اور محمد شاکر اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ ایف سی کالج لاہور (مطبوعہ خالد بک ڈپو) میں اس حوالے سے مختلف انداز میں سوال و جواب موجود ہیں۔ تفصیل کے لیے ان کی طرف رجوع کیا جا سکتا ہے۔

الحمدللہ راقمہ کے والدین نے اکبر الٰہ آبادی کے الفاظ میں فرعونی سازش کے مراکز کالجوں سے اسے بفضل الٰہی محفوظ رکھا اور عصری تعلیم گھر میں ہی دلوائی لہٰذا وہ اس سے لاعلم ہے کہ کالجوں میں اس ناول کی تشریح کس انداز سے کی جاتی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے تاہم یہ امدادی کتب بھی تو کالجوں کے پروفیسروں ہی کی تصنیف ہیں۔ علاوہ ازیں طلبہ کی ایک کثیر تعداد انہی کتب کی مدد سے تیاری کرتی ہے لہٰذا یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس ناول کے ضمن میں یہ پہلو بھی دانستہ یا نادانستہ طور پر طلبہ کے ذہن میں بٹھایا جا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ راقمہ کی اس سعی کو قبول فرمائے اور اسے راقمہ، اس کے والدین اور دیگر متعلقین کے لیے توشۂ آخرت بنا دے۔ آمین!

مریم خنساء

۱۹۹۹ء

❁❁❁❁❁

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نصاب کی اہمیت

نیک اعمال نیک سوچ کے نتیجے میں ظہور آتے ہیں۔ اگر افراد کی عمومی سوچ کا خمیر ایمان اور نیکی کے اجزا سے تشکیل پایا ہو تو معاشرہ امن وسکون کا نمونہ نظر آتا ہے۔ بصورت دیگر فسادِ فکر کے نتیجے میں بے دینی، بداخلاقی اور لاقانونیت کا مسموم دھواں امن وسلامتی کا دم گھونٹ دیتا ہے۔

فکری تربیت کے ادارے قوم کو اچھی یا بری سوچ دینے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ان میں تعلیمی اداروں کو امتیازی مقام حاصل ہے۔ یہ اس نسل کو تربیت دیتے ہیں جسے مستقبل کا معمار کہا جاتا ہے، بچوں کے ذہن کی سلیٹ سادہ اور شخصیت کچی مٹی کی مانند ہوتی ہے جس سے جو شکل جی چاہے ڈھال لی جائے۔

تعلیمی اداروں کی بنیادی اکائی نصابِ تعلیم ہے۔ نصاب کا لفظی مطلب کسی چیز کی اصل، مقدم، مرجع اور بنیاد ہے۔ اس کی حیثیت ایسے محور کی سی ہے جس کے گرد تمام تعلیمی نظام..... اور درحقیقت اس کی روشنی میں فکری تربیت پانے والے افراد سے تشکیل شدہ تمام معاشرہ گھومتا ہے۔

نصاب اپنے زیرِ تعمیر وتربیت افراد کو جو سوچ دیتا ہے، اس کے نتیجے میں اچھے یا برے اعمال ظہور میں آتے ہیں۔ اگر معاشرہ صالح ہے تو اس کا ایک بڑا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبب نصاب ہے اور اگر فاسد ہے تو بھی اس کا بڑا ذمہ دار نصاب ہی ہے۔ علاوہ ازیں کسی قوم کا نصابِ تعلیم اس کے لیے نصب العین بھی متعین کرتا ہے، مسلمان ہونے کی حیثیت سے اسلام ہی ہماری اصل، مقدم اور مرجع ہونا چاہئے۔ ہماری سوچ کا محور اور ہماری تربیت کا منبع اسلامی تعلیمات ہونا چاہئیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ ''صالحیت'' صرف اور صرف اسلامی تعلیمات پر عمل میں مضمر ہے۔ اسلامی حدود سے تجاوز کرنے والی سوچ کسی بھی صورت میں نیک نہیں ہوسکتی اور نہ ہی وہ امن وسلامتی پر مبنی معاشرہ تشکیل دے سکتی ہے۔ موجودہ دور میں ترقی یافتہ کہلائے جانے والے معاشروں میں ''امن وسلامتی'' کی صورتِ حال اور سعودی عرب میں حدودِ اسلامی کے نفاذ پر مثالی امن کا قیام، اس کی واضح دلیل ہے۔

ہمارے ملک ''اسلامی جمہوریہ پاکستان'' کا نصابِ تعلیم طلبہ کو کیسی سوچ دے رہا ہے اور ان کے لیے کیا نصب العین متعین کر رہا ہے؟ آئندہ سطور میں یہی جائزہ لینا مقصود ہے۔

وبید اللہ التوفیق

❋❋❋❋❋

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر اسلامی عقائد کا پرچار

عقائد ایمان کی بنیاد ہیں، ایمان کے استحکام کا انحصار انہی کے استحکام پر ہوتا ہے۔ عقائد میں دراڑیں ایمانی عمارت کی شکستگی کا پیش خیمہ ہوتی ہیں۔ مسلمانوں کو اس تزلزل سے بچانے کے لیے اسلام نے اسلامی مملکت کی حدود میں کسی بھی غیر اسلامی نظریئے یا مذہب کی تبلیغ کی اجازت نہیں دی بلکہ مسلمان علاقوں میں رہنے والے ذمیوں کے متعلق تاکید کی کہ ان کی بستیاں مسلمانوں کی بستیوں سے الگ اور دور بسائی جائیں، وہ اپنے تہوار صرف اپنی بستی کی حدود میں منائیں، اپنے گرجوں میں بلند ہونے والی آواز کو اپنی بستی کی حدود کے اندر محدود رکھیں تاکہ مسلمانوں کے عوام ان سے متاثر نہ ہوں اور نہ ہی غیرت مند مسلمان جوش میں آ کر ذمیوں کو کسی قسم کے اشتعال دلانے کا باعث بنیں۔

مسلمان کو بچپن ہی سے اسلامی عقائد کا گہرا شعور دینا اور اسے اپنے عقیدے کے ساتھ مضبوطی سے پیوستہ رکھنا والدین اور مربی حضرات کی ذمہ داری ہے لیکن ہمارے نصاب تعلیم میں اسلامی عقائد کی تو مبادیات کا بھی ذکر تک نہیں ہوتا مگر اسے طاغوت کی دیدہ دلیری کہئے یا ہماری کمزوری کہ ہمارے ملک کے نصاب تعلیم میں بالواسطہ یا بلا واسطہ غیر اسلامی نظریات کی تبلیغ خوب پائی جاتی ہے۔ آیئے ایک نظر اس حوالے سے مروجہ نصاب کا جائزہ لیں:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ا۔عیسائیت کی تبلیغ:

عیسائی حکمرانوں سے ڈیڑھ صدی آزادی کی جنگ لڑ کر آزادی حاصل کرنے والے ''اسلامی جمہوریہ پاکستان'' کے نصاب میں تبلیغِ عیسائیت کی مثالیں ملاحظہ ہوں:

☆ ایف اے کی بک ا (انگلش Compulsory) میں THE RED SHOES عیسائیت کے فلسفہِ جرم وسزا پہ مبنی کہانی.....جس میں لطیف انداز میں چرچ کے ماحول، عیسائی عبادت کے طریق کار، پادریوں کے شفیق رویہ، بپتسمہ، بالغ عیسائی کو چرچ کا رکن بنانے کی مذہبی رسم، راہبات کے لباس اور ان کی معصومیت، غرض عیسائیت کے مذہبی عناصر سے مسلمان طالب علموں کو متعارف کرایا گیا ہے۔

☆ بی اے کے انگلش نصاب میں ہیمنگ وے کا ناول، THE OLD MAN AND THE SEA بالواسطہ طور پر عیسائیت سے متعارف کراتا ہے۔

ناول نگار نے مرکزی کردار مچھیرے کو عیسیٰ علیہ السلام سے، سمندر کو جدوجہدِ زندگی سے، مذاق اڑانے والے مچھیرے کو یہودی تمسخر بازوں سے اور مچھیرے کے ساتھی لڑکے کو حواریوں سے تشبیہ دی ہے۔ عیسائی عقیدے کے مطابق نجات کے عقیدے، کاندھے پر صلیب رکھے ہوئے عیسیٰؑ کا ''دی کو برے'' مقتل تک پہنچنا، سولی چڑھنا، غرض عیسائی عقائد سے متعارف کرایا گیا ہے۔

مچھیرے کے گھر کی منظر کشی میں دیواروں پر لگی ''مسیح'' کے قلبِ مقدس اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کنواری مریم کی تصاویر کا تذکرہ ہے ''مناجات'' بھی موجود ہیں مثلاً: (ص:۵۲)

[Hail Marys are easier to say than our fathers, the thougt Hail Mary full of Grace the Lord is With three Blessed is the fruit of thy womb, Jesus. Holy Mary, Mother of God. Pray for us sinner now and at the hours of our death. Amen. Then he added, Blessed virigin, pray for the death of this fish.

ترجمہ: اسے خیال آیا کہ مقدس باپ سے ''سلام اے مریم'' پڑھنا زیادہ آسان ہے۔ اے مریم تو مظہرِ خداوندی ہے۔ خداوند تیرے ساتھ ہے تو عورتوں میں سب سے برکت والی ہے۔ اور تیرے شکم کا ثمرہ بھی برکت والا ہے۔ مقدس مریم! ہم گناہ گاروں کے لیے دعا کر، اب بھی، اور ہماری موت کے وقت بھی۔ آمین'']

☆ عیسائیوں نے مسلمانوں کو اپنے مذہب سے مانوس کرنے کے لیے اسلامی اصطلاحات (آمین، السلام علیکم وغیرہ) کا استعمال شروع کر دیا ہے۔ ان کی کتاب تو عبرانی میں نازل ہوئی جس کا وہ اپنی اپنی زبان میں ترجمہ پڑھتے ہیں لہٰذا ان کے ہاں عربی اصطلاح ''آمین'' کیسے آئی؟

☆ ایک اور جگہ مجھیرا کہتا ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

["I am not religious: he said, but I will say ten our Fathers and ten hail marys that i Should catch this fish, and i promise to make a pilgrimage to the virigin de Cobre of I catch him. That is a promise."(ص:۵۱)

ترجمہ: میں مذہبی آدمی نہیں لیکن اگر اب مچھلی پکڑنے میں کامیاب ہوسکا تو میں دس دس دفعہ مقدس باپ اور ''سلام اے مریم'' کی مناجاتیں پڑھنے کو بھی تیار ہوں اور اگر میں نے یہ مچھلی پکڑ لی تو ''دی کوبرے'' کی مریم کی زیارت کو جانے کا عہد کرتا ہوں پختہ عہد۔'']

☆ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَمَا قَتَلُوْهُ وَ مَا صَلَبُوْهُ وَ لٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَ مَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا. بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ. (النساء:۱۵۷،۱۵۸)

''انہوں نے اسے (عیسیٰ) قتل کیا نہ صلیب پر چڑھایا۔ معاملہ ان پر مشتبہ کر دیا گیا اور بے شک جن لوگوں نے اس میں اختلاف کیا وہ اس کے متعلق شک میں ہیں انہیں اس کی حقیقت کا کوئی علم نہیں انہوں نے صرف اپنے گمان کی پیروی کی اور انہوں نے یقیناً اسے قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا۔''

لیکن طلبہ اللہ کے اس حکم کے خلاف، ناول کی تیاری کے لیے عیسیٰ علیہ السلام کے صلیب پر چڑھنے کے واقعے کا تذکرہ کرنے اور مچھیرے کے کہانی سے اس کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشابہت ثابت کرنے پر مجبور ہیں۔

☆ اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی.

''کسی دوسرے کا بوجھ کوئی نہیں اٹھائے گا۔'' (بنی اسرائیل:۱۵)

مگر ہمارے نصاب میں طلبہ کو عیسائی عقیدہ کفارہ پڑھنا پڑتا ہے۔ کیونکہ زیر بحث ناول کا ایک مرکزی پہلو یہی ہے۔ ''مقدس باپ'' کا تصور ہی خالصتاً عیسائی ہے جس کی رو سے وہ عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا قرار دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ (اللہ) اس کی اولاد ہے نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔'' (سورۂ اخلاص) مگر ہمارے نصاب میں اس کی تدریس درج بالا اقتباس میں موجود ہے۔ کھڑے ہو جاتے ہیں، ہم ان کی باتیں نقل کریں یا چھوڑ دیں۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تورات کا نسخہ لے کر حاضر ہوئے عرض کیا: اے اللہ کے رسول یہ تورات کا نسخہ ہے۔ آپ خاموش رہے اور عمر رضی اللہ عنہ اسے پڑھنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے (یہ دیکھ کر) کہا کہ تجھے گم پانے والیاں گم پائیں کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کی حالت نہیں دیکھتے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کے چہرے کی طرف دیکھا اور کہا: میں اللہ کے غصے سے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے غصے سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ ہم اللہ کو رب، اسلام کو دین اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نبی بنانے پر راضی ہو گئے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے اگر موسیٰ علیہ السلام تم پر ظاہر ہو جائیں تم ان کو پیروی کرنے لگو اور مجھے چھوڑ دو تو اس طرح تم یقیناً سیدھے راستہ سے بہک جاؤ گے، اگر وہ (موسیٰ) زندہ ہوتے اور میری نبوت کو پا لیتے تو یقیناً میری پیروی کرتے۔

(سنن دارمی: ۴۴۹۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۶۴۷۲۔ جامع بیان العلم وفضلہ: ۱۴۹۷)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''مسلمانو! تم اہل کتاب سے پوچھتے ہو، حالانکہ تمہاری کتاب (قرآن مجید) تمہارے پاس ہے جسے اللہ نے اپنے رسول پر نازل کیا ہے۔ اس میں اللہ کی بیان کی ہوئی تمام باتیں پڑھتے ہو۔ اس کتاب میں کسی طرح کی ملاوٹ نہیں۔ اللہ نے تمہیں بتایا ہے کہ اہل کتاب نے اپنی کتابیں بدل ڈالیں ہیں چند پیسوں کی خاطر خود لکھ کر کہہ دیتے ہیں کہ یہ اللہ کی جانب سے (نازل ہوا) ہے۔ تمہارے پاس جو علم ہے، کیا وہ تمہیں اہلِ کتاب سے پوچھ گچھ سے نہیں روکتا؟ واللہ میں نے آج تک کسی اہل کتاب کو نہیں دیکھا کہ وہ تم سے پوچھتا ہو کہ تمہارے نبی پر کیا نازل کیا گیا ہے؟ پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم ان سے پوچھتے پھرتے ہو۔

(بخاری: ۷۳۶۳)

واقعی کیا کبھی غیر مسلموں کو بھی اپنے طلبہ کو اسلامی عقائد سے متعارف کراتے دیکھا گیا؟ یقیناً کبھی نہیں۔ البتہ وہ اپنے بعض ذہین اور عیار بچوں کو اسلامی عقائد اور قرآن وحدیث میں اس لیے طاق کرتے ہیں کہ یہ بچے مہارت حاصل کرنے کے بعد مسلمان ممالک میں جا کر علماء کے روپ میں اور کبھی تحقیق

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے نام پر مسلمانوں کو دین سے دور کرنے اور ان میں باہمی مناخرت پھیلانے کا کام کر سکیں اور عملاً اس وقت ایسا ہو بھی رہا ہے مگر ہم ہیں کہ اپنے نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات کے برعکس ان کی ہر رطب و یابس تعلیم بخوشی اختیار کر لیتے ہیں۔

حیرت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے لیے بھی توریت یا انجیل کا مطالعہ پسند نہ کیا، حالانکہ ان کی ایمانی پختگی کی گواہی آپؐ نے خود ان الفاظ میں دی کہ ''تم سے پہلی امتوں میں محدث ہوتے تھے اگر میرے بعد کوئی محدث (الہام کردہ شخصیت) ہوتا تو عمر رضی اللہ عنہ ہوتے۔'' (بخاری، کتاب المناقب: ۳۶۸۹)

مگر آج ہمارے دانش ور نوخیز ذہنوں کے لیے اہلِ کتاب کی تعلیمات پڑھوانا چنداں معیوب نہیں سمجھتے۔

اشتراکیت کی تبلیغ:

اشتراکیت روس اور چین میں تھوڑے سے فرق کے ساتھ گزشتہ صدی میں رونما ہونے والا وہ انقلاب ہے جس میں زن، زر اور زمین تینوں ملک کے تمام لوگوں کی یکساں ملکیت قرار دیئے گئے۔ ہر شخص کو بظاہر ایک جیسی خوراک، ایک جیسی رہائش اور ایک جیسی سہولیات دینے کا ڈھنڈورا پیٹا گیا لیکن جب اس کا عملی روپ سامنے آیا تو عوام بلبلا اٹھے۔ حکمران طبقے اور عوام کے درمیان ایک ایسا طبقاتی خلا منہ پھاڑے کھڑا تھا جسے اس اشتراکی نظام میں پاٹنا ممکن ہی نہیں تھا۔ نتیجہ یہ کہ صرف ساٹھ سال بعد روس کا یہ انقلاب بری طرح منہ کی کھا کر دھڑام سے گر گیا گو اس کی کچھ شکل اب بھی روس میں باقی ہے لیکن بے دم اور کمزور ہے۔

ایف اے کی انگریزی کتاب II میں ایک مضمون "Chinas way to the

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

"progress" میں تمام مسائل کا حل ''سرخ جنت'' کے ہاں ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مضمون نگار لکھتا ہے:

Just as the Vietnamese have with stood American technology so the ascetic have militant Chinese have gone straight to the roots of the problems that have plaugued Asian countries for thousands of years the lack of food and low levels of nulrition, gross inequalities of income and consumption, unemployent and a sense of social uselessness and the blind expansion of the cities.

ترجمہ: جس طرح ویت نامیوں نے امریکی ٹیکنالوجی روک دی تھی اسی طرح دنیا سے الگ تھلگ رہنے والے مجاہد چینی سیدھے ایسے مسائل کی تہہ کو پہنچے جو ہزارہا سال سے ایشیائی ممالک کے لیے سوہانِ روح بنے ہوئے تھے۔ یہ مسائل تھے خوراک کی قلت، اور نشوونما کا گھٹیا معیار، بڑی تعداد میں غیر مساوی آمد و خرچ، بے روزگاری، سماجی بے کاری کا احساس اور اندھا دھند شہری پھیلاؤ۔

(ص: ۴۸، ۴۷)]

☆ مضمون نگار اشتراکی ہونے کے ناطے بجا طور پر تمام معاشی مسائل کا حل اشتراکیت ہی میں مضمر سمجھتا ہے، مگر ذرا ''ہزاروں سال'' کے الفاظ پر غور کیجیے، تو معلوم ہوگا کہ اس نے ان جملوں میں خلفاءِ راشدین اور مسلمان سلاطین کے عہد

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی وہ تمام معاشی خوش حالیاں قلم زد کر دی ہیں جن کی مثال آج کے اشتراکی معاشرے میں پیش کرنا ناممکن ہے۔ روس کی شکست کے بعد وہاں کی اقتصادی خوش حالی کی بلی ستر سال تک قائم رہنے والے سخت سنسر کے تھیلے سے باہر نکل آئی ہے۔ مضمون نگار طالب علموں کی نگاہوں سے اسلامی معیشت کی وہ برکات اوجھل رکھنا چاہتا ہے جن کی بدولت غریبوں کا خون چوسنے والے سودی نظام کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکا گیا تھا..... زکاۃ دینے والے مستحق افراد کو تلاش کرتے مگر ان کا نام و نشان تک نہ ملتا تھا۔ بے روزگاری مفقود تھی۔ شیر خوار بچے سے عمر رسیدہ افراد تک ہر ایک کے وظائف مقرر تھے۔ غیر مساوی خرچ کی بجائے مساوات کا ایک ایسا اعلیٰ نظام تھا کہ خلیفہ اور ایک عام شخص کی خوراک کا معیار ایک تھا۔

روس مر گیا، اشتراکیت نزع کے عالم میں سسک رہی ہے۔ خود چین، ماؤزے تنگ، کی کئی معاشی اصلاحات کو ختم کر چکا ہے مگر بھلا ہو ہماری نصابی کتب کا کہ وہ ابھی تک اشتراکیت کے مردے پر مصنوعی تنفس کا عمل جاری رکھے ہوئے ہیں۔

☆ علاوہ ازیں اس اقتباس میں دیگر مسائل کے ہمراہ ''شہری آبادی کے اندھا دھند پھیلاؤ'' کا بھی تذکرہ ہے حالانکہ اسلامی نقطۂ نظر کی رو سے شہری آبادی کا پھیلاؤ حوصلہ افزا بات ہے مایوس کن مسئلہ نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ فرما کر کہ ''خوب محبت کرنے والی اور خوب بچے جننے والی عورتوں سے نکاح کرو، میں تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔'' (ابوداؤد: ۲۰۵۰۔ نسائی: ۵۴۶) آبادی میں اضافے کا حکم دیا۔ علاوہ ازیں خالقِ کائنات قرآن مجید میں نسل کشی کو جرم عظیم قرار دیتا ہے۔

(بنی اسرائیل: ۳۱)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ مسلمان طلبہ کو اس تصور کا ابلاغ اللہ کے حکموں سے بغاوت ہے۔ ایف اے کے ہر طالب علم کو چین کی غیر مرتکز معاشیات کے فوائد، سولہ سالہ لڑکی اور لڑکے کے اشتراکی ٹائم ٹیبل، چینی عورتوں کی آزادی اور معاشرتی تحفظ کی بنا پر عوام کو حاصل خوشحالیوں پر مضمون یاد کرنا ہوتا ہے۔

☆ مصنف نے کمیونسٹ چینیوں کے لیے ''مجاہد'' کا لفظ استعمال کر کے دینِ حق کے لیے کوشش کرنے اور جان دینے والوں کے لیے اللہ کی عطا کردہ اس عظیم اصطلاح کی توہین کی ہے۔ اسلامی اصطلاحات کو سوائے مسلمانوں کے کسی قوم کو استعمال کرنے کا حق نہیں ہونا چاہیے کہ یہ سب صرف مسلمانوں کی میراث اور روایات میں مگر افسوس کہ ہم من حیث القوم اپنی جانیں اور اپنی ریاستیں کافروں کے چنگل سے چھڑوانے کی ہمت نہیں کر رہے، اصطلاحات پر اپنا حق جتانا اور انہیں کافروں کی دست برد سے بچانا تو بہت دور کی بات ہے۔

☆ بک III آئر لینڈ کے انقلاب پر ایک ڈرامہ ہے۔ جسے سمجھنے کے لیے انقلاب کے اشتراکی پس منظر سے آگاہ ہونا ضروری ہوتا ہے۔ گھما پھرا کر اشتراکیت کا تذکرہ..... اشتراکی ملکوں کی خوشحالی سے متعارف کرانا..... آخر اس کے پیچھے طلبہ کو ان سے ذہنی طور پر مرعوب کرنے کے علاوہ اور کیا مقصد ہو سکتا ہے؟ بقول اقبال ؎

مقصد ہے ان اللہ کے بندوں کا مگر ایک
ہر ایک ہے گو شرحِ معانی میں یگانہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں غلاموں کو غلامی پہ رضامند
تاویلِ مسائل کو بناتے ہیں بہانہ

ملحدانہ اندازِ فکر:

☆ وسعتِ کائنات ایک ایسا موضوع ہے جس پر غور وفکر کی دعوت اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں انسان کو بارہا دی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ادراک کائنات ہی کے آئینے میں کیا جاسکتا ہے۔ اس کی گہرائی میں جتنا بھی جائیں اتنا ہی اللہ تعالیٰ پر ایمان پختہ ہوتا ہے۔

سائنسی نصاب کے مرتبین نے اس مضمون کو ایمانی رنگ سے بے نیاز رکھنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ بھولے سے بھی اللہ کا تذکرہ نہیں کیا جاتا۔ ملحدین کی طرح قدرت یا فطرت Nature کے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔

یہ طرزِ عمل اس معروف ملحدانہ نقطۂ نظر کا غماز ہے کہ یہ کائنات ایک ''اتفاق'' کے نتیجے میں وجود میں آئی اور پے در پے ''اتفاقات'' ہی کے نتیجے میں سرگرمِ عمل ہے۔ ''قدرتی عوامل'' کی شکست، ریخت یا کسی اور ''اتفاق'' کے نتیجے میں خود بخود اختتام کو پہنچ جائے گی یا پھر انسان اپنی کدوکاوش سے اس قدر ترقی کر جائے گا کہ موت وحیات کو مسخر کر کے کائنات اور انسان کو (نعوذ باللہ) ابدیت کی صفت سے متصف کر لے گا۔

اس نقطۂ نظر کے حاملین کے خیال میں کائنات کا کوئی خالق ہے نہ مالک۔ ''قدرت یا فطرت'' ہی سب کچھ ہے۔ گویا قدرت اور فطرت کا ایک نیا تصوراتی بت تراش کر، اللہ تعالیٰ کی جگہ اسے ذہنوں میں راسخ کرنے کی کوشش کی جاتی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔اس کی ایک مثال درج ذیل اقتباس ہے:

''زندگی کے لیے یہ بڑا ناخوشگوار اور بدنصیبی کا حامل حادثہ ہے کہ عہدِ حاضر کے ترقی یافتہ دور میں انسانی کاوشوں سے پیدا کردہ بعض کیمیائی مرکبات کے بخارات اوزون کی تہہ تک پہنچ گئے ہیں۔ان کیمیکلز نے اوزون گیس کو ضائع کر دیا ہے جس سے اوزون کی حفاظتی تہہ میں شگاف پڑ گئے ہیں۔ان شگافوں کے سبب سطحِ زمین کے موسموں میں بہت سی تبدیلیاں محسوس کی گئی ہیں۔بہر حال شاید قدرت کو ہم پر رحم آ گیا ہے،اب ایسی خبریں بھی آ رہی ہیں کہ قدرتی عوامل نے ان شگافوں کو پر کر کے رکھ دیا ہے جس سے موسم دوبارہ اپنی شکل میں آ رہا ہے۔''

(کیمیا برائے جماعت نہم دہم،ص:۳۳۱)

بھلا اس بے تکے انداز کی کوئی کیا توجیہ کر سکتا ہے؟ مرتبین سے کوئی دریافت کرے کہ آخر قدرت ہے کیا چیز؟اس کا ہمارے ساتھ کیا رشتہ کیا تعلق ہے جو اسے ہم پر رحم کرنے پر مجبور کر رہا ہے؟ سچ کہا ہے اللہ رب العزت نے۔

فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ. (یونس:۳۲)

''تمہارا حقیقی رب یہی اللہ تو ہے،پھر حق کے بعد گمراہی کے سوا اور کیا باقی رہ گیا؟ آخر تم کدھر پھرائے جا رہے ہو۔''

یہودیت:

☆ B-A میں ایک نظم Say This City as Ten Million Souls یہودیوں کی مظلومیت کے متعلق ہے۔کیا مرتبین کے خیال میں قبلِ اول

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر غاصبانہ قبضہ کرنے والے لاکھوں فلسطینی مسلمانوں پر ستم کرنے والے ظالم نہیں بے چارے ''مظلوم'' ہیں؟ کیا ہم نئی نسل کو یہی بتانا چاہتے ہیں آخر مسلمانوں کے نصاب میں یہودی پروپیگنڈہ پیش کرنا کیا معنی رکھتا ہے؟

یہودی وہ قوم ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کی دل کھول کر بھرپور دشمنی کی، آپ ﷺ کو ہر طرح سے زک پہنچانے کے لیے مکہ کے کافروں اور مدینہ کے منافقوں کا ساتھ دینے میں پوری کوششیں صرف کر دیں۔

اس کے بعد ہر دور میں مسلمانوں کے خلاف ان کی ریشہ دوانیوں کے چرکے تاریخ کے صفحات پر موجود ہیں اور تا حال وہ مسلمانوں کو ہر میدان میں نیچا دکھانے اور ذلیل کرنے میں مصروف ہیں۔ فلسطین میں وہاں کے مقامی مسلمانوں پر انہوں نے جو ظلم ڈھائے اور ڈھا رہے ہیں وہ کسی سے بھی ڈھکے چھپے نہیں ہیں۔ نامعلوم نصاب مرتب کرنے والوں کو ان سے کیوں ہمدردی ہے۔

❋❋❋❋❋

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاریخِ اسلام کو مسخ کرنے کی کوشش

☆ ایف اے (بک II) میں فلپ کے ہٹی کا مضمون The Jewel of the world شامل ہے۔ جس میں وہ لکھتا ہے:

Tow years before his death in 788 Abdal-Rahman founded the great Mosque of Cordova as a rival to the how Mosque of islam in Jerusalem and Mecca.

''اپنی موت سے دو سال قبل ۷۸۸ میں عبدالرحمان نے اسلام کی دو مساجد یروشلم اور مکہ کی مسجد کے مقابلے میں ایک عظیم مسجد قرطبہ کی بنیاد رکھی۔''

فلپ کے ہٹی کے اس ظالمانہ طرزِ عمل پر افسوس نہیں جس نے عبدالرحمٰن کو ابرہہ کا ہم پلہ بنانے کی کوشش کی۔ افسوس تو ان مرتبین پر ہے جنہوں نے مسلمان قوم اور مسلمان خلیفہ پر اس بدترین الزام کے علاوہ اسلامی تاریخ کو مسخ کرنے کی استشراقی سازش پر مبنی مضمون شاملِ نصاب کیا اور پھر اس عبارت کی تردید میں ایک لفظ بھی لکھنے کی توفیق نہ ہوئی۔

☆ اس کتاب میں مصطفیٰ کمال پر مضمون میں عثمانی خلافت کو بجائے عثمانی شہنشاہیت Sultanate کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔ سقوطِ خلافت کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک عرصہ گزر جانے کے بعد کے حالات ثابت کر چکے ہیں کہ خلافت مسلمانوں کا وہ مرکز تھی جس کا زوال مسلمانوں کا زوال ثابت ہوا

بنیاد لرز جائے جو دیوارِ گلستاں کی
ظاہر ہے کہ انجامِ گلستاں کا ہے آغاز

مسلمانوں کی گم شدہ سطوت کی ایک علامت خلافت کی صورت میں باقی تھی۔ سو وہ بھی نہ رہی۔ مسلمان طلبہ کو اس سے بے گانہ رکھنے کی ایک کوشش اور سہی مگر کاش ہمیں یاد رہے کہ خلافت کی بازیابی کے لیے ہمارے بزرگ خون کے آنسو روتے رہے۔ بی اماں جیسی نحیف ونزار خواتین ایمانی طاقت کے بل پر میدانِ عمل میں اتر آئیں، اپنے جگر گوشے پیش کر دیئے۔ اقبال جنہیں ہم اپنا قائد گردانتے ہیں، خلافت کا نوحہ لکھتے رہے

چاک کر دی ترکِ ناداں نے خلافت کی قبا
سادگی مسلم کی دیکھ! اوروں کی عیاری بھی دیکھ

مصورِ پاکستان کو کون بتائے کہ مسلمان آج بھی اوروں کی عیاری کے سحر سے آزاد نہیں ہوئے۔ خلافت کا نام تک مٹانے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی مسلمان طالب علم کو ''خلافت'' کی تفصیلات ہی جاننے کا تجسس ہو جائے اور وہ اپنے اس دورِ عروج سے واقفیت کا ''جرم'' کر بیٹھے جب دنیا کے طول و عرض میں مسلمانوں کی حکمرانی تھی۔ آہ!

تغیر آ گیا ایسا تدبر میں، تخیل میں
ہنسی سمجھی گئی گلشن میں غنچوں کی جگر چاکی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ آج ہمارے نصاب میں خلفاء کی تضحیک کی جاتی ہے۔ اسی مضمون میں مستشرقین کی تقلید میں عثمانی خلیفہ ''محمد چہارم'' کو عیار، چالاک، غدار اور اتحادیوں کا ٹوڈی بتایا گیا ہے۔ (ملاحظہ ہو ص:۱۳۱)

نہ جانے مستشرقین کی ہم نوائی میں ''محمد خلیفہ'' کی کردار کشی اور خلافت کا نام تک مٹانے کی کوشش بھی کسی اتحادی کا ٹوڈی بننے کے مترادف ہے یا نہیں؟

☆ محمد چہارم کی جلاوطنی کا منظر ایسے پیش کیا گیا ہے جیسے وہ ایک غدار اور ڈکٹیٹر کی جلاوطنی ہو جس کے جرائم کی یہ سزا بھی ناکافی تھی۔

☆ محمد کو ظلِ سبحانی کہہ کر تضحیک کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ مگر مصطفیٰ کمال کی مطلق العنانیت اور استحصال کا تذکرہ قلم کی نوک پر آنے نہیں پایا کہ اس نے کتنے لاکھ مسلمانوں کو صرف اسلام کے جرم میں موت کے گھاٹ اتار دیا۔ کتنی حق گو شخصیتوں سے جینے کا حق چھین لیا؟ عورتوں کے سروں سے چادریں کیسے نوچی گئیں؟ اسلامی نام کیسے ختم کیے گئے۔ اذان پر پابندی کیسے لگائی گئی؟ مساجد پر تالے کیسے پڑے؟ اسلامی قانون کی بجائے کس طرح سوئٹزرلینڈ کا پرسنل لاء نافذ ہوا؟ جبر و ظلم کے کیسے کیسے ہتھکنڈے اختیار کیے گئے؟ مصطفیٰ کمال تو بس مرتبین کے نزدیک ایک نجات دہندہ اور ''عظیم مصلح'' ہے جو نہ آتا تو بقول مصنف ترکی صفحۂ ہستی سے مٹ جاتا۔

زندہ قومیں اپنے مشاہیر کا تذکرہ اپنی آنے والی نسلوں میں اس انداز سے زندہ رکھتی ہیں کہ بچہ بچہ ان سے مانوس ہو جائے..... لیکن یہ کیسا المیہ ہے کہ ہمارے دانش ور جن کے ہاتھ میں نوجوان نسل کی تربیت و تعلیم کی باگ ڈور ہے۔ وہ اپنے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشاہیر کے لیے وہ زبان اور الفاظ استعمال کرتے اور اسے نصاب میں پڑھواتے ہیں جو زبان اور الفاظ کسی کافر عیسائی یا کافر یہودی نے ان اہلِ توحید کے لیے استعمال کر کے اپنے اندر کا بُغض ظاہر کیا ہوتا ہے۔ جب کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَاتَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوْا انْظُرْنَا

''تم نہ کہو راعنا بلکہ کہا کرو انظرنا۔''

لہٰذا ایک مسلمان کے لیے تو کافروں کے الفاظ اور اصطلاحات بھی استعمال کرنا جائز نہیں خصوصاً ایسے الفاظ جن کو کافر مسلمانوں کی دشمنی اور تضحیک کے لیے ہی وضع کرتے ہیں۔

❁❁❁❁❁

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی شعائر کی توہین

شعائر شعیرہ کی جمع ہے جس کا مطلب ہے امتیازی علامت، نشان، کسی قوم کے تشخص کا آئینہ دار کام یا چیز۔

اللہ تعالیٰ نے اسلامی شعائر کی تعظیم کو ایمان کا حصہ قرار دیا اور فرمایا:

ذٰلِکَ وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰہِ فَاِنَّھَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ. (الحج:۳۲)

''یہ سن لیا اور اب اور سنو جو شخص اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ اس کے دل کے تقویٰ کی وجہ سے ہے۔''

عجیب بات ہے کہ ہمارے ملک میں نصاب مرتب کرنے والے اور نصاب مرتب کروانے والے دونوں ہی اسلام کی یا تو الف، ب سے بھی ناواقف ہیں یا پھر وہ ہمارے عیسائی و یہودی اور ہندو دشمنوں سے اپنی خدمات پر رشوت بٹورتے ہیں، کیوں کہ وہ شعائر کی تعظیم کی بجائے اسی طرح ان کی توہین کا ارتکاب کرتے ہیں جس طرح یہود و ہنود اور عیسائی کرتے ہیں۔ آیئے! اس کی صداقت کی دلیل کے لیے نصابی کتب کا جائزہ لیں۔

مکہ کے ہجے:

ایف اے بک II میں مضمون "The Jewel of the world" میں مکہ کو Mecca کے ہجوں سے لکھا گیا ہے۔ اہلِ کتاب رسول اللہ ﷺ کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے تھے۔ اپنی اسی روایت کے تسلسل میں انہوں نے مکہ کے مذکورہ بالا ہجے منتخب کر رکھے ہیں۔ چنانچہ انہی ہجوں کا لفظ ''مکہ'' وہ شراب خانوں کے لیے بھی استعمال کر رہے ہیں۔ عالمِ اسلام متفقہ طور پر یہ ہجے مسترد کر چکا ہے، اس کی بجائے Makkah کے ہجے تجویز کیے گئے ہیں۔ عرصہ دراز سے شاملِ نصاب اس مضمون میں ہمارے مرتبین یہ ذرا سے ہجے بھی نہ بدل سکے۔

پردہ:

پردہ اسلامی شعار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پردے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ. (الاحزاب: ۵۹)

''اے نبی (ﷺ) اپنی ازواج، اپنی بیٹیوں اور مومن عورتوں سے کہیے کہ وہ اپنے (چہروں پر) اپنی چادریں لٹکا لیا کریں۔''

ایسے واضح احکام کے بارے میں ایف اے کی انگریزی کی کتاب II میں مصطفیٰ کمال پر دیئے گئے مضمون میں اس کی تقریر کا درج ذیل اقتباس ملاحظہ ہو:

I Have noticed during the tour not in villages, but in small towns and cities that our women were tightly veiled. I can imagine how difficult it must be for to Them breath in warm weather behind such thick cover.

Freinds ..... I .... realize that such customs

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

are the result of our chastity and care but nevrthless of our selfish nature as well. Our women are not less intelligent and not less reasonable than our selves, and provided they live up to our Moral standards and are given the knowledge of our national character there can be no such necessity for such sheer egoism. (ص:۱۳۸،۱۳۹)

''میں نے اپنے دورے کے دوران دیکھا ہے کہ نہ صرف دیہاتوں میں بلکہ قصبوں اور شہروں میں بھی ہماری عورتوں نے شدت سے پردہ اختیار کیا ہوا تھا۔ میرا خیال ہے کہ شدید گرمی کے موسم میں ان دبیز غلافوں کے پیچھے انہیں سانس لینے میں کتنی دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہوگا۔ دوستو! مجھے احساس ہے کہ اس قسم کے رواج ہماری عفت اور احتیاط کا نتیجہ ہیں لیکن پھر بھی ان میں ہماری فطری خودغرضی کو بہت دخل حاصل ہے۔ ہماری خواتین نہ تو ہم سے کم ذہین ہیں اور نہ ہی کم سمجھدار اور اگر انہیں قومی اخلاق کا علم دیا جائے اور وہ ہماری اخلاقی اقدار پر پوری اتریں تو اس قسم کی خالص خودغرضی کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی۔''

گویا اس اقتباس میں اللہ تعالیٰ کے صریح احکام کو اپنی ''عقل'' سے جھٹلایا گیا ہے۔

ہمارے مرتبین کو مسلمانوں میں سے وہ اشخاص بہت پسند ہیں جنہوں نے کسی نہ کسی طرح عیسائی، ہندو اور یہودیوں کی طرح مسلمانوں کو اپنے عقائد، اقدار اور شعائر سے بے گانہ کرنے کے لیے کام کیا۔ چنانچہ انہیں مصطفیٰ کمال اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس جیسے حضرات کو نصابِ تعلیم میں جگہ دینا بہت مرغوب ہے۔

دینی عقائد کی توہین:

تکمیلِ ایمان کے لیے دینی عقائد کا احترام لازم ہے۔ جب کہ ملی اور ملکی استحکام کے لیے تکمیلِ ایمان ضروری ہے۔ بی اے کے انگلش نصاب میں برٹرینڈ رسل کا مضمون Science and values شامل ہے۔ اس کا اقتباس ملاحظہ ہو:

ترجمہ: ''جب روم کا زوال شروع ہوا نیز جب تیسری صدی میں بربریت کے واقعات نے خوف اور افلاس کو جنم دیا تو لوگ حفاظت کے لیے دوسری دنیا کی طرف دیکھنے لگے جو پلاطینوس کو افلاطون کی دائمی دنیا میں متھرا کے پیروؤں کو شمسی فردوس اور عیسائیوں کو جنت نظر آنے لگی۔ عیسائی اپنے وسیع عقائدانہ تیقن کی بنا پر کامیاب رہے..... اس زمانے کا مذہبی جوش وخروش جیسا کہ ہوتا ہے خوف اور مایوسی کی بدولت تھا۔'' (ص:۱۰۵)

گویا اس اقتباس میں جنت کے بارے میں ''دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے'' والا خیال پیش کیا گیا ہے۔ گو اس اقتباس میں ہندوؤں اور عیسائیوں کی جنت کو خیالی باور کرانے کی کوشش کی گئی ہے لیکن بالواسطہ یہ طریقِ کار مسلمانوں کی نظر میں بھی جنتِ حقیقی کو خیالی جنت باور کروانے کی کوشش ہے۔ یاد رہے کہ جنت کے متعلق شکوک ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھنے کے مترادف ہیں کیوں کہ جنت، جہنم اور آخرت پر ایمان، ایمان کی بنیادی شرائط میں سے ہے۔ مسلمانوں کے نصاب میں ایسی عبارت کی شمولیت عقیدۂ جنت کی توہین ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنت، جہنم اور آخرت پر ایمان، ایمان کی بنیادی شرائط میں سے ہے۔ مسلمانوں کے نصاب میں ایسی عبارت کی شمولیت عقیدۂ جنت کی توہین ہے ؎

حرف اس قوم کا بے سوز، عمل زار و زبوں
ہوگیا پختہ عقائد سے تہی جس کا ضمیر

❋❋❋❋❋

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظریہ پاکستان کی مخالفت اور علماء کی توہین

بی اے انگلش کے مضامین کی کتاب میں لیاقت علی خان کے تعارف میں لکھا ہے:

A More difficults task was the framing of Pakistan's new constitution. Here, he faced stiff opposition from the orthoduct ulma who demanded a theocratic framework of state structure in sharp contrast to Liaquat's preferance for a liberal approach.

''پاکستان کے نئے قانون کی تدوین ایک مشکل مرحلہ تھا، اس موقع پر انہیں آرتھوڈکٹ علماء کی شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا جو لیاقت علی خان کے ''لبرل'' نظریات کے برعکس ''ملائیت'' پر مبنی حکومتی ڈھانچہ تشکیل کروانا چاہتے تھے۔'']

اس اقتباس سے قبل اور بعد لیاقت علی خان کی تعریف اس انداز میں کی ہے گویا یہ ثابت کرنے کی کوشش میں ہوں کہ لیاقت علی خان برسرحق تھے اور ان سے مزاحمت کرنے والے علماء برسرغلط۔ گویا پاکستان کے مقصدِ تخلیق ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ'' کی تکمیل کا مطالبہ کرنے والے بے چارے علماء تو ٹھہرے آرتھوڈکٹ اور مقاصدِ پاکستان

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے خلاف ''آزاد'' حکومت کے حامی ٹھہرے، تعریف کے مستحق۔ بقول اقبال ؎

اس قوم میں ہے شوخیِ اندیشہ خطرناک
جس قوم کے افراد ہوں ہر بند سے آزاد

''مادر پدر آزادی'' حقیقت میں طاغوت کی غلامی ہے۔ اس سے بچانے کی جدوجہد کرنے والوں کو ملا کہہ کر تضحیک، کیا ناانصافی نہیں؟ ''اسلام'' کو ملائیت کہنا اس کی توہین ہے۔ نبی اکرم ﷺ یا اللہ تعالیٰ نے اسے صرف علماء کے ساتھ مخصوص نہیں کیا۔ اس پر عمل کرنا ہر مسلمان پر یکساں فرض ہے۔ علماء کو ''آرتھو ڈکٹ'' کہنا بھی سراسر ناانصافی ہے۔ یہ اصطلاح ایک متعصّب عیسائی فرقے کے لیے استعمال ہوتی ہے جسے دینی شعور کے حامل مسلمانوں پر چسپاں کر دیا گیا ہے۔ علماء کے خلاف فضا پیدا کرنے کی کوشش مسلمانوں کے جذبہ عمل کو معطل کر دینے کی سازش ہے۔ نہ علماء سے محبت رہے گی، نہ ان کی ''تبلیغ'' پر کان دھریں گے اور نہ عمل کرنے کا خیال آئے گا۔ گویا ؎

''اسلامیوں'' کی غیرتِ دیں کا ہے یہ علاج
مُلّا کو ان کے ''فکر و ذہن'' سے نکال دو

❋❋❋❋❋

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر اسلامی شخصیات کو مشاہیر کے روپ میں پیش کرنا

درسی کتب میں جن مسلمان شخصیات کا تذکرہ ملتا ہے مجموعی طور پر دسویں تک کے نصاب میں آٹھ دس سے زیادہ نہیں، البتہ اسلامی شریعت کے مقابلے میں دینِ قلندری اور دینِ تصوف ایجاد کرنے والوں کا تذکرہ مسلمان مشاہیر کے طور پر شامل کیا گیا ہے تاکہ نئی نسلوں میں خالص توحید سے دوری اور بے عملی مزید پیدا ہو اور وہ ان شخصیات کو اپنا ہیرو سمجھیں جو شراب و موسیقی اور بھنگڑا اور عرس کی فضولیات میں پیش پیش ہیں۔

☆ بہرحال دسویں کلاس تک تو کسی نہ کسی مسلمان شخصیت کا تذکرہ ملتا ہے لیکن بڑی کلاسوں کے انگریزی نصاب میں ابراہیم لنکن، پکاسو، فلیمنگ، لوئی پاسچر وغیرہ ہی رہ جاتے ہیں۔ نہ جانے ان کے حالات اخلاقی یا اسلامی حوالے سے مسلمانوں کو کیا دے سکتے ہیں۔ مسلمانوں کے عظیم الشان سائنسی، سیاسی اور طبّی خدمات انجام دینے والے عظیم مردانِ کار سے مرتبین کی آنکھیں کیوں بند ہیں۔ کیا ان کے تذکرے پیش کرنا ممکن نہیں؟

اغیار کے افکار و تخیل کی گدائی
کیا تجھ کو نہیں اپنی خودی تک بھی رسائی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ ایف اے کی بک II میں مصطفیٰ کمال کو ایک مثالی شخصیت کے روپ میں پیش کیا گیا ہے۔ اس مضمون کے مضمر پہلوؤں کا تذکرہ اسی جائزے میں اپنے موقع پر موجود ہے۔ مصنف مختلف میدانوں میں اس کی ''اصلاحات'' کی مدح سرائی کرتے ہوئے اپنے مضمون کے اختتام پر کہتا ہے:

[ترجمہ: ''ترکی کی زندگی کے تمام پہلوؤں میں برق رفتاری سے تبدیلی آ رہی ہے۔ یہ کہنا مبالغہ آمیزی نہ ہوگی کہ جب مصطفیٰ کمال نے کام شروع کیا اس وقت ترکی عوام میں ذہنی اور سیاسی ترقی اٹھارویں صدی میں مغربی یورپ کے عوام کی ترقی کی سطح پر تھی۔ ترکوں نے وہ راہ چند سالوں میں طے کر لی ہے، جسے طے کرنے میں مغربی یورپ کے عوام کے ۱۵۰ سال لگے تھے۔ یہ امر قوم کو مکمل جمہوریت سے ہمکنار کرنے کے بعد ہی قابلِ حصول ہو سکتا تھا اور مصطفیٰ کمال کا یہی کارنامہ تھا کہ اس نے قوم کو جگایا اور ان کی قوت کو آزاد کرایا۔'' (ص:۱۳۹)]

☆ آزادی کس سے دلائی گئی مصنف نے وضاحت نہیں کی مگر مصطفیٰ کمال کا درج ذیل بیان خود اس کی وضاحت کرتا ہے:

☆ [''کیا خلافت کی وجہ سے، اسلام کی وجہ سے ملاؤں اور ان جیسے جانوروں کی وجہ سے نہیں تھا کہ ترک کسان صدیوں تک مختلف ممالک میں لڑتے اور مرتے رہیں، اب وقت آ گیا ہے کہ ترکوں کو کسی دوسرے کی جانب نہیں دیکھنا چاہئے۔ ہمیں ''اسلام کی قیادت'' کے کام سے جان چھڑانی چاہئے۔ خلافت نے ہمارا سارا خون چوس لیا ہے۔'' (بحوالہ مصطفیٰ کمال پر لکھی گئی گرے وولف نامی تصنیف ص:۲۴۸)]

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کے متعلق یہ زبان اس قدر بے باکانہ اور گستاخانہ ہے کہ ایسے شخص کو زمین پر زندہ رہنے دینا بھی سخت غلطی ہے ایسے مسلمان کا مقام تخت نہیں تختہ ہونا چاہیے۔

☆ ایک اور موقع پر اس نے اسلام کے خلاف یوں ''گوہر افشانی'' کی۔

[''پانچ صدیوں تک ایک عرب شیخ کے اصول ہماری قسمتوں کا فیصلہ کرتے رہے۔ بے کار ملا، مولوی ہمارے سول اور تعزیراتی قانون بناتے رہے ہیں.....ہم کیا کھائیں، کس وقت سوئیں، کب نیند سے بیدار ہوں، لباس کی تراش خراش کیسی ہو، اسکول کا نصاب کیا ہو..... یہ سب کچھ مُلّا طے کرتا ہے.....اسلام کیا ہے؟ ایک بد اخلاق عرب (نعوذ باللہ) کا گھڑا ہوا فلسفہ مذہب! یہ مذہب خانہ بدوش صحرا نشینوں کے کام تو آ سکتا ہے لیکن جدید ترقی پسند مملکت کے لیے یہ بیکار ہے..... (کہتے ہیں) ''اس کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی وحی ہے، کوئی خدا نہیں، مذہب ملاؤں اور حکمرانوں کی بنائی ہوئی زنجیروں میں سے ایک ہے جن سے یہ لوگ عوام کو جکڑے رکھتے ہیں۔'' (گرے وولف۔ مصنف آر ایچ سی آرم اسٹارنگ ص: ۲۳۹ تا ۲۴۱ کی تلخیص)

نبی اکرم ﷺ کے خلاف ہرزہ سرائی کرنے والے اس بد زبان اور بد سرشت کا انجام تو گولی یا پھانسی ہونا چاہیے تھا لیکن تعجب ہے مسلمانوں کی خاموشی اور مداہنت پر کہ انہوں نے ابولہب کے اس ساتھی کو نہ صرف حکم ران کی حیثیت سے برداشت کیا بلکہ اب تک اسے ہیرو کے اسٹیج سے نیچے لانے کے لیے ہی تیار نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ نعوذ باللہ اسی زنجیر سے آزادی کے لیے مصطفیٰ نے ترکی کی اسمبلی میں ۳ مارچ کو بل پیش کیا کہ ''دقیانوسی مذہبی قوانین اور شرعی عدالتیں ختم کی جائیں، ان کی جگہ سائنٹفک بنیادوں پر نئے قوانین لائے جائیں۔ مدارس کی جگہ نئے اسکول کھولے جائیں جن کا نصاب سیکولر ہو۔'' (بحوالہ سابق)

کیا ان اقتباسات کی روشنی میں مصطفیٰ کمال کی شخصیت کسی مسلمان ملک کے نصاب میں جگہ دیے جانے کے قابل ہے؟

نبی اکرم فداہ ابی وامی ﷺ کی ذاتِ گرامی اور آپؐ کے لائے ہوئے دینِ اسلام کے متعلق اس قدر بدگوئی اور ہرزہ سرائی پڑھنا کسی بھی غیرت مند مسلمان کا نہ تو ایمان اجازت دیتا ہے اور نہ ہی اس کا رسول اللہ ﷺ سے جذبہ محبت وعقیدت یہ سب کچھ برداشت کرسکتا ہے۔ ہاں! ایسی عبارت سن کر یا پڑھ کر ہر محبِ رسول ﷺ کا یہ جی چاہتا ہے کہ وہ اس گستاخِ رسول کی زبان کھینچ لے، ایسا لکھنے والے کے ہاتھ کو قلم کردے۔

☆ بک ۱۱ ہی کے دیباچے میں لکھا ہے:

["We would like the students to get out of thier shells tohave a look around and know somthing of the world and to learn how great men have worked for the bettermen of their country and , infact for man-kind itself"]

گویا طلبہ کو سبق دیا جارہا ہے کہ وہ اپنے خولوں سے باہر نکلیں، اپنے اردگرد

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھیں ، دنیا کے مسائل کے بارے میں غور کریں تا کہ انہیں پتہ چلے کہ عظیم شخصیتوں نے اپنے ملک کی بہتری اور انسانیت کی تشکیل کے لیے کیا کیا؟ خیال تو اچھا ہے مگر بدقسمتی سے نصاب کا مطالعہ بتاتا ہے کہ ان کے خیال میں وہ خول ''اسلامی نظام حیات'' پردہ وغیرہ، زندگی کے حقائق اور مسائل سے مراد جنریشن گیپ اور عشق نیز ملک اور ذاتی بہتری سے مراد ملک اور فرد کو اسلامی حدود سے کلیتاً آزاد کر دینا ہے جیسے مصطفیٰ کمال جیسی ''عظیم'' شخصیتوں نے کیا۔

اللہ نہ کرے کہ ترکی کو مغربی ترقی کی پہنائی جانے والی سنہری بیڑیاں پاکستانی عوام کا بھی مقدر ہوں۔ اگر کسی کی نظروں میں ہم غلام ہیں تو اللہ کی غلامی مصطفیٰ کمال کی طرح دی گئی ہزار آزادیوں پر نثار ؎

دیں ہاتھ سے دے کر اگر آزاد ہو ملت
ہے ایسی تجارت میں مسلماں کا خسارا

لپبلو پکاسو:

لپبلو پکاسو ایک معروف مصور ہے جس پر ایف اے کے نصاب میں پورا مضمون شامل ہے۔ جو مشرکانہ تہذیب کا علم بردار تھا، اس نے مجسمہ سازی میں محنت کی، اور اپنی قوم کی مذہبی شخصیات اور روایات کو مجسموں میں ڈھال کر پیش کیا۔

اسلام اور مجسمہ سازی و تصویر کشی دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں، اول الذکر سر بسر توحید ہے اور موخر الذکر سر بسر شرک کی آلودگی میں اٹا ہوا ذلیل پیکر۔

نصاب میں اس قسم کے فن اور شخصیت دینے کا مقصد تو یہی ہو سکتا ہے کہ اہلِ توحید جو بت شکن ہیں ان کی اولاد کے دلوں میں بت گروں کی محبت پیدا کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے۔ اسلام میں جاندار کی تصویر کشی حرام ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: ''سب سے زیادہ عذاب قیامت کے روز جہنم میں مصور کو ہوگا۔''

(مسلم: ۲۱۰۹۔ بخاری: ۵۹۵۰)

''ہر ایک تصویر کے عوض اسے ایک جان دی جائے گی پھر ہر ایک تصویر کے عوض اسے دوزخ میں عذاب دیا جائے گا۔'' (بخاری: ۷۰۴۲۔ نسائی: ۱۹۰)

اسلامی ثقافت کے مظاہر کو چھوڑ کر کافروں کی ثقافت کے نمائندوں سے مسلمان طلبہ کو واقف کرانے سے کیا فائدہ ہوسکتا ہے۔ ہاں! یہ ضرور ہے کہ کافروں کی ثقافت کے نمائندہ لوگوں کی تعریف وتعارف کے لیے نصابی کتب کے ساتھ ہماری حکومت اور صحافی حضرات نے میڈیا کو بھی دن رات سرگرم رکھا ہوا ہے۔ کھلاڑی، جواری، مداری اور میراثی (فنکار) لوگوں کو نوجوان نسل کا آئیڈیل (نمونہ) بنا کر پیش کیا جارہا ہے۔ حالاں کہ ہمیں تو اسوۂ حسنہ کے حامل نبی محترم کی شخصیت کو آئیڈیل کے طور پر سامنے رکھنے کا ربانی حکم دیا گیا۔ اور ہماری زندگی گزارنے اور سنوارنے کی تمناؤں اور دعاؤں میں صحابہ کرام کو بطور نمونہ پیش کیا گیا اور سکھایا گیا کہ

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ .

''چلا ہمیں سیدھے راستے پر ان لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے انعام کیا نہ کہ ان کے راستے پر جن پر تو نے غضب کیا اور نہ ہی گم راہوں کے راستے پر۔''

مغضوب یہودیوں اور گم راہ عیسائیوں اور کافروں کو نیز ان کی راہ اختیار

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے والے نام نہاد مسلمانوں کو آئیڈیل بنا کر سادہ لوح طالب علموں کے سامنے پیش کرنے کا مقصد مسلمانوں کو زندگی کے اصل مقاصد سے غافل کر کے طاغوت کا غلام بنانے کی ایک گہری سازش کے سوا کچھ بھی نہیں ہے

محکوم کے حق میں ہے یہی تربیت اچھی
موسیقی و صورت گری و علمِ نباتات

❁❁❁❁❁

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرک و بدعات پر مبنی فرقہ وارانہ مواد

اسلام میں شرک کا گناہ جان بوجھ کر کرنے سے مسلمان دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ یہ ایک ایسا گناہ ہے جس کی موجودگی میں کوئی بھی نیک عمل قبول نہیں ہوتا۔ فرمان ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا. (النساء:۱۱۶)

''اسے اللہ قطعاً نہ بخشے گا کہ اس کے ساتھ کوئی شریک مقرر کیا جائے، ہاں شرک کے علاوہ گناہ جس کو چاہے معاف فرما دیتا ہے اور اللہ کے ساتھ شرک کرنے والا بہت دور کی گمراہی میں جا پڑا۔''

لیکن اس کم عقلی یا دانستہ خرابی کے متعلق کیا کہا جائے جو نصاب مرتب کرنے والوں نے شرکیہ مواد کو شامل کر کے اپنے سر خود ہی تھوپ لی ہے۔

☆ بچپن میں پڑھی ہوئی چیزیں پتھر پر لکیر ہوتی ہیں۔ مرتبین نے چھوٹی جماعتوں میں شرکیہ مواد کو بطور خاص جگہ دی ہے۔ اردو کی دوسری کتاب کے مضمون ''داتا گنج بخش'' کا اقتباس ملاحظہ ہو:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[''آپ نے یہ بھی سنا ہوگا کہ لاہور کو داتا کی نگری کہتے ہیں۔ ریڈیو پر اکثر یہ ترانا بھی آپ سنتے ہوں گے۔ ''نگری داتا کی، جگ جگ جی'' کیا آپ کو یہ معلوم ہے کہ لاہور کو داتا کی نگری کیوں کہتے ہیں؟ نہیں تو ہم بتا دیتے ہیں، داتا کی نگری کے معنی ہیں ''داتا کا شہر'' لاہور کو یہ نسبت حضرت داتا گنج بخش کے نام نامی کے حوالے سے دی گئی ہے۔'' (ص:۶۵)

اسلامی عقائد کے مطابق دینے والی ذات صرف اللہ کی ہے۔ کسی نبی ولی یا فرشتے کی نہیں۔ وہ خود کہتا ہے: وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ . (النحل:۵۳)

''تمہارے پاس جو کچھ بھی نعمت ہے وہ سب اللہ کی طرف سے ہے۔''

ایک اور جگہ فرمایا:

لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ

''اس کے پاس آسمان وزمین (کے خزانوں) کی کنجیاں ہیں جس کو چاہے کشادگی عطا کرتا ہے اور جسے چاہے نپی تلی دیتا ہے۔'' (الشوریٰ:۱۲)

اس کے برعکس مندرجہ بالا اقتباس علی ہجویریؒ کے داتا ہونے کا تصور اجاگر کرتا ہے۔ گنج بخش بھی وہی وحدہٗ لاشریک ہے۔ رسول اکرم ﷺ اکثر دعا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ کُلَّ خَيْرٍ خَزَائِنُهٗ بِيَدِکَ وَاَعُوْذُبِکَ کُلَّ شَرٍّ خَزَائِنُهٗ بِيَدِکَ. (السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ:۱۵۴۰)

''اے اللہ میں تجھ سے ہر قسم کی بھلائیاں مانگتا ہوں، اور اس کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں اور ہر قسم کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور تمام برائیوں کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں۔''

☆ داتا کی نگری کی اصطلاح بھی غلط ہے۔ داتا صرف اللہ ہے اور یہ تمام کائنات اس کی اپنی ہے۔

بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ (یٰس:۸۳)

''اس کے لیے ہر چیز کی بادشاہی ہے۔''

لہٰذا کسی علاقے کی تخصیص نہیں۔

☆ جو بچے اس مشرکانہ عقیدے سے واقف نہیں، انہیں بھی متعارف کرانے کے علاوہ یہ کہہ کر کہ ریڈیو پر اکثر آپ بھی یہ ترانہ سنتے ہوں گے۔ ''نگری داتا کی جگ جگ جی'' موسیقی کی طرف توجہ دلائی جارہی ہے حالانکہ اسلام میں ہر قسم کا ساز حرام ہے۔

فرمانِ نبی ﷺ ہے:

''میری امت (کے کچھ لوگوں) پر پتھراؤ ہوگا، ان کی شکلیں مسخ کر دی جائیں گی اور انہیں زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ آپ سے پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! یہ کب ہوگا؟ فرمایا: جب ساز اور گانا پھیل جائے گا، گانے والی عورتوں کی کثرت ہو جائے گی اور شراب عام پی جانے لگے گی۔

(ترمذی، کتاب الفتن:۲۲۱۳)

☆ مزار آج کل تو خرافات و بدعات کا مرکز ہیں۔ بچوں کو مصنف نے ان پر حاضری کی ترغیب بھی دی ہے۔ لکھا ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[''ہر سال اسلامی مہینے صفر المظفر کی بیس تاریخ کو آپ کا عرس ہوتا ہے جس میں ملک کے کونے کونے سے لوگ شرکت کے لیے آتے ہیں۔ ان دنوں پورے لاہور میں میلے کا سا سماں ہوتا ہے۔ بچو! اس مرتبہ آپ بھی اس موقع پر اپنے ابو کے ساتھ اس ولی اللہ کے مزار پر فاتحہ پڑھنے جائیں گے!''] (ص:٦٦)

عرس ہندوانہ رسم ہے حدیث یا آثار سے اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ اگر یہ واقعی دین کا حصہ ہوتا تو رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر اور کس کی ہستی عرس منانے کی مستحق ہو سکتی تھی مگر ایسا نہیں ہوا۔ اس کے برعکس غیر مسلموں کی رسومات ترک کرنے کا حکم دیا فرمایا:

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ

''جس نے کسی دوسری قوم کی مشابہت کی وہ انہی میں سے ہے۔''

(ابوداؤد:۴۰۳۱)

اس کا تعلق غیر مسلموں سے ہو گیا۔ مسلمانوں سے باقی نہ رہا، اس کے باوجود نصابِ تعلیم میں بچوں کے ذہن میں عرس کی اہمیت بٹھانے کی کوشش اور عرس میں شرکت کی ترغیب ہے۔ اسی پر بس نہیں۔ مشقی سوالات بھی ہیں:

(۱) لاہور کو داتا کی نگری کیوں کہتے ہیں؟ ظاہر ہے کہ اسی نصابِ تعلیم کے پروردہ اساتذہ اس کے جواب میں بچوں کو اس عقیدے کی دیگر جزئیات سے آگاہ کریں گے اور یوں بچوں کے ذہن میں یہ شرکیہ عقیدہ راسخ ہو گا۔

(۲) گنج بخش کے کیا معنی ہیں؟

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) اس شعر کا مطلب لکھئے۔ ''گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا + ناقصاں را پیرِ کامل، کاملاں را راہنما

مصرعِ اول میں مظہرِ نورِ خدا ہندو عقیدے ''وحدت الوجود'' کا آئینہ دار ہے جو ہندو مذہب سے متاثر صوفیوں نے ''ہمہ اوست'' کی شکل میں اختیار کر رکھا ہے، اس شعر کے کہنے والے معین الدین اجمیری کے اپنے نظریات بھی اس شعر کی یہی تشریح کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں ''مظہرِ نورِ خدا'' کا تصور ہندوؤں کے خدائی اوتاروں کے عقائد سے بھی تشبیہ کا حامل ہے۔

دوسرے مصرع میں نعوذ باللہ رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر علی ہجویریؒ کو فوقیت دینے کی گستاخی کی گئی ہے۔ حالانکہ ''کاملاں را راہنمائی'' کی صفت صرف آپ ﷺ کی خصوصیت ہے۔

☆ ساتویں کلاس کی اردو کی کتاب کا اقتباس ملاحظہ ہو۔ عنوان ہے ''جشنِ عید میلاد النبی ﷺ''۔

[آج ۱۲ ربیع الاول ہے۔ صبح ہی سے ہر طرف رونق اور چہل پہل دکھائی دیتی ہے۔ سکول کو رنگ برنگی جھنڈیوں سے سجایا گیا ہے۔ تمام طالب علم خوش و خرم رنگ برنگے لباس پہنے ہال میں جمع ہو رہے ہیں۔ جشن کا سماں کیوں نہ ہو ؎

محمد مصطفیٰ صلِ علیٰ کی آج آمد ہے
حبیبِ کبریا صلِ علیٰ کی آج آمد ہے

آج باعثِ تخلیقِ کائنات، رحمتِ عالم، نورِ مجسم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا جشنِ ولادت ہے۔ آپ کی آمد کی خوشی منانا ہر مسلمان پر لازم ہے اور یہ عبادت کا درجہ رکھتا ہے۔] (ص: ۱۷)

☆ مضمون کا عنوان ہی اسلامی تعلیمات سے مطابقت نہیں رکھتا۔ جشن اور عید دو متضاد مذہب، متضاد ثقافتوں اور متضاد عقائد کی چیزیں ہیں نیز اسلام میں عیدیں صرف دو ہی ہیں۔ تعداد کا تعین خود رسول اللہ ﷺ نے کیا ہے۔ لہٰذا اب ان میں اضافہ دین میں اضافہ ہوگا۔ بدعت اسی کو کہتے ہیں۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے: ''سب سے اچھا طریقہ محمد ﷺ کا ہے۔ دین میں نئے امور ایجاد کرنا بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے۔'' (مسلم، کتاب الجمعۃ: ۸۶۷)

☆ لکھا ہے: ''آپ کی آمد کی خوشی کا جشن منانا ہر مسلمان پر لازم اور عبادت کا درجہ رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ. (المائدہ: ۳)

''آج ہم نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور تمہارے لیے اسلام کو پسند کیا۔''

نہ جانے تکمیلِ دین کے بعد یہ کون سی عبادت ہے جس کا ثبوت نہ سیرت سے ملتا ہے نہ صحابہ سے، یاد رہے کہ عبادت سمجھ کر کیا جانے والا ہر وہ کام جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا بدعت کہلاتا ہے۔ خواہ وہ نیکی کا ہی کیوں نہ ہو، گناہ ہے۔ بالکل ایسے ہی جیسے سجدہ اللہ کے تقرب کا ذریعہ ہونے کے باوجود نبی ﷺ کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنت کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایک رکعت میں دو بار سے زیادہ بار کرنا گناہ ہے۔[1]

جسے یہ عبادت کہہ رہے ہیں، اسے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے پانچ سو سال بعد ایک بے عمل بادشاہ ابوسعید کوکبوری (شاہ اربل موصل) نے ۵۸۶ھ یا ۶۳۰ھ میں جاری کیا تھا۔ (بحوالہ تاریخ ابن خلکان)

☆ نورِ مجسم کی اصطلاح بھی وحدت الوجودی نظریئے کا حصہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے بشر ہونے کا فیصلہ تو خود قرآن کر چکا ہے۔ قُلْ اِنَّمَا اَنَابَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ''کہہ دیجئے میں تو تمہاری طرح ہی کا ایک آدمی ہوں۔'' (الکہف:۱۱۰)

اور پھر نور کی تو ولادت ہوتی نہیں۔ لہٰذا نورِ مجسم کی ولادت کا جشن منانا کیسا؟ علاوہ ازیں یہ عقیدہ بھی ہندوؤں کے اوتاروں سے مشابہت رکھتا ہے۔ اسلام ایسے لغو عقائد سے پاک ہے۔

☆ ''باعثِ تخلیقِ کائنات'' کی اصطلاح ایک موضوع حدیث ''لولاک لما خلقت الافلاک'' سے اخذ کردہ ہے۔ جس کا مطلب ہے ''اگر آپؐ نہ ہوتے تو میں آسمانوں کو نہ بناتا۔''

یہ حدیث ملا علی قاری رحمہ اللہ نے ضعیف اور موضوع احادیث کے مجموعے ''موضوعاتِ کبیر'' میں نقل کی ہے۔ موضوعاتِ کبیر کا مطلب ہے ''بہت بڑی خود گھڑی گئی روایتیں۔'' محدثین وعلماء کے نزدیک ایسی حدیث کا شعوری استعمال یا نبی مکرم ﷺ کی جانب نسبت کرنا درج ذیل حدیث کا مصداق بناتا ہے۔ ''جس

---

[1] تفصیل کے لیے دیکھیے: بدعت کیا ہے؟ مطبوعہ مشربہ علم وحکمت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کی اس نے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالیا۔''
(مسلم فی المقدمہ)

تخلیقِ کائنات کا سبب وہی ہے جو اللہ نے بتایا: وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ. (الذاریات)

''جن وانس کی تخلیق کا مقصد اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ وہ میری عبادت کریں۔''

☆ مزید لکھا ہے:

[''بعض بعض موقعوں پر جوشِ جذبات سے نعرۂ تکبیر اور نعرۂ رسالت یا رسول اللہ ﷺ کی صدائیں بھی بلند کر رہے ہیں۔ لیجیے! خطبے کا اختتام ہوا، اب تمام سامعین نشستوں پر کھڑے ہوتے ہیں اور پرسوز آواز میں درود وسلام پڑھا جا رہا ہے۔ ''یا نبی سلام علیک ..... یا حبیب سلام علیک ..... یا رسول سلام علیک ..... صلوۃ اللہ علیک۔'']

اس میں عبارت یا رسول اللہ ﷺ نہ جانے گرائمر کے کون سے قواعد پر پوری اترتی ہے۔ علیک حاضر کا صیغہ ہے اور آلہ غائب کا۔ یا دونوں صیغے غائب کے ہوتے یا دونوں حاضر کے۔

علاوہ ازیں دونوں کے درمیان حرف عطف واؤ ہونا لازمی تھا مگر وہ موجود نہیں۔

☆ اس سے قبل دیئے گئے اقتباس میں بھی شعر اسی طرح مضحکہ خیز لکھا ہے، لکھا ہے ''محمد مصطفیٰ صل علی کی آج آمد ہے'' حالانکہ گرائمر کی رو سے صل علیٰ ہونا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہئے تھا۔ صلی علی کا کوئی مطلب نہیں بنتا۔ اس کا ترجمہ کریں تو یوں بنتا ہے۔ ''محمد مصطفیٰ درود بھیج اوپر کی آج آمد ہے۔''

☆ ان غلطیوں سے پُر اشعار کو مضمون میں جگہ دینے سے یہ بھی پتا چلا کہ نصاب کے مرتبین اردو اور عربی زبان کے قواعد سے بھی ناواقف ہیں حالاں کہ یہ وہ لوگ ہیں جو بچوں کو درست زبان سکھانے کے ذمہ دار بنائے گئے ہیں۔

☆ حاضر کے صیغے میں خطاب وفاتِ نبوی ﷺ کے بعد جائز نہیں ''حضورِ ابدی'' کی صفت صرف اللہ تعالیٰ کی ہے مگر مذکورہ مضمون نگار نے حاضر و ناظر کے مشرکانہ عقیدے کا خوب ابلاغ کیا۔

☆ قومی ریویو کمیٹی وفاقی وزارتِ تعلیم حکومتِ پاکستان سے منظور شدہ اس کتاب کے مرتبین میں سے ایک صاحب ''وقار بن الٰہی'' ہیں، نہ جانے یہ نعوذ باللہ، اللہ کا بیٹا کیسے بن گئے؟

فرقہ واریت:

ہماری مندرجہ بالا گزارشات میں سے کسی کو مسلکاً اختلاف ہو تو ہو مگر اس امر سے اختلاف ممکن نہیں کہ یہ عبارتیں چار مکاتبِ فکر میں سے اکثر مکتبِ فکر کے نزدیک گمراہ کن ہیں۔ لہٰذا یہ فرقہ وارانہ تو ضرور ہیں۔ ایک طرف فرقہ واریت کے خاتمے کے دعوے کئے جاتے ہیں، دوسری طرف کم سن بچوں کے ذہنوں میں ایسے مسائل کو راسخ کیا جا رہا ہے بچوں کے ذہن کو فرقہ واریت کے زہر سے بھر دیں۔ مسلمانوں میں باعثِ نزاع صرف چند ایک فروعی اختلافات ہیں۔ یہ کہاں کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انصاف ہے کہ سینکڑوں متفقہ امور چھوڑ کر فرقہ وارانہ امور شاملِ نصاب کر لیے جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو فرقہ واریت کے خاتمے کے لیے یہود و نصاریٰ جیسے مخالفوں کو بھی دعوت دی اور فرمایا:

تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ (آل عمران:۶۴)

''اس کلمے کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے۔''

حالانکہ وہاں اختلافی امور زیادہ تھے اور اتفاقی کم۔ مگر مسلمانوں کے مختلف مکاتبِ فکر میں تو اتفاقی امور بے شمار ہیں اور اختلافی چند ایک، پھر اختلافی امور ہی پر اصرار کیوں؟

کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک

☆○☆○☆

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی ثقافت پر یلغار

عربی زبان:

مرا ساز گرچہ ستم رسیدۂ زخم ہائے عجم رہا
وہ شہید ذوقِ وفا ہوں میں کہ نوا میری عربی رہی

عربی اسلامی ثقافت کا اہم حصہ اور شعائرِ الٰہیہ میں سے ایک ہے۔ کفار مسلمانوں کا اس سے ناطہ توڑ دینا چاہتے ہیں، وہ نہیں چاہتے کہ کہ مسلمان اسے عربوں کی زبان کی بجائے دین کی زبان کی حیثیت سے اہمیت دیں۔ چنانچہ الجزائر پر فرانسیسی تسلط کے سو سال مکمل ہونے کی تقریب میں فرانسیسی صدر نے کہا تھا: ''مسلمانوں کے روز و شب سے قرآن کا اخراج اور عربی زبان سے ان کا تعلق توڑنا ضروری ہے تاکہ ہم باآسانی ان پر اپنا تسلط قائم کر سکیں۔''

اس منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے انہیں ہم میں سے ہی بہت سے آلۂ کار میسر ہو گئے۔ جنرل ضیاء الحق نے حبِ دین کا مظاہرہ کرتے ہوئے عربی کو لازمی قرار دیا۔ اور اس پر مشتمل کتاب کا نام لغۃ الاسلام رکھا۔ ۱۹۸۸ میں نئی حکومت بنی تو اس لغۃ الاسلام کی بجائے ''کتاب العربی'' نام رکھ دیا۔ چھٹی کی لغۃ الاسلام میں ایک نظم ہوا کرتی تھی:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْعَرَبِيَّةُ اَلْعَرَبِيَّةُ لُغَةُ الْقُوَّةُ وَالْحُرِيَّةُ
لُغَةُ الْاِسلام لُغَةُ الْقُرْآنِ لُغَةُ الْاَخْلَاقِ الْمَرْضِيَّه
لُغَةُ التِّبْيَانِ لُغَةُ التَّشْرِيْع لُغَةُ الْاَحَادِيْثُ النَّبَوِيَةُ
لُغَةُ التَّالِيْفِ لُغَةُ التَّارِيْخِ لُغَةُ الدُّوَلِ الْاِسْلَامِيَّه

''عربی عربی! یہ زبان قوت وحریّت سے بھرپور ہے۔ یہ زبان اسلام کی زبان ہے یہ زبان قرآن حکیم کی زبان ہے، یہ زبان بہترین اور پسندیدہ اخلاقیات کی (ترجمان) زبان ہے، یہ زبان قرآن وسنت اور ان کی تشریحات (سے متعلق کتب) کی زبان ہے، یہ زبان نبی اکرم ﷺ کی احادیث مبارکہ کی زبان ہے، یہ زبان اسلامی تاریخ کی بنیادی تالیفات پر مشتمل کتب کی زبان ہے۔ یہ زبان اسلامی ممالک کی مشترکہ زبان ہے۔''

اسلام کے بنیادی ماخذ قرآن وسنت فقہ اور علومِ اسلامیہ پر مشتمل کتب کی اس عظیم زبان کو استعمار نے مسلمان ممالک سے ختم کرنے کے لیے ہر قسم کے ہتھکنڈے استعمال کیے۔

ستم یہ کہ یہ نظم خارج از نصاب کر دی گئی۔ حالانکہ یہ عربی زبان کے طلبہ کے دینی تعلق کے استحکام میں اہم کردار ادا کر سکتی تھی۔

الف اے کی بک II (انگریزی) میں مصطفیٰ کمال پر مضمون میں لکھا ہے:

ترجمہ: ''مشکل عربی رسم الخط بھی (مصطفیٰ کمال کی ترقیاتی کوششوں کے لیے) سدِ راہ تھا۔ جس میں ترکی زبان لکھی جاتی تھی۔ چنانچہ مصطفیٰ کمال نے یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکاوٹ بھی دور کرنے کے لیے فیصلہ کرلیا کہ پرانا رسم الخط ترک کر دیا جائے اور اسے رومن رسم الخط سے بدل دیا جائے۔'' (ص:۱۳۷)

''ترکی رسم الخط آسان بنانے کے بعد مصطفیٰ کمال نے زبان کو آسان بنانے کی مشکل مہم شروع کی، یہ بہت ضروری تھی، کیونکہ عثمانی شہنشاہیت کے تحت بولی جانے والی زبان عربی، ترکی اور فارسی کا آمیزہ تھی۔'' (ص:۱۳۷)]

قوموں کی زندگی میں رسم الخط اور زبان کی کیا اہمیت ہوتی ہے۔ اس کے متعلق کسی ''بنیاد پرست مولوی'' کی نہیں بلکہ ایک ''وسیع المشرب'' قرار دیئے جانے والے ہندو کی رائے ملاحظہ ہو:

''.....رسم الخط اور ادب کا بہت گہرا تعلق ہے اور رسم الخط کی تبدیلی اس زبان کے لیے بہت اہمیت رکھتی ہے جس کا ماضی شاندار رہا ہو۔ رسم الخط بدلنے سے الفاظ کی شکلیں بدل جاتی ہیں۔ آوازیں بدل جاتی ہیں، خیالات بدل جاتے ہیں۔ قدیم اور جدید ادب کے درمیان ایک ناقابلِ عبور دیوار حائل ہو جاتی ہے۔ اور قدیم ادب ایک اجنبی زبان کا ادب بن کر رہ جاتا ہے جو مردہ ہو چکی ہو۔''

(نہرو، میری کہانی)

کتنا بڑا المیہ ہے کہ یہ بتانے کی بجائے کہ رسم الخط اور زبان بدل کر کتنا بڑا ظلم کیا گیا۔ مسلمان اپنے دینی ورثے سے محروم کر دیئے گئے۔ حتی کہ عربی میں اذان اور خطبے پر پابندی لگا دی گئی۔ الٹا تحسین کے ڈونگرے برسائے جا رہے ہیں کہ کام تو بہت مشکل تھا لیکن مصطفیٰ کمال نے کر ہی دکھایا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عربی فارسی جیسی مذہبی زبانوں سے ناطہ توڑنے کا مقصد اس کے علاوہ اور کیا ہوسکتا ہے کہ کہیں ان کی وجہ سے ترک مسلمانوں کی دینی حمیت نہ جاگ پڑے۔

ہمارے یہاں بھی کبھی کبھی اردو کو رومن رسم الخط میں لکھنے کی آواز اٹھائی جاتی ہے یا اسے آسان بنانے کے لیے عربی الفاظ ترک کرنے کا مشورہ دیا جاتا ہے۔ نصاب کے علاوہ اور کہیں سے فکری رہنمائی نہ پانے والے طلبہ تو یہی سمجھ لیں گے کہ واقعی مصطفیٰ کمال کی طرح ہم بھی عربی جیسی مشکل زبان کے رسم الخط (کیونکہ ان کی ذہن سازی اسی نہج پر کی جاتی ہے) کی بجائے انگریزی زبان کا رسم الخط اپنالیں۔ جو بین الاقوامی زبان بھی ہے۔ یہ اللہ کا خاص فضل وکرم ہے کہ ابھی ایسے نظریات کے لوگ اقلیت میں ہیں۔ ورنہ ہمارے ''مہربانوں'' نے تو فکری گمراہی پھیلانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ؎

شکایت ہے مجھے یا رب خداوندانِ مکتب سے
سبق شاہیں بچوں کو دے رہے ہیں خاکبازی کا

حرام اشیاءِ خورد ونوش:

کسی چیز سے نفرت ختم کرنے کا ایک انداز یہ بھی ہے کہ اس کا تذکرہ اتنا عام کیا جائے کہ اس کی حرمت کی اہمیت ختم ہوجائے، لوگ اسے معمولی جاننے لگیں اور اس کی برائی کا تصور ذہنوں سے مٹ جائے۔

انگریزی نصاب میں خبیث سور اور ام الخبائث شراب وغیرہ کا تذکرہ.....

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طالب علموں کو ان کی کئی اقسام سے متعارف کراتا ہے۔ مثلاً بی اے کے نصاب میں شامل صرف ایک کہانی The Killers میں ہی سور سے بنے ہوئے قریباً دس قسم کے کھانوں کے نام ہیں۔ ❶

گالیاں:

ایک زمانے میں اشتراکی سوچ کی گود میں پرورش پانے والے ادب میں گالیوں کو لازمی سمجھا جاتا تھا۔ مگر وقت ''اشتراکیت'' کی حقیقت کا پول کھول چکا ہے۔ لہٰذا اس کے بارے میں تو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ گالیاں ہر زبان اور معاشرے میں ناشائستگی کی علامت ہوتی ہیں۔ بلکہ اسلام میں تو اسے ''نفاق'' کی علامت قرار دیا گیا۔ (بخاری، کتاب الایمان)

بی اے کے انگریزی نصاب میں گالیاں سلیم الفکر طلبہ و اساتذہ پر انتہائی گراں گزرتی ہیں۔ نہ جانے مرتبین کی شائستگی، تہذیب اور معقولیت انہیں ایسے ادب کے انتخاب سے کیوں نہیں روکتی۔ اس کے نفسیاتی اثرات کا جائزہ لیں تو معلوم ہوگا کہ گالیوں پر مشتمل ادب طلبہ کے ذہنوں سے گالیوں کی قباحت کا تصور مٹا دے گا۔ نیز وہ گالیوں کو بھی ادب کا حصہ سمجھیں گے کیوں کہ ان کے خیال میں تو بقول نصاب کے مرتبین انہیں مشاہیر ادب کے شہ پارے پڑھائے جا رہے ہیں۔

تعظیمی قیام:

تعظیمی قیام غیر اسلامی ثقافت کا اہم حصہ ہے۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے

---

❶۔ اور اب ۲۰۱۱ء میں ''وائن گلاس'' کے نام سے شراب کے برتن اور ریڈبل کے نام سے شراب ہی کے نام پر مشتمل جوس عام کر دیا گیا۔ تاکہ لوگ اس ام الخبائث کے مانوس سے ناموس ہونے کے بعد اس کے پینے میں بھی کراہت محسوس نہ کریں۔ (ام عبدمنیب)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا:

لَا تَقُوْمُوْا كَمَا يَقُوْمُ الْاَعَاجِم . (ابوداؤد:۵۲۳۰۔احمد:۱۶۸۳۶)

''عجمیوں کی طرح (تعظیما) کھڑے نہ ہوا کرو۔''

آپؐ اپنے لیے صحابہ کا کھڑا ہونا ناپسند فرماتے۔ کسی آفیسر، گورنر، صدر وغیرہ یا مہمانِ خصوصی کی آمد پر کھڑے ہونے کا رواج انگریزی ثقافت کا اہم حصہ ہے۔ چنانچہ گھنٹوں سڑکوں اور راستوں میں بچوں اور بڑوں کو اس مقصد کے لیے کھڑا کر کے غلامانہ اور مشرکانہ فکر کو عمل کا رنگ دے کر مسلمان بچوں اور بڑوں کو یہ ترغیب دی جاتی ہے کہ کسی صاحب کی آمد پر کھڑے ہونا بہت اہمیت رکھتا ہے۔ حالاں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ جو یہ پسند کرتا ہے کہ لوگ اس کی آمد پر کھڑے ہوا کریں وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

(ابوداؤد:۵۲۲۹ باب الرجل یقوم للرجل یعظمہ بذلک)

ساتویں کی اردو کتاب میں ''جشن عید میلاد النبیؐ'' کے مضمون میں لکھا ہے۔

''مہمانِ خصوصی ہیڈ ماسٹر صاحب کی معیت میں تشریف لائے تو طالب علموں نے تالیاں بجا کر اور اپنی نشستوں پر کھڑے ہو کر ان کا استقبال کیا۔''

(ص:۱۷)

''اسلامی جمہوریہ پاکستان میں غیر اسلامی ثقافت کا ابلاغ کیا معنی رکھتا ہے؟''

تالیاں:

مذکورہ بالا اقتباس میں تالیوں کا بھی تذکرہ ہے۔ قرآن مجید میں تالیوں کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کفار کے حوالے سے مذموم انداز میں تذکرہ ہے:

وَمَا كَانَ صَلٰوتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَاءً وَّتَصْدِيَةً . (الانفال:۳۵)

''ان کی نماز بیت اللہ کے پاس سیٹیوں اور تالیوں کے سوا اور کچھ نہیں ہوتی۔''

بچوں کے سامنے اس جاہلانہ ثقافت کا مثبت بلکہ ترغیبی انداز میں تذکرہ کیا فائدہ دے گا۔ اگر اسلامی ثقافت اپنانے کی بجائے ہم ابھی تک جاہلی ثقافت کی بھول بھلیوں میں بھٹک رہے ہیں تو یہ ہماری کمزوری ہے نہ یہ کہ اب ہم آئندہ نسلوں کو بھی ورثے میں منتقل کریں۔

تصورِ ثقافت اور لومیرج:

اسلامی ثقافت کی بنیاد توحید، تقویٰ اور حسنِ اخلاق کے پاکیزہ اصول ہیں۔ اس میں ''عشق'' کے بے حیا فلسفے کا تصور ہے نہ رقص و موسیقی کی خرافات۔ انگریزی کی نویں جماعت کی کتاب کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو: (ص:۱۲۶)

[South songs and dances end to give vigorous expression to the joy of living as depicted in the Luddi-Bhangra. Khattak dance and Ho-Jamalo. The love tales of Heer and Ranja. Mirza and Sahiban. Sohni and Poetic]Mahenwal. Sassi and Punnu are in verses and sung in charming tunes.

اس مضمون کے آغاز میں لکھا ہے:

[قومیں اور تہذیبیں ثقافتی ورثے سے پہچانی جاتی ہیں وہ قومیں جو اپنی روایات بھول جاتی ہیں، صفحۂ ہستی سے نابود ہو جاتی ہیں۔ کسی ملک کی روایات لازماً

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندہ رہنی چاہئیں۔(ص:۱۳۵)]

اول الذکر اور مؤخر الذکر اقتباس دونوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے ذرا دل پر ہاتھ رکھ کر سوچئے کہ کیا آپ یہ چاہیں گے کہ آپ کی بیٹیاں ہیر، سسی اور سوہنی کی ''ثقافتی'' روایات زندہ رکھیں اور آپ کے بیٹے رانجھا، مہینوال اور پنوں کے نقش قدم پر چلتے رہیں۔

یہ کہاں کا انصاف ہے کہ کئی سو سال تک ہندو ہمسائیگی میں رہنے کی وجہ سے مسلمانوں پر ان کے مرتب ہونے والے اثرات کو عین پاکستانی ثقافت بتا کر طلبہ کے سامنے اسے زندہ رکھنے کی ضرورت پر زور دیا جائے تاکہ انہیں اپنی اس ثقافتی روایات کو زندہ رکھنے کے لیے اپنے اردگرد ''ہیر، سوہنی اور سسی'' تلاش کرنے میں جھجک محسوس نہ ہو یا فلمی ایکٹرز، ماڈل گرلز، کال گرلز وغیرہ کی طرح آنکھ لڑانے، عشق کرنے، گھروں سے بھاگنے اور ماں باپ کی محبت اور ان کی تربیت پر کی گئی محنت ومشقت کی کو کسی لفنگے عاشق یا عاشقنی کے کہنے پر ٹھکرا دیں۔افسوس!

حیاتِ تازہ اپنے ساتھ لائی لذتیں کیا کیا
رقابت ، خود فروشی ، ناشکیبائی ، ہوس ناکی

اس پر طرہ یہ کہ اسی کتاب کے آغاز میں چیئرمین پنجاب ٹیکسٹ بورڈ نے عزیز طلبہ کے عنوان سے لکھا ہے:

''بورڈ نے ان کتابوں میں اس کا پورا خیال رکھا ہے کہ طلبہ کو اسلامی اقدار سے محبت وتعارف ہوتا کہ تم اپنے مادرِ وطن کی نظریاتی حدود کی حفاظت کر سکو۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لا الہ الا اللہ کو پاکستان کا مطلب سمجھ کر جانیں قربان کرنے والے تحریکِ پاکستان کے مجاہدین کی نگاہوں میں اس ملک کی نظریاتی حدود وہ تو نہیں تھیں جو آج ان کتابوں میں پیش کی جارہی ہیں۔

رقص کی تربیت:

رقص کبھی دور میں طوائفوں کا کام ہوتا تھا۔شرفاء اپنی بیٹیوں سے رقص کرانا یا انہیں رقص دکھانا تو درکنار ایسی خواتین کا اپنی خواتین کے سامنے نام لینا بھی معیوب سمجھتے تھے۔مگر آج ٹی وی نے ہر گھر میں ''طوائفوں کے مجرے'' پہنچا دیئے ہیں۔ حد تو یہ ہے کہ نصاب میں رقص کی ترکیب بتائی جانے لگی ہے۔ایف اے کی اردو (لازمی، ترتیبِ نو) کتاب کا اقتباس ملاحظہ ہو:

.....اب بس پہلے کوئی گیت، سیدھا سادا اور میٹھا.....مگر آواز دھیمی اور نرم گرم اور زخمی دماغ کو ایک ٹھنڈا مرہم چاہئے۔رقص ہلکا پھلکا.....گھنگروؤں کا شور نہ ہو۔پاؤں آہستہ آہستہ زمیں پر پڑیں جیسے پھول برس رہے ہوں۔برف کے گالے زمین پر اتر رہے ہوں لیکن خمار نہ ہو.....نیند نہ آئے.....ہمیں پھر مصروف ہونا ہے۔'' (قلعہ لاہور کا ایوان ص:۴۸)

اگر اربابِ تعلیم کو ایسا ہی ادب سکھانا مقصود ہے جس میں قدم قدم پر فحاشی کی ترغیب اور اسلامی ثقافت کی پامالی کی تعلیم ہو تو کچھ عجیب نہیں کہ چند سالوں بعد ''امراؤ جان ادا'' جیسی کتب شاملِ نصاب کر لی جائیں۔طوائفوں کی زبان میں بہترین ادب ملے گا۔فاعتبروا یا اولی الابصار!

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جرنیشن گیپ کے نام پر بزرگوں کے خلاف بغاوت

جس طرح روشن مستقبل کے لیے حال کا ماضی سے رشتہ استوار رکھنا ضروری ہوتا ہے اسی طرح نئی نسل کی مستحکم اٹھان کے لیے قدیم نسل کے ساتھ جدید نسل کی مضبوط فکری ہم آہنگی ضروری ہوتی ہے۔ ورنہ نئی نسل اس کٹی ہوئی پتنگ کی طرح ہوگی جو حالات اور معاشرے کی ہوا کے رخ پر اڑتی ہوئی کسی درخت کی ٹہنی میں الجھ کر پھٹ سکتی ہے، کسی دریا میں گر سکتی ہے اور کسی دشمن کے ہتھے چڑھ سکتی ہے۔

اسی لیے اسلام نے نئی اور قدیم نسل بالفاظ دیگر بزرگوں اور بچوں میں ہم آہنگی کے رشتے رفق، محبت اور احترام کے تانے بانے سے بن کر مضبوط کر دیئے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کیا اور ہمارے بزرگوں کا حق نہیں پہچانا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (ابوداؤد: ۴۹۷۳۔ ترمذی: ۱۹۲۰)

والدین سے اف تک نہ کہنے اور ان کے سامنے عاجزی اختیار کرنے کا حکم دیا۔ دوسری طرف والدین کو بھی اولاد سے نرمی اور ملاطفت کے ساتھ پیش آنے کی ایسی عمدہ مثال پیش کر دی کہ انس رضی اللہ عنہ اس کی گواہی دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میں نے دس سال رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی مگر آپ نے مجھے کبھی اف تک نہیں کہا، اگر میں نے کسی کام کو کیا تو آپؐ نے یہ نہیں کہا کہ ایسا کیوں کیا اور جو کام مجھے کرنا تھا اس پر یہ نہیں کہا کہ تم نے کیوں نہیں کیا۔''

(ابوداؤد:۴۷۷۴۔ بخاری:۶۰۳۸۔ مسلم:۳۳۰۹)

لیکن اس کے ساتھ ان حقیقتوں سے بھی انکار ممکن نہیں کہ بعض اوقات اولاد ناسمجھی اور کم عمری میں تباہی کے ایسے راستوں پر گامزن ہو جاتی ہے جس سے بچانے کے لیے والدین کی سختی ناگزیر ہوتی ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ کے فرمان کے مطابق والدین اولاد کے متعلق مسئول ہیں۔ (بخاری، کتاب النکاح)

لہٰذا یقیناً انہیں اپنی ذمہ داریاں شرعی حدود میں جیسے مناسب سمجھیں نباہنے کا اختیار ہے۔

اسی طرح بعض اوقات والدین اولاد پر ناروا زیادتی کر رہے ہوتے ہیں، اس صورت میں اولاد کے لیے اس طرح والدین کے سامنے جھک جانا ضروری ہے جس طرح تیز آندھیوں کے تھپیڑوں میں لچک دار شاخیں جھک کر اپنا وجود قائم رکھتی ہیں لیکن ان کے سامنے اکڑ کر بغاوت کرتے ہوئے کھڑے ہو جانا کسی طرح بھی درست نہیں کیونکہ حکمِ الٰہی ہے:

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَه (بنی اسرائیل:۲۴)

''ان دونوں کے لیے اپنی رحمت کے بازو جھکا دو۔''

ہمارے نصاب میں بڑوں کے خلاف نوجوانوں کو بغاوت پر ابھارنے کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے جنریشن گیپ کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے۔ یہ اس مغربی معاشرے کا مسئلہ ہے جہاں خاندانی شیرازہ بکھر چکا ہے۔ ہر فرد اپنی تعیشات میں اتنا پھنسا ہوتا ہے کہ اسے دوسروں کی طرف توجہ دینے کا خیال ہی نہیں آتا۔ اس کا نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ والدین اور اولاد ذہنی قربت کی نعمت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ ان کے درمیان ناقابلِ عبور خلیج حائل ہو جاتی ہے۔ ایک دوسرے کے نفسیاتی تقاضوں، مزاج، رجحانات سے ناواقفیت مزید مسائل پیدا کرتی ہے۔

اس خالصتاً مغربی مسئلے کو مشرق میں اجاگر کرنے کا مقصد تو یہی ہو سکتا ہے کہ مشرقی معاشرے کو بھی مغربی رنگ میں رنگ دیا جائے۔ یہ انسانی فطرت ہے کہ اگر صحیح راہنمائی نہ ہو تو ہر انسان اپنے آپ کو دوسرے سے زیادہ عقل مند سمجھتا ہے۔ اکثر اوقات یہی حد سے زیادہ عقلمندی اسے لے ڈوبتی ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق رُشد یعنی میچورٹی کی صحیح عمر ۴۰ سال ہے۔ چنانچہ تمام انبیاء کے سپرد امانتِ نبوت چالیس سال کی عمر میں ہی کی جاتی رہی (ماسوائے عیسیٰؑ کے)۔ مگر ہمارا نصاب پندرہ سولہ یا اٹھارہ انیس سال کے طالب علموں کے کان میں ان کی ''میچورٹی'' کا افسوں پھونکنا شروع کر دیتا ہے۔ نفسیات کے مطابق دورِ نو بلوغت اور دورِ بلوغت منفی رویوں کو قبول کرنے کے حوالے سے انتہائی خطرناک ہوتا ہے۔ بچوں کی عمر کے بدلتے ہوئے تقاضوں کے مطابق جب والدین دین یا اپنے تجربات کی روشنی میں راہنمائی کرنا چاہتے ہیں تو نصاب سے حاصل کئے ہوئے میچورٹی کے افسون، اپنے اوپر حد درجہ خود اعتمادی اور دورِ نو بلوغت کا ذہنی ہیجان انہیں بغاوت پر آمادہ کر دیتے ہیں۔ جوش میں والدین کی ہر معمولی بات زیادتی لگتی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہے۔ یہ اس دور کا فطری تقاضا ہے لیکن اگر اسے انگیخت کرنے والے مختلف عوامل مل جائیں تو پھر بغاوت کی آگ تو بڑھکے گی ہی۔ آج اکثر گھروں میں والدین کو بچوں کی خودسری، باغیانہ رویوں، توہین آمیز اور تضحیک آمیز جوابات نیز بدتمیزی کی شکایت ہے۔ بزرگوں کے تمسخر، اور انہیں بے وقوف سمجھنے کی روش دن بدن زور پکڑتی جارہی ہے۔ اس کا اندازہ خود نئی نسل کو بھی ہوگا کہ جب وہ مل بیٹھتی ہے تو ان کی گفتگو کا ایک موضوع بڑوں کی مخالفت بھی ہوتا ہے۔ اکبر نے یونہی تو نہیں کہا تھا

عجم کی زینتیں سیکھیں، مباہاتِ عرب سیکھیں
زمانے کی ترقی جو سکھائے ان کو سب سیکھیں
مگر اک التماس ان نوجوانوں سے میں کرتا ہوں
خدا کے واسطے اپنے بزرگوں کا ادب سیکھیں

دورِ نو بلوغت (Teenage) کے خطرناک تقاضوں کا پورا لحاظ کرتے ہوئے مرتبینِ نصاب نے جنریشن گیپ پر مبنی مضامین ایف اے اور بی اے کے نصاب ہی میں شامل کیے ہیں۔

ایف اے کی کتاب میں The dinner party ایک ایسی دادی اماں کی کہانی ہے جو قدیم نظریات کی حامی ہے۔ دادی اماں کا کردار طنزیہ انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ اس کی بے سروپا باتوں کے دوران ان حقائق سے متعلق باتیں کہلوائی ہیں جنہیں جدید تہذیب پس پشت ڈال چکی ہے۔ مثلاً مضبوط خاندانی نظام جس میں سب رات کو اکٹھے بیٹھا کرتے تھے مگر اب بیرونِ خانہ سرگرمیوں اور ٹی وی کی مصروفیت کی بنا پر یہ ممکن نہیں رہا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک جگہ پوتی، ڈنر پارٹی کے مہمان، ایک اخبار کے مدیر سے شادی اور منصوبہ بندی کے فلسفے پر گفتگو کرتی ہے۔ جس کے جواب میں وہ کہتا ہے:

''شادی میں ایک مصیبت یہ ہے کہ اگرچہ ہر عورت دلی طور پر تو ایک ماں ہے لیکن مرد کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ وہ کوئی ذمہ داری قبول نہ کرے وہ ہمیشہ کنواروں کی سی زندگی بسر کرنا چاہتا ہے۔''

دادی اماں نے درشتی سے جواب دیا: ''میں آپ سے اتفاق نہیں کرتی'' اس طرح انہوں نے (دادی اماں نے) پھر وہی چال چلی، شادی کوئی مسئلہ نہیں۔ شادی کے بارے میں یہ نیا رجحان مجھے بالکل پسند نہیں جب میں دوشیزہ تھی تو ہم میاں بیوی کے درمیان نااتفاقی یا طبائع کے تضاد کے بارے میں کچھ نہ جانتے تھے نہ ہم نے اس کے بارے میں کبھی کچھ سوچا۔ شادی کرتے اور بس۔ مجھے کتابوں اور رسالوں کا چندہ بھی اسی لیے بند کرنا پڑا کہ وہ آج کل کے لڑاکا میاں بیوی کے قصوں کی سوا کچھ نہ بھجواتے تھے۔'' (ص:۶۵)

اس کہانی میں دادی اماں کے لیے ''مصیبت، بوریت اور اکتاہٹ کا باعث، اپنے خیالات دوسروں پر مسلط کرنے کے حوالے سے بے رحم، چالباز اور باتونی جیسے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔ یاد رہے کہ بزرگوں سے بے زار جدید نسل کے یہی تاثرات ہوتے ہیں۔ بزرگ انہیں ان کی غلطیوں پر ٹوکتے ہیں لہٰذا وہ انہیں مصیبت لگتے ہیں، ان کی رنگینیوں پر سمجھاتے ہیں، لہٰذا وہ انہیں بوریت اور اکتاہٹ کا باعث محسوس ہوتے ہیں۔ بزرگ دور اندیش ہونے کی بنا پر اولاد کو اپنی آنکھوں سے اس تباہی کی گڑھے میں گرتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے جس سے جدید

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نسل کی آنکھیں جوشِ جذبات میں بند ہوتی ہیں۔ وہ انہیں بے راہروی سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں مگر جدید نسل کو یہ اپنے خیالات دوسروں پر زبردستی مسلط کرتے ہوئے بے رحمی سے کام لینے کے مترادف محسوس ہوتا ہے۔ ان کی باتیں ناگوار گزرتی ہیں لہٰذا ان کے باتونی پن کا احساس زیادہ ہوتا ہے۔ چاہے جدید نسل خود ان سے بھی زیادہ ہی کیوں نہ بولتی ہو۔

اب یہ کہاں کا انصاف ہے کہ بجائے ان تاثرات کو دور کرنے کے بزرگوں کو مزید مضحکہ خیز بنا کر پیش کرتے ہوئے یہ تصورات مضبوط کئے جائیں۔ رہی سہی کسر کہانی کے آخر میں مرتبین کا تبصرہ پوری کرتا ہے جس میں بوڑھی اماں کو Snobish باتونی، قدامت پرست اور خودغرض بتایا گیا ہے۔ نیز لکھا ہے:

["The story thus becomesa comic skit on the relationship between the old and the young as well as some of the view sexpressed in it."]

گویا کہانی میں بیان کردہ مقاصد کو مزید اجاگر کیا ہے۔

☆ بی اے کے کورس میں ایک کہانی ''اپنے باپ کے ساتھ میری ایک گفتگو شامل ہے۔ اس کے آخر میں ''تبصرے'' کے عنوان سے مرتب لکھتا ہے:

[''گریس پیلسی نے کہانی میں ''جنریشن گیپ'' کا مسئلہ پیش کیا ہے۔ باپ بیٹی پر اپنے پرانے نظریات مسلط کرنا چاہتا ہے مگر وہ اپنے جدید حالات کی وجہ سے انہیں قبول کرنے سے قاصر ہے۔'']

موجودہ دور میں رنگینیوں اور ''متاع الغرور'' سے بھرپور ذرائع ابلاغ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوجوانوں کو ایسے خوابوں میں الجھا دیتے ہیں کہ وہ حقیقت کی دنیا میں والدین کے منتخب کردہ شریکِ حیات کو قابلِ قبول نہیں پاتے۔ ❷ میچورٹی کا افسوں انہیں خود انتخاب کی ترغیب دیتا ہے۔ چنانچہ وہ والدین کے خلاف بغاوت کر دیتے ہیں۔ یقیناً والدین سے زیادہ سوائے مستثنیٰ مثالوں کے (جو ہزار میں سے بھی ایک نہیں ہوتی) ہمدرد اور کوئی نہیں ہوتا۔ ان کے تجربات کی تہہ تک نوجوان نسل کی کوتاہ بین نگاہیں نہیں پہنچ سکتیں۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ہمارا نصاب بچوں کو والدین سے مفاہمت کی راہیں سکھاتا مگر بی اے میں شامل Smoke Screen جیسے ڈرامے سے بچے والدین سے مفاہمت کا کون سا سبق سیکھیں گے۔

اس ڈرامے کا مرکزی کردار ایک فیشن پرست نوجوان لڑکی ہے۔ جو بیرون خانہ سرگرمیوں کی دلدادہ ہے۔ رات گئے تک گھر سے باہر تقریبات میں رہتی ہیں۔ گاؤں سے آئی ہوئی خالہ اسے سمجھاتی ہے مگر وہ بدتمیزی پر اتر آتی ہے۔ اس کی ماں بھی بیٹی کی حمایت کرتی ہے اور بہن کو سمجھاتی ہے کہ ہمیں وقت کے ''بدلتے'' تقاضوں کے مطابق اولاد کو سمجھنا چاہئے۔ بیٹی کا سگریٹ پینا اسے چنداں معیوب نہیں لگتا۔ بالآخر خالہ کی نکتہ چینیوں سے تنگ آ کر اسے گھر بھیج دیتی ہے۔ کہانی کے آخر میں بیٹی شادی کے حوالے سے ماں کے نظریات سے اختلاف کرتی ہے اور اس کی مرضی کے خلاف ایک لڑکے سے شادی کر لیتی ہے۔

جیسے کہ اوپر وضاحت کی جا چکی ہے کہ اول تو اسلامی تعلیمات پر مبنی معاشرے میں جنریشن گیپ ہوتا ہی نہیں۔ اگر ہم پاکستان کو واقعتاً اسلامی بنانے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے خواہش مند ہوں تو مغرب کی تقلید میں ایسے تصورات نصاب میں شامل کرنے کا قطعاً کوئی جواز پیدا نہیں ہوتا۔

بفرض محال اگر یہ مسئلہ ہے بھی تو یہ تسلیم کرنا چاہیے کہ اس کا تعلق بچوں سے نہیں بڑوں کے رویے سے ہے۔ زیادتی بچوں کی نہیں بڑوں کی ہوتی ہے۔ لہٰذا اس مسئلے کے لیے بڑوں کی ذہن سازی ہونی چاہئے۔ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ بیماری کسی اور کو ہو اور دوا کسی اور کو دی جائے اس سے بیمار تو تندرست نہیں ہوگا البتہ تندرست پیچیدگیوں کا شکار ہو جائے گا۔ سچ ہے ؎

محکوم کے الہام سے اللہ بچائے
غارت گرِ اقوام ہے وہ صورتِ چنگیز

❋❋❋❋❋

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاندانی منصوبہ بندی

نصاب میں موجود گمراہی کے دوسرے پہلوؤں پر خاندانی منصوبہ بندی کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ مرتبین نے کسی بھی جماعت میں اسے شاملِ نصاب کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ دیگر گمراہیاں کسی کلاس میں ہیں تو کسی میں نہیں مگر یہ ہر کلاس میں موجود ہے۔ چھوٹی کلاس میں معاشرتی علوم اور اردو میں لازماً ایک ایک مضمون ہے۔ سائنس میں بھی اگر موقع ملے تو ہاتھ سے جانے نہیں دیا جاتا۔ بڑی کلاسوں میں اردو، انگلش، مطالعہ پاکستان تین مضامین میں اس کی ترغیب موجود ہے۔ جس کا آغاز اردو کی دوسری کتاب میں موجود مضمون خوشحال گھرانے سے ہوتا ہے جس میں ماں کی پریشانی کی وجہ زیادہ بچے بتائے گئے ہیں۔ مختلف درسی کتب کے اقتباس ملاحظہ کیجیے:

[''آبادی بڑھتی ہے تو کھانے پینے اور دوسری چیزوں کی ضرورت بھی بڑھتی ہے۔ بچے زیادہ ہوں تو ان کے لیے زیادہ سکول، کالج اور ہسپتال بنانا پڑتے ہیں۔'' (اردو کی تیسری کتاب ص:۱۱۹)]

[''ہمارے ملک پاکستان کا اہم مسئلہ آبادی کا ہے۔ ہماری آبادی میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ آبادی کے اس اضافے کی وجہ سے ہماری قوم کو بہت سی مشکلات کا سامنا ہے۔'' (اردو کی پانچویں کتاب، ترقی کا راز ص:۱۲۱)]

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[''تیزی سے آبادی میں اضافہ ہمارے لیے بہت خطرناک ہے۔اس سے دوسرے کئی مسائل بڑھتے جا رہے ہیں .....اس کا حل صرف یہی ہے کہ آبادی کو کنٹرول کیا جائے۔''(معاشرتی علوم پنجم ص:۱۰۱)]

[''جوں جوں آبادی بڑھتی جا رہی ہے ہمارے مسائل بڑھتے جا رہے ہیں۔فضا میں آلودگی بڑھ رہی ہے۔فطرت کا حسن ماند پڑتا جا رہا ہے۔بھلا آپ سوچئے کہ اگر ایک خاندان میں کھانے والے دس ہوں اور کمانے والا ایک تو فی کس کتنا حصہ آئے گا اور اس حصے میں سے ہر فرد کے کھانے پینے کے اور دیگر اخراجات کیسے پورے ہوں گے۔''(اردو کی چھٹی کتاب ص:۲۲)]

[''ہمیں اس حقیقت کا احساس کرنا ہوگا کہ اگر خاندان میں کھانے والے زیادہ ہیں تو گھر کے سب لوگ کمائی میں خاندان کے سربراہ کا ہاتھ بٹائیں گے، اپنے وسائل کے مطابق خرچ کریں اور تمام معاملات میں چادر دیکھ کر پاؤں پھیلائیں۔''(بحوالہ سابق ص:۲۳)]

اردو کی آٹھویں کتاب میں ایک پورا مضمون ''آبادی کے مسائل'' پر ہے۔ جس میں معاشرے کے ہر مسئلے اور ہر خرابی کا ذمہ دار کثرتِ افراد کو ٹھہرایا گیا ہے۔ دسویں کی انگلش کی کتاب کے مضمون ''آبادی کا خطرہ'' کا اقتباس ملاحظہ ہو:

[''.....آبادی میں تیزی سے اضافے کی روک تھام کے لیے بہت سے پروگرام اور منصوبے جاری ہیں۔انہیں قومی سطح پر پھیلانے کی ضرورت ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کو اپنے وسائل کے مطابق منصوبہ بندی کے تصور اور اس کے فوائد سے آگاہی حاصل کرنا چاہئے۔ انہیں یہ حقیقت تسلیم کر لینی چاہئے کہ قومی سکون، خوشیوں اور خوشحالی کی چابی چھوٹا خاندان ہے۔ یہ کام پریس اور الیکٹرانک میڈیا کی راہنمائی میں تعلیم، صحت کے مراکزِ خدمت سے بھرپور تعاون کے ذریعے ہی ہوسکتا ہے۔'' (ص:۱۵۴)]

☆ الف اے کی کتاب میں بھی "Hunger and the population Explosion" کے عنوان سے مضمون موجود ہے۔

☆ بی اے کی کتاب میں بھی کئی مضامین میں خاندانی منصوبہ بندی کی طرف اشارتاً توجہ مبذول کرائی گئی ہے۔

یہ سمجھنا مشکل نہیں کہ منصوبہ بندی کے حوالے سے نفسیات کے تمام پہلو مدنظر رکھے گئے ہیں۔ پہلے مرحلے پر صرف زیادہ آبادی کے نقصان گنوائے گئے ہیں پھر بڑے خاندان کے نقصان اور پھر چھوٹے خاندان کے فوائد چھوٹی کلاسوں میں تمام کہانیوں میں ''اچھے بچوں'' کی تعداد بڑے اہتمام سے صرف دو ہی دکھائی گئی ہے۔ دسویں کلاس تک اس ساری ذہن سازی کے بعد بالآخر دسویں کلاس میں اصل ترغیب دی گئی ہے یعنی منصوبہ بندی کے طریقوں سے واقفیت کی ترغیب، اس کے لیے الیکٹرانک میڈیا کی رہنمائی کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔ صحافت اور ذرائع ابلاغ طاغوتی سازشوں کے آلہ کار بنتے ہوئے منصوبہ بندی کے نام پر انتہائی فحش پروگرام پیش کر رہے ہیں۔ ان کا مطلب سمجھنے اور جاننے پر بچے اپنی حسِ تجسّس کے ہاتھوں مجبور ہیں۔ نصاب کی طرف سے ایسی ترغیب انہیں مزید اکسائے گی۔ یوں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقوام متحدہ کے پروگرام کے مطابق (اللہ نہ کرے) اس جمہوری دور یعنی ''اکثریت کی حکومت کے دور میں مسلمان اقلیت بن کر ان کے غلام بن جائیں گے اور جو رہ جائیں گے وہ طاغوت کے ڈالے ہوئے خوشحالی اور خوشیوں کے دانوں کے لالچ میں فحاشی کے ایسے جال میں پھنس چکے ہوں گے جس سے نکل نہ سکیں گے۔

منصوبہ بندی کا یہ فلسفہ اللہ کی صفت ''رزاقیت'' پر ایمان سے بھی محروم کر دیتا ہے ؎

اپنے رازق کو نہ پہچانے تو محتاجِ ملوک
اور پہچانے تو ہیں تیرے گدا دارا و جم
دل کی آزادی شہنشاہی شکم سامانِ موت
فیصلہ تیرا ترے ہاتھوں میں ہے دل یا شکم

اللہ تعالیٰ کے حکم لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاق ''اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرو۔'' (بنی اسرائیل:۳۱) کی صریحاً نافرمانی کرتے ہوئے اسے نصاب کا حصہ بنا دینا عذابِ الٰہی کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ ایک یہودی شخص ''مالتھس'' کے کہنے پر کہ آبادی میں اضافے سے قحط برپا ہو جائے گا، ہم دل و جان سے ایمان لے آئے ہیں اور اس سراسر غیر اسلامی اور اللہ تعالیٰ کی صفت رزاقیت پر اعتماد کے مخالف نظریئے کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ اس کے باوجود اپنے آپ کو مسلمان کہلوانا منافقت نہیں تو اور کیا ہے۔

تفصیل کے لیے دیکھیے مصنفہ کی کتاب: مسلمانوں کا فکری اغوا کا باب خاندانی منصوبہ بندی۔ نیز امام عبدمنیب کی کتاب! بچے دو ہی کیوں اچھے؟

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فحش مواد

فحاشی ایک ایسا نشہ ہے جو ''لذتیت'' کی تھپکیاں دے کر قوم کو زوال کی گود میں ابدی نیند سلا دیتا ہے۔ قوموں کے اربابِ دانش ہمیشہ اپنی قوم کو اس مہلک مرض سے بچانے کی کوشش کرتے رہے ہیں مگر اس کا کیا کیجئے کہ ہمارے ملک کے دانشوروں کی صف میں شامل، اربابِ تعلیم نے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں پڑھایا جانے والا قریباً ۹۰٪ نصاب فحاشی ہی کی ترویج و ترغیب پر ترتیب دیا ہے۔

ترغیبِ فحاشی کا باقاعدہ آغاز طالب علموں کی زندگی کے اس پُر ہیجان دور میں کیا جاتا ہے جسے دورِ نو بلوغت یا ٹین ایج (Teen age) کہتے ہیں۔ بے شمار مسائل کے شکار ..... طالب علموں کو اس دور میں درست راہنمائی کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ ورنہ ان کی بقیہ زندگی اس دور کی غلطیوں کے المناک نتائج کا شکار ہو سکتی ہے۔ ہمارا نصابِ تعلیم ان کی درست راہنمائی کرنے کی بجائے مزید بہکاتا ہے۔ اس پر مستزاد مخلوط تعلیم ہے جو جلتی پر تیل کا کام کرتی ہے۔ جب راہنما گمراہ کرنے کا کام کرے تو پھر انجام.....؟

پریشاں بھیڑیوں کے درمیاں اقوام کا ریوڑ
تحفظ ان کا ہو کیسے نہیں ہے کوئی چرواہا

غلط! راہنمائی کی بدولت طلبہ فحاشی اور بے راہ روی کی انتہاؤں کو پہنچ جائیں تو یہی اربابِ دانش صحافت کی شکل میں کسی نہ کسی ''سسّی'' اور ''پنّوں'' کو خصوصی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کوریج'' (Coverage) دے کر انہیں اپنے مذموم کاروبار، خواہشات اور مقاصد کے لیے آلۂ کار بنا لیتے ہیں۔

اردو نصاب کی غزلیں فحاشی کے تمام عملی مدارج پیش کرتی ہیں۔ وصل و ہجر کا غم، عشق کی آگ، غمِ فراق میں ٹھنڈی آہیں، چاک گریبان...... غرض کیا کچھ نہیں ہوتا۔ نتیجہ یہ کہ کالج کے اکثر لڑکے اور لڑکیاں اپنے آپ کو لیلیٰ اور مجنوں سمجھتے ہیں۔ ایک طالب علم ۲۴ گھنٹوں میں سے قریباً دس گھنٹے تو پڑھائی میں یا پڑھائی کے ماحول میں صرف کرتا ہی ہے۔ باقی وقت بھی پڑھائی کے بعد ذہن میں وہی کچھ کرتا رہتا ہے۔ ٹی وی، ڈرامے، اخبارات اور کالجوں کا ماحول اس عنصر کے لیے مزید مہمیز کا کام دیتا ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: مخلوط تعلیم، مشربہ علم و حکمت)

فحاشی کا آغاز یوں تو خاندانی منصوبہ بندی پر مضامین کی شکل میں دوسری جماعت ہی سے شروع ہو جاتا ہے، لیکن آٹھویں جماعت کی سائنس کے باب ''جانداروں میں افزائشِ نسل'' کی صورت میں یہ واضح شکل اختیار کر لیتا ہے۔ ''جنسی اور غیر جنسی طریقہ تولید'' کے عنوان سے ان تمام جزءیات کو کھول کھول کر بیان کر دیا گیا ہے جن کے اظہار کو اسلام اشارے اور کنایے کے پیرائے میں بیان کرنے کا حکم دیتا ہے اور اس پر مستزاد یہ مشقی سوال ہے۔

''جانداروں میں (جن میں انسان اور حیوان دونوں شامل ہیں) جنسی اور غیر جنسی طریقہ تولید کی وضاحت بیان کریں؟''

ایسے نصاب کو پڑھا کر پھر فحاشی، بے راہ روی، گینگ ریپ جیسے جرائم کی روز افزوں زیادتی کی شکایت جاتی ہے۔ ان کی کڑی سزائیں مقرر کرنے کا مطالبہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا جاتا ہے کڑی سزائیں بھی ہماری عدالتیں تجویز نہیں کرتیں بلکہ مجرم کو ڈھیل دی جاتی ہے اگر کبھی شرعی سزا یا کسی اور کڑی سزا کے نفاذ کا ارادہ ظاہر کیا جائے تو پھر ان انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا واویلا مچایا جاتا ہے جنہیں بے حیائی کے تمام بند کھول دینے والے ممالک نے ہی پوری دنیا میں نافذ کرنے کا ٹھیکہ لے رکھا ہے مگر اسباب سے سب آنکھیں بند کیے ہوئے ہیں۔ تیرہ سال کے بچے کو آخر یہ سب کچھ پڑھانے کا مقصد اس کے علاوہ کیا ہوسکتا ہے کہ بے باکی اور بے حیائی بچپن ہی سے اس کے مزاج کا حصہ بن جائیں۔ خصوصاً عمر کا یہ حصہ جو انتہائی حساس ہوتا ہے۔ اسے فحاشی کی آگ میں جلا کر بھسم کر دیا جائے۔

رسول مکرم ﷺ کا فرمان کتنا سچ ہے:

''جب تم میں حیا نہ رہے تو جو (گناہ) جی چاہے کرتے پھرو۔''

(بخاری، کتاب الادب: ۱۲۰۔ ابوداؤد: ۴۴۹۷)

چنانچہ اس کی تصدیق ان فحش جرائم سے ہو رہی ہے جن کا تصور ہی رونگٹے کھڑے کر دیتا ہے۔ آٹھویں جماعت کے بعد سائنس میں ان ہیجان خیز مضامین کا اضافہ ہی ہوتا ہے کمی ہرگز نہیں ہوتی۔ معلوم یوں ہوتا ہے کہ ہمارے اربابِ تعلیم، پاکستانی سکولوں کو بھی انہی المناک واقعات کا مرکز بنانا چاہتے ہیں جن کے ہاتھوں مغرب پر روحانی اور اخلاقی طور پر عالمِ نزع طاری ہے۔ وہاں کا ہر طالب علم آٹھ سال سے بھی کم عمر میں وہ تمام تجربے کر چکا ہوتا ہے جن کی تعلیم اربابِ نصاب، سائنس کے مضمون سے دے رہے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑی جماعتوں میں اردو کی غزلیں فحاشی کا منبع ہیں۔ ایسے ہی اشعار کے متعلق ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ ''کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو یہ گندے شعروں کے پیٹ میں بھرنے سے بہتر ہے۔'' (بخاری: ۶۱۵۵۔ مسلم: ۲۲۵۷)

انگریزی کا نصاب بھی بتدریج فحش ترین ہوتا جاتا ہے۔ یہ ہے بھی اتنا طویل کہ طالب علم کو دوسرے تمام مضامین کے برابر وقت صرف اسے دینا ہوتا ہے۔ اس کے ہیجان خیز جملے رٹنے ہوتے ہیں۔ معانی یاد کرنے ہوتے ہیں اور ان کی مزید تشریح کرنا ہوتی ہے۔ راتیں جو عبادت اور قربتِ الٰہی کا بیش قیمت وقت ہوتی ہیں وہ ان خرافات کو ذہن نشین کرنے میں گزر جاتی ہیں۔ خالقِ کائنات آدھی رات کے بعد ساتویں آسمان پر جلوہ افروز ہو کر ''ہے کوئی طلب کرنے والا'' کی بے مثل صدائے جود و سخات دے رہا ہوتا ہے اور بدقسمتی سے مسلمان طلبہ جاگے ہونے کے باوجود جھولیاں بھرنے سے محروم رہتے ہیں۔ وہ اپنے ذہن کی جھولی ان ٹھیکریوں سے بھرنے پر مجبور ہوتے ہیں جو صرف دینی پہلو ہی سے نہیں دنیاوی طور پر بھی انسان کو اخلاقی میدان میں دیوالیہ کر دیتی ہیں۔

نفسیاتی پہلوؤں کا لحاظ:

مرتبین نے فحاشی کے نفسیاتی پہلو بھی مدنظر رکھے ہیں۔ چھوٹی جماعتوں میں صرف خاندانی منصوبہ بندی اور سائنس میں مذکورہ بالا مواد پیش کیا ہے۔ ایف اے میں آزادیِ نسواں کی ترغیب اور پردے کی مخالفت ہے۔ عورتوں کی ملازمت کی حوصلہ افزائی کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ The first woman in space کا آغاز ہی اس تصوّر سے کیا گیا ہے کہ مرد اور عورت ہر لحاظ سے برابر ہیں۔ ناول "Good by e Mr Chips" لطیف انداز میں آزادیِ نسواں اور عشق کی ترغیب ہے۔ یہ ایک ایسے استاد کی کہانی ہے جو چالیس سال کی عمر میں ایک اٹھارہ سالہ لڑکی سے اتفاقی ملاقات کے بعد ''لو میرج'' کر لیتا ہے۔ یہ لڑکی جدید نظریات خصوصاً آزادیِ نسواں کی حامی ہے۔ استاد کو بھی شادی کے بعد ہم نوا بنا لیتی ہے۔ استاد اور اس لڑکی کو مثالی نمونہ (آئیڈیل) بنا کر پیش کیا گیا ہے۔ یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ اگر ذہنی ہم آہنگی ہو تو بڑی عمر کے شخص کا کسی کم عمر لڑکی سے عشق چنداں برا نہیں۔

اتفاقی ملاقات کے بعد شادی تک استاد کے دل پر گزرنے والی وارداتِ عشق تفصیلاً بیان کی ہے۔ مخلوط تعلیمی اداروں میں جہاں مرد اساتذہ سے طالبات پڑھتی ہیں یہ ناول کیا اثرات مرتب کرتا ہوگا؟

☆ انگریزی نصاب کی نظمیں بھی فحاشی کی انتہائی حدود کو چھوتی ہیں۔ Water Ballad کولرج کی نظم ہے۔ جس میں وارداتِ عشق ''لڑکے کی لڑکی سے شادی کی درخواست'' اس کی نفسیاتی کیفیت اور پھر شادی کا تذکرہ ہے۔ ستم بالائے ستم یہ کہ پڑھتے اور پڑھاتے ہوئے اس کے ایک ایک لفظ کی گہرائی میں جانا اور اس کی مفصل تشریح کرنا ضروری ہوتا ہے۔ ذرا سی بھی انسانیت رکھنے والے اساتذہ کے لیے اسے پڑھانا اور طالبات کے لیے اسے پڑھنا کس قدر کرب آمیز اور کرب انگیز ہوتا ہے اسے الفاظ میں بیان کرنا ناممکن ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ La Belle Dame Sans Merci کیٹس کی رومانوی نظم ہے۔اس میں بوسہ بازی تک کا ذکر..... پڑھنے والوں کو پسینہ پسینہ کر دیتا ہے۔ بشرطیکہ اس کی تربیت اور ماحول میں حیا اور اخلاقی اقدار میں زندگی ہو۔

☆ I am the only being میں شاعرہ اٹھارہ سالہ لڑکی کی حیثیت سے اس غم میں ماتم کر رہی ہے کہ مجھ سے ابھی تک کسی لڑکے نے عشق نہیں کیا۔

☆ ایف اے اردو نصاب کی تدوین نو میں شامل کی گئی کہانی ''فاطمہ برناوی'' پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ غالباً عشق و محبت کے بغیر افسانہ افسانہ ہی نہیں سمجھا جاتا۔ مذکورہ کہانی ایک عمدہ اور پر تاثر کہانی ہے مگر کہانی کے آخر میں سارے افسانے کا مرکزی خیال ''عشق'' ہی کو بنایا گیا ہے۔

☆ ''پاکستان بن گیا'' خدیجہ مستور صاحبہ کے ناول ''آنگن'' کا اقتباس ہے۔ پورے ناول کے متعلق تو ہم کچھ نہیں کہہ سکتے مگر منتخب کردہ حصے میں ''تحریکِ پاکستان'' میں مسلمانوں کی دی گئی قربانیوں کی اہمیت واضح ہونے کی بجائے یہ پہلو اجاگر ہوتا ہے کہ اس تحریک میں کئی نوجوانوں کا ''عشق'' قربان ہو گیا۔

مرکزی کردار عالیہ اور جمیل اسی ''غم'' کے مارے ہوئے ہیں۔ جمیل ہندوستان میں رہنے والوں میں سے اور عالیہ اپنی والدہ کے مجبور کرنے پر ہجرت کر کے آنے والوں میں سے ہے۔ دونوں چچا زاد ہیں جمیل کا عالیہ کے غم میں آہیں بھرنا..... اشعار پڑھنا..... رونا..... ڈائیلاگ بولنا..... اور عالیہ کے جوابی احساسات..... سب کی ترجمانی کر دی گئی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ مرتبین کو غالباً یہ فکر ہوتی ہے کہ کہیں طلبہ کی نظر سے ان کا مقصدِ انتخاب اوجھل نہ رہ جائے۔ لہٰذا مشقی سوالات کے ذریعے یہ کمی پوری کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس کہانی کے آخر میں بھی ایک مشقی سوال جمیل کے عالیہ کو کہے گئے جملے ''تم میری مقروض ہو یاد رکھنا تمہیں یہ قرض چکانا ہوگا'' پر مشتمل ہے۔ اس جملے میں عشق کی ساری کہانی سمودی گئی ہے۔

☆ ایک سوال ہے ''جمیل بھیا'' اور ''عالیہ'' کے کرداروں پر روشنی ڈالئے۔ یہ پہلو بھی قابلِ غور ہے کہ عشق کا گھناؤنا کھیل دو چچازاد لڑکا اور لڑکی کے درمیان کھیلوایا گیا ہے۔ ہر جگہ ''جمیل بھیا'' کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔

ہمارے اربابِ دانش و بینش بتا سکتے ہیں کہ معشوق کے لیے ''بھیا'' جیسے مقدس لفظ کے ذریعے طلبہ کے لاشعور میں کیا زہر انڈیلا جا رہا ہے۔ کیا یہ بھائی کے مقدس رشتے کی عشق جیسے مہلک فیل پا تلے پامالی نہیں۔

☆ بی اے کا انگریزی نصاب بھی، ایف اے سے مختلف نہیں۔ تحریکِ آزادیِ نسواں کی جا بجا حمایت ہے۔ عشق کے حوالے سے کوئی پہلو ایسا نہیں جس سے صرفِ نظر کیا گیا ہو۔ یہاں تک کہ ایک سے زیادہ خاوندوں Polyandry تک کے تصور کا بیج طالب علموں کے ذہن میں بونے کی کوشش کی ہے۔ عشق کے عملی مراحل کی تربیت ہے۔ مثلاً

☆ Araby ایک ایسے لڑکے کی کہانی ہے جو اپنے سے بڑی عمر کی لڑکی سے عشق کرتا ہے اس کے نام کا ورد کرتا اور اس کا تعاقب کرتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ The little willow تین بہنوں کی کہانی ہے جو مختلف لڑکے پھانستی رہتی ہیں۔اس میں مرکزی کردار (جو کہ ایک عاشق یا معشوق ہی ہے) کے بارے میں کہا ہے:

"He dies as a whole man perfect in his faith in his love ..... "

www.KitaboSunnat.com

''وہ ایک مقدس آدمی کی حیثیت سے مرا جو اپنے عشق کے حوالے سے مکمل پُر اعتماد تھا۔''

پتا چلا کہ آدمی کا تقدس نیکی میں نہیں عشق میں مضمر ہے۔

☆ "Rappaccini's daughter" ایک مشہور سائنس دان کی بیٹی کی کہانی ہے جس کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے شہر کا ہر نوجوان ''بے تاب'' ہے اور بالآخر ایک طالب علم اظہارِ محبت اور ملاقات میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

☆ Take pity ایک بیوہ کی کہانی ہے جس سے ایک رنڈوا برملا اور بار بار اظہارِ عشق کرتا ہے مگر وہ متوجہ نہیں ہوتی۔

☆ The Necklace کا بنیادی خیال پر تاثیر ہے مگر اسے بھی فحاشی سے آلودہ کر دیا گیا ہے۔

فحاشی کے عام ہونے کا سب سے بڑا نقصان یہ ہوتا ہے کہ لوگوں کی نگاہوں سے برائی کا معیار گر جاتا ہے۔جس طرح گندگی میں رہنے والوں کو وہ گندگی بھی گندگی نہیں لگتی جس کے پاس سے گزرنا بھی ایک سلیم الطبع شخص کے لیے دشوار ہوتا ہے۔اسی طرح بعض اوقات بہت بڑی برائی یا بے حیائی بھی معاشرے میں زیادہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے کی بناء پر معمولی لگتی ہے۔

اس کہانی میں ایک غریب میاں بیوی کی ازدواجی زندگی کا وہ پہلو بیان کیا گیا ہے جو ہرگز ایک مسلمان ملک کے نصاب میں پڑھائے جانے کے قابل نہیں۔ غیر محسوس انداز میں پیش کی گئی یہ برائی لڑکیوں کی ازدواجی زندگی کو اس کہانی کے مرکزی کردار کی طرح تلخ بنا سکتی ہے۔ مالی اور...... جنسی طور پر غیر آسودگی کا ابلاغ...... غرض یہ کہانی ہر طرح فحش اور نامناسب ہے۔

بیوی سوتے جاگتے کسی خوبصورت اور مالدار خاوند کے خواب دیکھتی رہتی ہے۔ دونوں میاں بیوی ایک وزیر کی پارٹی میں جاتے ہیں۔ خاوند نشے میں مدہوش سو جاتا ہے۔ جب کہ بیوی ساری رات وزراء اور امراء کی بانہوں میں جھولتی رہتی ہے۔

نائٹ کلبوں کے ماحول میں ایسی لڑکیوں کے ساتھ جو کچھ پیش آتا ہے اس کی تفصیل بھی موجود ہے۔

☆ The duchess and The jeweller میں ایک ماں چند پیسوں کے نفع کی خاطر جوہری کو اپنی بیٹی کی پیشکش کرتی ہے۔

☆ The shadow in the rose garden سب سے زیادہ فحش اور مضر اثرات کی حامل کہانی ہے۔ اس کا مصنف ڈی ایچ لارنس وہ شخص ہے جس کے اپنے ہم وطنوں نے اس کی عریانی کی بنا پر اس کی تحریروں پر پابندی لگا دی۔ ہم عصر نقادوں نے اسے Seaverger of society قرار دیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

یہ کہ فرائیڈ کی مسموم نفسیات اور Polyandry کا گھناؤنا پن اس کہانی کی بنیاد ہیں۔ یہ اپنے قاری مردوں کو دیوث (بے غیرت جو اپنی بیوی کو غیر مردوں کی ہمراہی میں دیکھ کر ناخوش نہ ہو) بننے کی سوچ دیتی ہے۔ مرتب نے مصنف کا تعارف خود یوں کروایا ہے: (ص:۱۵۱)

["D.H. lawrence is known for his explication of sexuality. The sexual relationship between two characters provides him ample artistic tension and he prefers to concentrate generally on twocharecters male and female in his stories"

A Selection of short stories and one act-plays.]

[بیوی کو دوسروں کے ''عشق'' میں مبتلا ہوتے دیکھ کر خاموش رہنے کو ایک حقیقت قرار دے کر ''کسی'' کے ''کسی'' سے بھی عشق کر لینے کو تسلیم کرنا، حقائق کا وسعتِ ظرفی سے سامنا کرنا ثابت کیا گیا ہے۔ کہانی اور اس کتاب کی امدادی کتابوں (ٹیسٹ پیپرز وغیرہ) میں دی گئی تشریحات اس کی واضح دلیل ہیں۔ سچ کہا تھا اقبال نے

چشمِ آدم سے چھپاتے ہیں مقاماتِ بلند
کرتے ہیں روح کو خوابیدہ، بدن کو بیدار
ہند کے شاعر و صورت گر و افسانہ نویس
آہ! بے چاروں کے اعصاب پہ عورت ہے سوار

☆ چیخوف کا ڈرامہ The Bear ایسی بیوہ کی کہانی ہے جس کا خاوند زندگی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھر دوسری عورتوں سے عشق کرتا رہا۔ وہ خاوند کے سوگ میں سال بھر سے گھر کی چار دیواری میں مقید ہے۔ اس کا نوکر اسے درج ذیل الفاظ میں سوگ ختم کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ (ص:۲۱۲)

[My lady you are yound and beautiful lady with roses in your cheeks. If you only took a little pleasure. time you want to be a peahen yourself among the officers but they would not look at you it would be too late]

ذرا غور کیجئے کہ طلبہ کو ان سطور میں کیا سکھایا اور سمجھایا جا رہا ہے۔

بیوہ کا خاوند کسی جاگیردار کا مقروض تھا۔ وہ بیوہ سے قرض واپس مانگتا ہے مگر وہ فوری ادائیگی سے انکار کر دیتی ہے۔ دونوں میں جھگڑا ہوتا ہے، بات مرد اور عورت کی وفا اور بے وفائی پر آ ٹھہرتی ہے۔ جاگیردار عورتوں سے متعلق اپنی تین لڑائیوں کا حوالہ دیتا ہے۔ اپنے اپنے موقف کے حق میں اپنے اپنے عشق کے قصے بیان کئے جاتے ہیں بالآخر یہ لڑائی بھی دونوں کے ایک دوسرے کے عشق میں مبتلا ہو جانے پر منتج ہوتی ہے۔ جاگیردار بیوہ سے اظہارِ محبت کرتے ہوئے کہتا ہے: (ص:۲۲۴)

[I am in love like a student. I Love you! What do I want to fall in love with you for? Tomorrow I have got to pay the interset and begin mowing and here] ..... [you Puts

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

his arms around her]

گویا جاگیردار کی طرح طالب علم کو بتایا جا رہا ہے کہ عشق اصل میں طلبہ کا میدان ہے۔

اور یہ اہلِ کلیسا کا نظامِ تعلیم
ہے فقط اک سازش دین و مروت کے خلاف

☆ Smoke screen میں بیٹی ماں سے عشق میں صحت یا خوبصورتی کو ترجیح دینے پر گفتگو کرتی ہے۔ ڈرامے کے آخر میں لڑکی ماں کی مرضی کے خلاف لو میرج کر لیتی ہے۔

یہ ہے وہ نادر مواد جس کے بارے میں مرتبین کہتے ہیں: (ص:۵)

[This selection of the stories and one act plays is meant to teach the student the English language. train them for certain eventualities of life and inculcate a moral sense in their minds.

''کہانیوں اور One-act plays کے اس انتخاب کا مقصد طلبہ کو انگریزی زبان سکھانا، انہیں زندگی کے بعض حقائق کا سامنا کرنے کے لیے تیار کرنا اور ان کے ذہنوں میں اخلاقی احساسات کی نمو کرنا ہے۔'']

''اخلاقیات'' تو جو کچھ ہے کہانیاں بتا ہی رہی ہیں مگر یہ انتخاب پڑھ کر پتا چلتا ہے کہ مرتبین کا زندگی کے حقائق کے متعلق تصور آ جا کر شادی شدہ زندگی سے قبل صنفِ مخالف کے لیے دیوانے رہنے اور شادی کے بعد بھی اپنے شریکِ حیات

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے علاوہ جس سے جی چاہے عشق کرنے کے گرد ہی گھومتا ہے۔

نیز حقائق کا سامنا کرنے سے مراد غالباً مرتبین کی نظر میں وہی طرزِ عمل ہے جسے ڈی ایچ لارنس کی کہانی میں اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ شریکِ حیات کا کسی سے بھی جنسی تعلق ہو اسے ''وسعتِ ظرفی'' سے برداشت کیا جائے۔

پوری کتاب میں دین اسلام سے متعلق ایک بھی مضمون نہیں۔ مرتب نے خود لکھا ہے کہ ہم نے اس کتاب میں تین مضامین غیر زبانوں سے انگلش میں ترجمہ کروا کر دیئے ہیں۔ کیا کسی ایک بھی اسلامی مضمون یا کہانی کا ترجمہ نہیں کیا جا سکتا تھا۔

اگر انگلش زبان ایک بین الاقوامی زبان کی حیثیت سے پڑھائی جاتی ہے تو پھر اسے وسعتِ دامانی کا حامل ہونا چاہیے، کیا اس کا دامن اتنا تنگ ہے کہ اس میں انگریزوں کی ثقافت اور عقائد و نظریات کے علاوہ اور کچھ بیان ہی نہیں کیا جا سکتا؟

مضامین کے انتخاب میں "Bachelor's Dilemma" میں وہ سب کچھ ہے جس کا تعلق مغربی کنوارے سے ہوتا ہے۔

☆ آخر میں سوال ہے: How does a Pakistani bachelor face his dilemma? یعنی ایک پاکستانی کنوارا اپنے مسائل سے کیسے نبٹتا ہے۔

بھلا یہ کیسے گوارا کیا جا سکتا ہے کہ ایک کنوارے طالب علم کا ذہن ان خرافات کے حوالے سے اپنی طرف منتقل ہونے سے رہ جائے۔

☆ نظموں کے انتخاب میں شکسپیئر کی نظم All the world's stage

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے آخر میں سوال ہے:

''کیا آپ کو نوجوان ہونے کی حیثیت سے شکسپیئر کے نظریہ عشق سے اتفاق ہے؟''

☆ پردے کے کٹر مخالف مصطفیٰ کمال کو ''عظیم مصلح'' کے روپ میں پیش کیا ہے۔ ایف اے انگلش بک II میں لکھا ہے:

''آخر میں کمال کی اصلاحات کے تذکرے کو مکمل کرنے کے لیے ہمیں پردے کے خاتمے کا چونکا دینے والا ذکر کرنا چاہئے۔ ۱۹۲۳ء میں اس نے مغربی اناطولیہ کے لوگوں سے عورتوں کے حقوق کے متعلق خطاب میں کہا:

''میں نے اپنے دورے کے دوران دیکھا ہے کہ نہ صرف دیہاتوں میں بلکہ قصبوں اور شہروں میں بھی ہماری عورتوں نے شدت سے پردہ اختیار کیا ہوا تھا۔ میرا خیال ہے کہ شدید گرمی کے موسم میں ان دبیز غلافوں کے پیچھے انہیں سانس لینے میں کتنی دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہوگا۔ دوستو! مجھے احساس ہے کہ اس قسم کے رواج ہماری عفت اور احتیاط کا نتیجہ ہیں لیکن پھر بھی ان میں ہماری فطری خودغرضی کو بہت دخل حاصل ہے۔ ہماری خواتین نہ تو ہم سے کم ذہین ہیں اور نہ ہی کم سمجھدار اور اگر انہیں قومی اخلاق کا علم دیا جائے اور وہ ہماری اخلاقی اقدار پر پوری اتریں تو اس قسم کی خالص خودغرضی کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی۔''

(ص:۱۳۹،۱۳۸ ترجمہ عبارت)

گویا مصطفیٰ کمال کے نزدیک:

۱۔ پردہ ایک خودغرضانہ عمل ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ پردہ رواج ہے، حکم الٰہی نہیں (حالانکہ احزاب ونور کی آیات نمبر بالترتیب ۵۹ اور ۳۱ میں واضح احکام موجود ہیں)

۳۔ پردہ عورتوں کو کم ذہین سمجھنے کی علامت ہے۔

۴۔ پردہ مردوں کا عورتوں پر مسلط کیا ہوا خود غرضانہ دبیز غلاف ہے جو ان کی نیت پر حملے کے مترادف ہے۔

یہاں ان خرافات کی تردید کا موقع نہیں صرف یہ دکھانا مقصود ہے کہ طلبہ کے ذہنوں میں کیا زہر انڈیلا جا رہا ہے۔

☆ ۱۹۹۷ء میں پنجاب یونیورسٹی کے بی اے انگلش لازمی کے پیپر بی میں طالبات کے درمیان ''لو میرج'' پر مکالمہ لکھنے کو دیا گیا تھا۔

اسلام میں بدکاری کے درج ذیل مختلف مدارج بتائے گئے ہیں۔

''آنکھوں کا زنا نامحرم کو دیکھنا، پاؤں کا زنا غلط راہ کی طرف چلنا ہے، ہاتھ زنا کرتے ہیں ان کا زنا ناجائز پکڑنا ہے، منہ کا زنا بوسہ لینا ہے۔ اور دل ہوس میں مبتلا ہوتا ہے اور اس کی تمنا کرتا ہے۔'' (بخاری، مسلم: ۲۰۴۰۔ ابوداؤد، نسائی)

ان میں سے کون سا پہلو ہے جس کا ہمارا نصاب ابلاغ نہیں کرتا۔ سابقہ صفحات اس کی واضح دلیل ہیں اس کے اثرات بھی ظاہر ہو رہے ہیں۔

دن بدن لو میرج Love Merriage کا بڑھتا ہوا رجحان، یونیورسٹیوں میں Dates، لڑکیوں کے کالجوں کے سامنے منڈلانے والے لڑکوں کی ٹولیاں اور ان کے فقرے..... کیا یہ سوچ دینے میں نصاب کا اہم کردار نہیں؟

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانی نہ ملا زمزمِ ملت سے جو اس کو
پیدا ہیں نئی پود میں الحاد کے انداز

اس نصابی فحاشی نے بے شمار اساتذہ اور طالبات کو مسائل کا شکار کر رکھا ہے۔ گھر میں تعلیم یافتہ باپ، بھائی، چچا کے ہوتے ہوئے بھی باحیا اور اسلام پسند لڑکیاں ٹیوشن کے لیے کسی عورت کی تلاش، اور اسے منہ مانگی رقم دینے پر مجبور ہیں۔ یہ نصاب ان کے نفسیاتی حق ''حیا'' کو ٹھیس پہنچاتا ہے لہٰذا کسی باپ بھائی سے پڑھنا ممکن ہی نہیں۔ ایک بی اے کی طالبہ نے بتایا کہ اس نے اپنے چچا سے انگریزی میں مدد دینے کی درخواست کی انہوں نے ایک دن پڑھایا، دوسرے دن ٹیسٹ پیپر زلا دیئے کہ ان کی مدد سے خود تیاری کرو۔ میرے لیے یہ کورس تمہیں پڑھانا ممکن نہیں۔

اردو کے ایک پروفیسر نے بتایا کہ میں اپنے دوست کے ساتھ یونیورسٹی میں ٹہلتے ٹہلتے اس کلاس روم کی طرف نکلا، جہاں میرے دوست کی بیٹی زیر تعلیم تھی۔ اتفاقاً اس روز اس کلاس کے پروفیسر چھٹی پر تھے۔ اس کی سہیلیوں نے اصرار کرنا شروع کیا کہ آج اپنے ابو سے کہو ہماری کلاس لیں۔ ایم اے اردو کی کلاس تھی اور پروفیسر صاحب بھی اردو ہی کے پروفیسر تھے۔ سبق پوچھا۔ معلوم ہوا آج میر حسن کی مثنوی ''سحر البیان'' پڑھنی ہے۔ بیٹی کے سامنے اس کے فحش اشعار کی تشریح کیسے کرتے۔ عجیب آزمائش سے دوچار تھے۔ پروفیسر صاحب کہتے ہیں کہ میرے دوست نے میری طرف دیکھا گویا کہہ رہے ہوں کہ کسی طرح بچا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھڑاؤ مگر یونیورسٹی کی شوخ لڑکیاں آسانی سے جان چھوڑتی نظر نہ آتی تھیں۔ بڑی مشکل سے خلاصی ہوئی۔

''حیا ہمارے ایمان کا جزو ہے۔ اس کے بغیر تکمیلِ ایمان کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ اسلامی معاشرے کا پورا ڈھانچہ ''حیا'' ہی سے تشکیل پاتا ہے مگر اسلام کے نام پر وجود میں آنے والے ملک ''پاکستان'' کا نصاب حیا اور عفت و عصمت پہ مبنی اخلاقِ حسنہ کی بجائے اخلاقِ رذیل کو ذہنوں میں راسخ کرتا ہے ؎

ہے مملکتِ ہند میں اک طرفہ تماشا
اسلام ہے محبوس ، مسلمان ہے آزاد

*****

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصلِ معروضات

میٹرک سے لے کر بی اے تک کی عمر زندگی کا وہ نازک دور ہے جب انسانی سوچوں کے پر نکل آتے ہیں اور وہ زندگی کے میدان میں اپنے بل پر اڑان کی خواہش مند ہوتی ہیں۔ مختلف نظریات اور راستے انہیں صدا دے رہے ہوتے ہیں۔ اگلی ساری زندگی کے درست یا غلط ہونے کا انحصار اسی عمر میں درست راستے کے انتخاب پر ہوتا ہے۔ سابقہ بحث سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا نصاب اس دور میں درست فکری رہنمائی کی بجائے پوراز ور فکری انتشار پیدا کرنے پر صرف کرتا ہے۔ چنانچہ اسلامی تعلیمات کی طرف راہنمائی کی بجائے دیگر نظریات کی چکا چوند سے متاثر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

دوسری طرف اخلاقی طور پر بہکنے کا بھی زیادہ امکان عمر کے اسی حصے یعنی ٹین ایج میں ہی ہوتا ہے۔ نصاب کا جائزہ بتاتا ہے کہ بے حیائی کی ترویج اسی عمر کے نصاب میں کی گئی ہے۔

یاد رہے کہ یہ تنقیدی جائزہ پہلی کلاس سے لے کر بی اے تک کے صرف لازمی نصاب پر مشتمل ہے۔ گویا یہ وہ نصاب ہے جس سے کوئی پاکستانی طالب علم صرفِ نظر نہیں کر سکتا۔ اس جائزے میں اختیاری مضامین سیاسیات، نفسیات،

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سائنس، جغرافیہ، تاریخ، مختلف زبانوں کا ادب وغیرہ شامل نہیں۔ اگر انہیں اسی نظر سے دیکھیں تو ''ہمہ تن داغ داغ'' والی کیفیت وہاں بھی نظر آئے گی۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان کا کوئی نصاب بھی اسلامی تعلیمات سے تناقض کے داغوں سے مبرا نہیں۔ یہ صورتِ حال طلبہ کے اسلامی تعلیمات پر اعتماد کو متزلزل کرنے کا سبب بن رہی ہے۔ ایف ایس سی کی ایک طالبہ کے بیان کے مطابق کئی سائنسی افکار اسلام سے واضح طور پر تضاد کے حامل نظر آتے ہیں۔ پروفیسرز سے پوچھیں تو وہ ہماری ذہنی خلش دور کرنے میں ناکام رہتے ہیں بلکہ بعض تو واضح طور پر یہ کہہ دیتے ہیں کہ اسلام سائنس سے کئی امور میں اختلاف کرتا ہے۔ آپ اس زاویہ نظر سے سوچا ہی نہ کریں۔ گویا یوں طلبہ کو بالواسطہ طور پر یہ بتانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ اسلام جدید دور سے مطابق نہیں رکھتا۔ درج ذیل آیت ہم پر کس قدر منطبق ہوتی ہے:

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَ قَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ وَ يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًا بَعِيْدًا. (النساء:٦٠)

''اے نبی آپ نے دیکھا نہیں ان لوگوں کو جو دعویٰ تو کرتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں آپ کی طرف نازل کردہ کتاب اور آپ سے پہلوں کی طرف نازل کی گئی کتابوں پر مگر چاہتے یہ ہیں کہ معاملات کا فیصلہ کرانے کے لیے طاغوت سے رجوع کریں حالانکہ انہیں طاغوت سے کفر کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ شیطان

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہیں بھٹکا کر راہ راست سے بہت دور لے جانا چاہتا ہے۔"

جن غیر اسلامی عقائد و نظریات سے ہمیں پہلو تہی اختیار کرنے کو کہا گیا ہے ہمارا نصاب انہی کو خوش نما صورت میں ہمارے سامنے پیش کرتا ہے ؎

جب پیرِ فلک نے ورقِ ایام کو الٹا
آئی یہ صدا پاؤ گے تعلیم سے اعزاز
آیا ہے مگر اس سے عقیدوں میں تزلزل
دنیا تو ملی طائرِ دیں کر گیا پرواز
دیں ہو تو مقاصد میں بھی پیدا ہو بلندی
فطرت ہے جوانوں کی زمیں گیر زمیں تاز

*****

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نصاب کے حق میں دیئے جانے والے دلائل

زندگی کے حقائق سے آگاہی:

نصاب کے مرتبین اور حامیوں کا کہنا ہے کہ ہم بچوں کو زندگی کے حقائق سے آگاہ کرنا چاہتے ہیں چنانچہ بی اے کی کتاب The selection of short stories and on act plays کے دیباچے میں مصنف نے لکھا ہے:

[The selection of the sotries and one act plays is meant to ..... train them (students) for certian eventualities of life.]

مگر نصاب کا مطالعہ بتاتا ہے کہ مرتبین کا زندگی کے حقائق سے متعلق تصور آجا کر جنس ہی کے گرد گھومتا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا زندگی کی حقیقت صرف یہی ہے۔ اگر ایسا ہی ہے تو پھر یہ کائنات سائنس، ٹیکنالوجی، مذہب، اخلاقیات، سیاست، جغرافیہ، نفسیات، تاریخ، معاشرت وتمدن یہ سب کیا ہیں؟ کیا زندگی کے حقائق صرف اخلاق کے مسلّمہ اصولوں سے انحراف ہی پر مبنی ہیں۔ کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی کے حقائق پیش کرنے کا مطلب یہی ہے کہ خاندانی نظام کا شیرازہ بکھرتا ہوا دکھایا جائے۔ نکاح اور عفت و عصمت پہ مبنی پاکیزہ بندھنوں کو تارِ عنکبوت کی مانند کمزور کر دیا جائے۔

یہ طرزِ فکر فرائیڈ کے فکری غلاموں کا ہو تو ہو لیکن اسلام کی رو سے زندگی کی حقیقت معلوم کرنا زندگی کی اصل حقیقت ہے۔ انسانی تخلیق کے مقصد اور اُخروی فلاح و بہبود کا علم حاصل کرنا حقائق کا علم ہے۔ موت کے بعد کی زندگی وہ اصل حقیقت ہے جس سے مفر کسی منکرِ آخرت کے لیے بھی ممکن نہیں۔ مومن و کافر ہر کسی کو اس کا سامنا کرنا ہے۔ سوچنے کی بات ہے کہ اگر کوئی طالب علم ایسی امتحان گاہ میں پرچہ دینے بیٹھے جہاں مخلوط نشستیں ہوں اور وہاں وہ پرچہ حل کرنے کی بجائے اس نصاب میں دیئے گئے تصورات کے مطابق اپنا وقت ''تا نک جھانک'' میں گزار دے تو کیا وہ کامیاب ہوگا؟ اگر اس کا جواب نفی میں ہے تو پھر زندگی جیسے بڑے امتحان میں اصل ''پرچے'' ''عبدیت'' (بندگی) کو پس پشت ڈال کر صرف جنس ہی کی طرف ساری توجہ مرکوز کرنے سے آخرت میں کامیابی کی امید کیسے کی جا سکتی ہے؟

زندگی کی اصل حقیقت کا تذکرہ خود اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں کیا:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ .

''جن و انس کی تخلیق کا مقصد میری عبادت ہے۔'' (الذاریات)

اس حقیقت کو محور بنا کر دوسری حقیقتیں پیش کرنا ہی دراصل حقائق پیش کرنا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ ہمارے نصاب میں پیش کردہ حقائق نہیں، حقائق سے بغاوت کا راستہ ہیں۔

طلبہ باشعور ہیں:

دوسرا جواز یہ پیش کیا جاتا ہے کہ ایف اے، بی اے کی عمر میں طلبہ سنجیدہ، باشعور (Mature) ہو چکے ہوتے ہیں۔ اس کی نفی اس نصاب میں شامل نفسیات کی کتابیں کر دیتی ہیں جن میں (Teenage) کو عمر کا سب سے نازک اور انتہائی خطرناک دور قرار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی انبیاء کو چالیس سال کی عمر میں نبوت کی امانت سے سرفراز فرمایا، گویا پختگی کی سند اس عمر میں ملی۔ اس کے برعکس ہمارے دانشور مغرب کی تقلید میں اٹھارہ انیس سال کے طلبہ کو پختہ فکر کا حامل قرار دینے پر مصر ہیں اور ان کی صلاحیتوں کو غلط رخ پر ضائع کر رہے ہیں۔ اس کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے ؎

عشقِ بتاں سے ہاتھ اٹھا، اپنی خودی میں ڈوب جا
نقش و نگارِ دیر میں، خوں جگر نہ کر تلف

اسلامیات:

کہا جاتا ہے کہ اسلامیات لازمی مضمون کی حیثیت سے طلبہ میں اچھے یا برے کا شعور پیدا کر کے دوسرے نصاب کے مضر اثرات زائل کر دیتی ہے۔

اسلامیات کے مروجہ نصاب پر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ دوسرے نصاب کے مقابلے میں اسے بالکل خشک بنایا گیا ہے۔ جدید دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ نہیں۔ اگر اسے دوسرے نصاب کے مضر اثرات کو زائل کرنے کی صلاحیتوں کا حامل بنانا ہو تو ان کے خلاف ہر طرح کے مضبوط دفاعی دلائل سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیس ہونا چاہیے مگر اسلامیات کے مروجہ نصاب میں ایسا کوئی عنصر نہیں پایا جاتا

لبالب شیشۂ تہذیب حاضر ہے مئے لا سے
مگر ساقی کے ہاتھوں میں نہیں پیمانۂ اِلاَّ

اسلامیات کو الگ مضمون کی حیثیت سے پڑھانا دین و دنیا میں دوئی کا تصور پیش کرتا ہے۔ اسلام اسلامیات کے مضمون تک محدود رہنے والا دین نہیں، یہ تو دیگر مضامین کو بھی مشرف بہ اسلام کرنے کے لیے آیا ہے ؎

دوئی ملک و دیں کے لے نامرادی
دوئی چشمِ تہذیب کی نابصیری

صلاحیت اور صالحیت:

اردو ادب، انگریزی ادب، پنجابی ادب وغیرہ کے سلسلے میں یہ عذر پیش کیا جاتا ہے کہ آخر ادب سکھانے کے لیے غزلوں، افسانوں وغیرہ کے علاوہ اور کیا منتخب کیا جا سکتا ہے ادبی ذخیرہ ہے ہی یہی۔

سوچنے کی بات ہے کہ کیا ادب اسی کا نام ہے جو اسلامی اور اخلاقی آداب و ثقافت سے تجاوز کا سبق پیش کرتا ہو۔ اس المیے پر جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے کہ اعلیٰ معیار کا ادب تخلیق کرنے کے باوجود عشق و محبت کے فرسودہ قصوں سے لاتعلق ادیب کو ادیب تسلیم نہیں کیا جاتا۔ مگر رومانوی ادب تخلیق کرنے والے ''برسوں پرانی ایک ہی کہانی'' لیلاؤں اور مجنوں کی کہانیاں پیش کرنے کے باوجود ادیب، اور ان کی تخلیقات اعلیٰ ادبی شہ پارے کہلاتی ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اردو ادب کا جائزہ لیں تو کیا حالی، اکبرالہ آبادی، ڈپٹی نذیر احمد، خواجہ حسن نظامی، اشرف صبوحی، راشد الخیری، محمدی بیگم، بشیر احمد ادیب نہیں ۔ دور کیوں جائیں ۔اقبال جنہیں اس صدی کا سب سے بڑا شاعر تسلیم کیا جاتا ہے ۔کیا ان کی شاعری میں روایتی رومان کی ایسی خرافات ملتی ہیں جنہیں کسی باپ کے لیے بیٹی کو اور کسی بھائی کے لیے بہن کو پڑھانا ممکن نہیں ۔الا یہ کہ وہ حیا کی چادر تار تار کر دے ۔اس کے باوجود اقبال کے بلند پایہ ادیب ہونے میں کون شبہ کر سکتا ہے ۔

جدید ادیبوں میں سے بے شمار اعلیٰ معیار ادب کے خالق ،صرف اس جرم میں نصاب میں شمولیت کے حق سے محروم ہیں کہ ان کی نظر میں ''مرکز محبت'' گھٹیا محبتیں نہیں ، وہ اعلیٰ اور ارفع محبت ہے جو حبِ الٰہی ،حبِ رسول اور ''حُبَّ مَنْ يُّحِبُّکَ'' ❶ کے ہالے میں رہتی ہو ۔اور جو وقتی اور عارضی مسرتوں کے سراب میں الجھانے کی بجائے ابدی مسرتوں سے ہمکنار کرتی ہو ۔

آسی ضیائی ،ابن فرید ،نعیم صدیقی ،اعجاز احمد فاروقی ، ماہر القادری ، جیلانی بی اے ، بنت الاسلام ، بنت مجتبیٰ مینا ،ام زبیر ، نیر بانو ،عفت قریشی ،علیم ناصری ، عبدالرحمٰن عاجز ،حفیظ الرحمٰن احسن ......اور ایسے ہی کئی نام ذہن میں ابھرتے ہیں جن کی ادبی تخلیقات قوم کی نگاہوں سے چھپانے کا پورا اہتمام کیا جاتا ہے ۔ان کا جرم اللہ پر پختہ ایمان اور اپنی تحریروں میں بھی اس کی غمازی کرنے کے علاوہ اور کیا ہے ۔

یہ انتقامی کارروائیاں ان مومن ادیبوں کا تو کچھ نہیں بگاڑ تیں ،مگر اس کے نتیجے میں قوم کی گردن کے گرد نظریاتی صلیبوں کے پھندے دن بدن تنگ ہوتے جا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے ہیں۔

اردو کے علاوہ دوسری زبانوں میں بھی پاکیزہ ادب کے بے شمار تخلیق کار موجود ہیں سابقہ صفحات میں فحش مواد کا زیادہ حوالہ انگریزی ادب سے دیا گیا ہے ممکن ہے کہ خیال آئے کہ انگریزوں کی تحریروں کا تو یہ حصہ ہے ہی۔ کیونکہ ان میں یہ سب معیوب نہیں۔

اس جائزے میں اختیاری مضامین کا نصاب شامل نہیں بلکہ ''عقلمند را اشارہ کافی است'' کے خیال سے صرف لازمی نصاب کی جھلک پیش کی گئی ہے لہٰذا اردو ایڈوانس اور پنجابی ادب کی مثالیں پیش نہیں کی گئیں۔ ورنہ معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان بھی مسلمان ہوتے ہوئے انگریزوں سے کچھ کم فحش نہیں لکھ رہے کہ ؎

نہ رہے روح میں پاکیزگی تو ہے ناپید
ضمیرِ پاک و خیالِ بلند و ذوقِ لطیف

حقیقت یہ ہے کہ ''عفت و حیا'' اللہ نے انسان کی فطرت میں رکھی ہے۔ لہٰذا یہ اخلاق کے مسلمہ آفاقی اصول ہیں۔ بے حیائی کسی بھی مذہب میں پسندیدہ نہیں۔ ادب انگریزی ہو یا فارسی، اردو ہو یا پنجابی، سب میں ایسی تحریریں اپنے اپنے مذاہب بلکہ فطرت سے انحراف کا نتیجہ ہیں۔ ایسی تحریریں شیطان، انسان کی گمراہی کے لیے لکھواتا ہے اور لکھواتا رہے گا۔ دیکھنا تو یہ ہے کہ ہمارا ذوقِ نظر کیسا ادب منتخب کرتا ہے۔

انگریزی ادب کے ہی حوالے سے دیکھیں۔ کئی مسلمان انگریز بھی ادیب ہیں۔ ان کی تحریریں ادب سکھانے کے لیے منتخب ہوسکتی ہیں..... کئی مسلمان ایشیائی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادیبوں کی تحریریں انگریزی میں ترجمہ ہو چکی ہیں۔ کئی مسلمان ایشیائی ادیب انگریزی میں لکھتے ہیں۔ ان سے کہہ کر لکھوایا جا سکتا ہے۔ یہ بھی ممکن نہ ہو تو انگریز ادیبوں ہی کی وہ تحریریں منتخب کی جا سکتی ہیں جو مذہبی یا نظریاتی تعلیم سے مبرا اور اخلاق کے آفاقی اصولوں کی آئینہ دار ہوں۔

موجودہ نصاب میں بھی ایسی چند مثالیں موجود ہیں۔ مثلاً ایف اے میں

His First flight , post haste , We are seven

اور بی اے کے نصاب The Tell-Tale heart, Tolerance وغیرہ ان میں سے Because I could not stop for death. مؤخر الذکر اس کی بہترین مثال ہے۔ اس میں زندگی کو سفر سے تشبیہ دی گئی ہے۔ جو نبی اکرم ﷺ کے فرمان کے مطابق كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ (بخاری، کتاب الرقاق) ''دنیا میں کسی پردیسی یا مسافر کی طرح رہو'' کے مطابق ہے۔'' اس نظم کو اگر اسلامی نقطۂ نظر کے مطابق پڑھایا جائے تو یہ ایک عمدہ نظم ہے۔

دراصل اسلام تعلیمی میدان میں صرف صلاحیت ہی کا نہیں، صلاحیت اور صالحیت کا مابین توازن کا قائل ہے۔ ہمارے ہاں کا نصاب ادبی یا تعلیمی صلاحیتیں تو مدنظر رکھتا ہے مگر اس کی نظر میں ''صالحیت'' کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔

اس ضمن میں نبی اکرم ﷺ کا طرزِ عمل کس قدر فکر انگیز ہے۔ کہ آپ ﷺ نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو عبرانی زبان (جو اس دور میں یہود کی زبان تھی) سیکھنے کا حکم دیا تا کہ ان کی مراسلت کا جواب دیا جا سکے اور ان کے وفود سے گفتگو ہو سکے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گویا یہ صلاحیت ایک ضرورت سمجھ کر پیدا کرنے کا حکم دیا گیا۔

اس کے برعکس جب عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تورات کے چند اقتباس اس لیے نقل کیے کہ یہ خشیتِ الٰہی پیدا کرتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت ناپسند فرمایا کیونکہ اس سے اپنی کتاب ہدایت، قرآن مجید کی بجائے دوسرے مذہب کی اہمیت کے ساتھ اس سے مرعوبیت کا پہلو بھی جنم لے رہا تھا۔ گویا اسلام کے مقرر کردہ معیارِ صالحیت پر زد پڑنے کا خدشہ تھا لہٰذا سختی سے منع فرمایا گیا۔

مسلمانوں کو قرآن مجید اور اسلامی تعلیمات کے ہوتے ہوئے کسی دوسرے کی تعلیم کی حاجت ہے نہ اس سے مرعوب ہونے کی اجازت۔

جدید دور کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس کی راہنمائی اسلام نہ کرتا ہو۔ سائنس معیشت، فلسفہ، تاریخ، نفسیات، ادب ہر میدان میں اس کی راہنما ہدایات موجود ہیں۔ مسلمانوں کا ہر علم انہی خطوط پر تشکیل پانا چاہیے۔

مسلمان ہر لحاظ سے برتر ہیں اور انہیں اپنی برتر حیثیت کو قائم رکھنا ہے۔ انہیں دوسروں کی چنگیر کے نوالوں کی ضرورت نہیں۔ شاہین کی طرح اپنی ضرورتوں کا انتظام اپنے زورِ بازو سے کرنا ہے۔

لہٰذا تعلیم کا ایسا انداز جو انہیں ''جہانبانی'' سکھانے کی بجائے دوسروں کی ثقافتی اور نظریاتی غلامی کا سبق سکھائے وہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہیں۔

*****

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدائے احساس اور التماس

مروجہ نصاب میں مسلمانوں کے اخلاقی اور روحانی قتل کے لیے مضمر نظریاتی صلیبوں کو محسوس کرنے والوں کی بحمد للہ کمی نہیں۔ مختلف اسلامی جماعتیں اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتی رہتی ہیں۔

مگر بدقسمتی سے زمامِ کاران ہاتھوں میں ہے جو خود اسی نصاب کے پروردہ اور اس میں پیش کردہ نظریات پر فدا ہیں۔ وہ اپنے ترتیب کردہ نصاب کو کیوں بدلیں گے؟ ان سے اس نصاب کو اسلامی رخ دینے کی توقع عبث ہے۔ دوسری طرف صورتِ حال دن بدن ابتر ہو رہی ہے۔ خطرے کے نشان سے پانی اوپر جا رہا ہے۔

کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر لینا تو دانشمندی نہیں۔ درستگیِ احوال کے لیے ہماری اپنی کوشش ہی کام آ سکے گی۔

اساتذہ کی خدمت میں:

تعلیم یافتہ افراد اور اساتذہ کے لیے یہ سوچ کہ کوئی حکومت یا ادارہ اسلامی نصاب تشکیل دے گا، ترک کر دینے کے قابل ہے۔ یہ فرضِ کفایہ اجتماعی طور پر پوری قوم پر عائد ہوتا ہے اور یقیناً ہر تعلیم یافتہ، باصلاحیت، حساس فرد کو اس میں اپنا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کردار ادا کرنا چاہیے۔ یاد رہے ؎

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارا

اس وقت اس نصاب سے بے زار بے شمار اساتذہ موجود ہیں۔ اگر وہ چاہیں تو ان میں سے ہر ایک اپنے اللہ کی طرف سے عائد کردہ دینی فریضہ سمجھ کر کسی بھی کلاس کی صرف ایک ہی کتاب ترتیب دے دے تو یہ کام ہو سکتا ہے۔

سکول کے اساتذہ سکول کی نصابی کتب، ڈاکٹرز ..... طبی کتب ..... اردو پروفیسرز، اردو ادب، سیاسیات کے اساتذہ سیاست، ماہرین نفسیات ..... ماہرینِ معیشت ..... صحافت، قانون، تاریخ، ہر موضوع پر نصابی کتب ترتیب دی جا سکتی ہیں۔ ان موضوعات پر کتب تو پہلے سے موجود ہیں۔ نئی کتب کا صرف رخ بدلنا پڑے گا۔ چیز وہی رہے گی، مثلاً چھوٹی جماعتوں کی سائنس کی کتب پہلے سے موجود ہیں ان کے انداز کی اصلاح کی ضرورت ہے۔

مرتبین نے اللہ کے تذکرے سے گریز کی کوشش میں فطرت اور قدرت کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس موضوع میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کو اجاگر کیا جائے۔ اس طرح میڈیکل کی کتابوں کو اسلامی روح دینے کی ضرورت ہے۔ جہاں اسلام سے تناقض ہو اسے دور کیا جائے۔

ریاضی میں اسلامی تصورات کو اجاگر کیا جائے۔ مثلاً جمع تفریق کے سوالوں میں اسلامی ارکان، نماز، روزے، زکوٰۃ کے حسابی سوالات ترتیب دیئے جا سکتے ہیں۔ وعلیٰ ہذا القیاس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان سطور سے متفق باصلاحیت افراد اگر کسی بھی چھوٹی یا بڑی نصابی کتاب کی ترتیب کا ارادہ کرلیں تو یہ اہم فرض کفایہ ادا ہوسکتا ہے۔اس کے لیے رہنما خطوط کی بھی نشاندہی ہو چکی ہے۔ سائنس، حساب، صحافت، غرض ہر موضوع کی نظریاتی تدریس پر کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ ادارہ تعلیم و تحقیق اچھرہ، لاہور نے اس موضوع پر کافی کتابیں شائع کی ہیں۔ ❶

یوں تو حکومتوں اور دینی جماعتوں کا بھی یہ بنیادی فریضہ ہے اللہ کرے یہ سطور ان کے دلوں میں بھی آتشِ عمل بھڑکانے میں کامیاب ہو جائیں لیکن اگر وہ ایسا نہ کریں تو پھر کیوں نہ افراد ہی وہ کام کر دکھائیں جو اداروں سے بھی نہیں ہو سکا۔

بارش کی بوندیں آسمان سے تو تنہا ہی گرتی ہیں مگر زمیں پر گرتے ہی مجتمع ہو کر ایک قوت بن جاتی ہیں۔ایسی قوت جو سیلاب کی صورت میں اگر سابقہ تعمیر بہا لے جاتی ہے تو اپنے پیچھے دریاؤں سے لائی ہوئی زرخیز مٹی بھی چھوڑ جاتی ہے۔ ہماری تنہا تنہا کوششیں بھی اللہ برکت دے تو ایسے سیلاب کی شکل اختیار کرسکتی ہیں جو اس فرسودہ نظام کو تلپٹ کر کے جدید تقاضوں سے ہم آہنگ، نظامِ اسلام کے نفاذ کے لیے زرخیز میدان تیار کردے ؎

ہو تری خاک کے ہر ذرے سے تعمیرِ حرم
خود کو بے گانۂ اندازِ کلیسائی کر

---

❶۔آفاق پبلشرز (فون: 0423-37150949) نے دسویں تک کا اسلامی نصاب تیار کرلیا ہے جب کہ الاثر پبلیکیشنز بھی پانچویں جماعت تک ہر قسم کا اردو اور انگلش نصاب تیار کر چکے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دینی جماعتوں کی خدمت میں:

اسلامی جماعتوں کے پاس تو وسائل، میدانِ کار اور افرادِ کار بھی ہیں انہیں یہ کام منظم طریقے سے کرنا چاہیے۔ حکومت اگر ساتھ نہ بھی دے تو اسلامی نصاب کی تشکیل کے بعد وہ حکومتی تعلیمی اداروں کے مقابلے میں اپنے تعلیمی ادارے کھول سکتی ہیں۔ آخر خالصتاً دینی مدارس بھی تو چل رہے ہیں۔ ان اداروں میں ''صالحیت اور صلاحیت کے مابین توازن'' کے بہترین نمونے تیار کیے جا سکتے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ ان کی اسناد گورنمنٹ کے محکموں میں کام نہ آئیں گی لیکن وہ خود اپنی صلاحیتیں بروئے کار لا کر ذاتی ادارے کھول سکتے ہیں۔ جن میں اپنے ہی جیسے فارغ التحصیل طلبہ کو ملازمتیں دیں۔

مثلاً ان اداروں سے فارغ التحصیل مسلمان ڈاکٹر، انجینئر یا قانون دان، تاریخ دان کی سند نہ قبول ہو تو یہی ادارے ملازمت دے سکتے ہیں۔ اس طرح کے مزید ادارے کھولے جا سکتے ہیں۔ دوسری طرف صلاحیتیں اپنا آپ خود منواتی ہیں۔ اگر صلاحیت کے اعتبار سے وہ حکومتی اداروں کے فارغ طلبہ سے برتر ہوں گے تو ایک وقت ایسا آئے گا کہ خود انہیں تسلیم کرنا پڑے گا۔ یہ کام بلاشبہ وسیع وسائل اور زیادہ تعداد میں مردانِ کار کی فراہمی سے ہو سکتا ہے۔ اس کے لیے بھی اللہ تعالیٰ راہیں کھول دے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے:

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (اپنی راہ میں جدوجہد کرنے والوں کے لیے ہم اپنے راستے کھول دیں گے۔)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مروجہ نظامِ تعلیم سے قبل پاک و ہند میں ایسا ہی تعلیمی نظام رائج تھا۔ اس کی تعریف کرنے پر اپنے ہی نہیں بے گانے بھی مجبور ہیں۔

جنرل سلیمن Sleemin لکھتا ہے:

''دنیا میں ایسی قومیں بہت کم ہوں گی جن میں تعلیم اس قدر عام ہو جس قدر ہندوستانی مسلمانوں میں تھی۔ ان میں جو بیس روپے ماہوار کا ملازم ہوتا ہے وہ اپنے لڑکوں کو اسی طرح تعلیم دلاتا ہے جس طرح ایک وزیر اعظم اپنی اولاد کو اور جو علوم ہمارے بچے لاطینی اور یونانی زبانوں میں اپنے کالجوں میں حاصل کرتے ہیں، وہی یہ لوگ عربی اور فارسی زبانوں میں سیکھتے ہیں اور سات سال کے بعد ایک طالب علم اپنے سر پر جو آکسفورڈ کے فارغ التحصیل طالب علم کی طرح علم سے بھرا ہوتا ہے۔ دستارِ فضیلت باندھتا ہے اور اسی طرح روانی سے سقراط، ارسطو، افلاطون اور بوعلی سینا پر گفتگو کر سکتا ہے جس طرح آکسفورڈ کا ایک طالب علم۔''

عہدِ اسلامی کے ہندوستانی مدارس کا انگریزی مورخ ڈاکٹر لائٹنر Dr. Letnes اپنی تصنیف کا آغاز ان الفاظ میں کرتا ہے:

''میں ایک ایسے المیہ کی داستان سنانے والا ہوں جس کے ذریعہ ایک قوم نے جو اپنے آپ کو مہذب اور متمدن کہتی ہے (یعنی انگریز) ایک عظیم الشان اور ملک گیر نظامِ تعلیم کو تباہ و برباد کر دیا۔''

Dr. Hunter جو ایک متعصب مورخ ہے وہ بھی اپنی تصنیف ''ہمارے ہندوستانی مسلمان'' میں یہ کہنے پر مجبور ہے کہ ''مسلمان اس طریق تعلیم سے اعلیٰ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قابلیت اور دنیاوی برتری حاصل کرتے تھے۔" (بحوالہ تاریخ التعلیم، اکرام قریشی)

اگر انہی خطوط پر تعلیمی ڈھانچہ تشکیل دیا جائے تو بلاشبہ مسلمانوں کی قابلیت اور برتری کا سکہ آج بھی غیر اقوام پر بیٹھ سکتا ہے۔

شرکائے احساس کی خدمت میں:

اللہ تعالیٰ نے گناہ اور زیادتی کے کام میں تعاون نہ کرنے کا حکم دیا ہے (سورۃ مائدہ:۲) مروجہ نصاب کو پڑھنا، پڑھانا، اس کی اشاعت میں حصہ لینا، اس کی تعلیم پر خرچ کرنا، گناہ سے تعاون نہیں تو اور کیا ہے۔ نصاب کی ہر کتاب اسلامی احکامات کی کسی نہ کسی صورت میں مخالفت، توہین یا تضحیک کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَ قَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَ يُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ الْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا

(النساء: ۱۴۰)

"جب احکامِ الٰہیہ کے ساتھ استہزاء اور کفر ہوتا سنو تو ان لوگوں کے پاس مت بیٹھو جب تک کہ وہ کوئی اور بات شروع نہ کر دیں کہ ایسا کرنے سے تم بھی ان ہی جیسے ہو جاؤ گے۔ اللہ منافقوں اور کافروں کو دوزخ میں جمع کرنے والا ہے۔"

اس حکم کی روشنی میں ہمارا طرزِ عمل کیا ہونا چاہیے جب کہ ہم نہ صرف اس سے تعلق ختم نہیں کرتے، اس کے الفاظ بھی رٹتے اور رٹواتے ہیں۔ اساتذہ دورانِ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تدریس اس کے ایک ایک پیرے کی تشریح کرتے ہوئے گویا اس کی وضاحت میں اپنے پاس سے گفتگو کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔

ہمارے ملی ضعف کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ ہم لوگ اپنی تنخواہوں میں اضافے اور اپنے مسائل کے حل کے لیے تو ایڑی چوٹی کا زور لگا کر مطالبے منوا لیتے ہیں۔ تعلیمی ادارے اس کشمکش میں کئی کئی دن بند کر دیئے جاتے ہیں۔ مگر اسلامی نصابِ تعلیم کے لیے آج تک ایسا کوئی مظاہرہ دیکھنے میں نہیں آیا۔

نبی ﷺ نے اس ضمن میں حکمت عملی کی راہنمائی یوں کی ہے۔

مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ سُوْءً فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذَالِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ.

(مسلم، کتاب الایمان: ۴۹۔ ترمذی: ۲۱۷۲)

''تم میں سے جو کوئی برائی دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ (بزور) سے روک دے۔ اگر یہ طاقت نہ ہو تو زبان سے روکے، اگر یہ بھی نہ ہو تو اپنے دل میں برا جانے اور وہ ضعیف تر ایمان ہے۔''

مختلف دینی تنظیموں سے وابستہ لاکھوں اساتذہ اور دینی شعور کے حامل لاکھوں طلبہ اس نصاب سے دلی طور پر بیزار ہیں۔ زبانی جمع خرچ کی بجائے یوں کیوں نہیں کیا جاتا کہ اس مذکورہ بالا اسلامی اصول، عدم تعاون اور بیدہ یعنی (بزور) کی حکمتِ عملی ذہن میں رکھتے ہوئے اس نظام کا مکمل مقاطعہ کر دیا جائے۔ کہ جب تک اسلامی نصاب نہ رائج کیا گیا ہم پڑھیں گے نہ پڑھائیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے۔ والدین بھی اس جدوجہد میں طلبہ کا ساتھ دیں بلکہ اپنے بچوں کو اس کام کے لیے تیار کریں۔ بڑی تعداد میں ایسی اجتماعی قوت کا مظاہرہ کیا جائے تو یقیناً اس نظام کے در و بام ہل جائیں گے۔ نیز یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَتِہ (اللہ کا جماعت پر ہاتھ ہے: مسلم، ۱۸۵۲۔ ابو داؤد: ۴۷۶۲) کے مصداق اللہ کی مدد ایسے ''اجتماع و اتحاد'' کی پشتی بان ہوگی۔ حکومت کے لیے نصاب بدلنے کے سوا کوئی چارہ کار نہ ہوگا۔

اس کے لیے اگر ایک دو ماہ تعلیمی ادارے بند بھی رہیں تو کیا حرج ہے۔ چھٹیوں میں بھی تو بند رہتے ہیں۔ کراچی میں امن و امان کی ناگفتہ بہ صورت حال کی بنا پر باقی مہینوں میں بھی تعلیمی ادارے اکثر بند رہتے ہیں۔

نصاب نہ ہونے کا عذر بھی ''عذرِ گناہ از بدتر از گناہ'' کی حیثیت رکھتا ہے۔ جو کام کرنے کی نیت نہ ہو وہ تو صدیوں میں بھی نہیں ہوتا اور کرنا چاہیں تو عمر بن عبدالعزیز کی طرح ایک ہی دن میں ساری سلطنت کا قبلہ درست کیا جا سکتا ہے۔ طالبان کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ انہوں نے نئے نصاب کی تشکیل تک تعلیمی ادارے بند کر دیئے۔ واقعی مسلمان مکروں میں پڑھایا جانے والا نصاب اس قابل ہی نہیں کہ اسے عارضی طور پر بھی برداشت کیا جائے۔ نئے نصاب کی تشکیل کے لیے پرزور دھکے کے علاوہ کام نہیں چلے گا۔

اساتذہ اس سلسلے میں مقاطعے کے ساتھ ساتھ حکومت کو اپنی خدمات پیش کر سکتے ہیں۔ مقررہ مدت تک تعلیمی ادارے بند کر کے نصاب ترتیب دیا جا سکتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجودہ نصاب نئی نسل کو جس سوچ اور فکر سے نواز رہا ہے وہ تباہی کا پیش خیمہ ہے۔ معاشرے میں بدامنی اور بداخلاقی کا دم گھونٹنے والا تعفن اس کی واضح دلیل ہے۔

گلا تو گھونٹ دیا اہلِ مدرسہ نے ترا
صدا کہاں سے آئے لا اِلٰہ الا اللہ

فحاشی اور غیر اسلامی نظریات کی یہ صلیبیں نئی نسل کی ''اسلامیت'' کا گلا گھونٹ کر ایسا بپتسمہ دیتی ہیں جس سے میکالے کے الفاظ میں رنگ و نسل کے اعتبار سے ہندوستانی اور خیالات اور تمدن کے اعتبار سے یورپی نسل پیدا ہوتی ہے۔

یہ نصاب ہماری ملت کے اخلاق و ایمان کا خون پی رہا ہے۔ بے ضمیری، فحاشی اور غیر اسلامی تہذیبوں سے تعفن کے ڈھیر لا لا کر ہمارے معاشرے میں پھینک رہا ہے۔ نوجوانوں کا دین پر سے اعتماد متزلزل کر رہا ہے۔ بزرگوں کے خلاف بغاوت کی آگ بڑھکا رہا ہے۔

رگِ ملت سے ایمانی اور اخلاقی لہو کو بہتے دیکھ کر ہم کب تک خاموش رہیں گے۔ اپنے جگر کے ٹکڑوں کو بے دینی کی ان صلیبوں کی بھینٹ چڑھتے کب تک دیکھتے رہیں گے۔ بحرِ ظلمات میں گھوڑے دوڑانے والے مسلمان آج گمراہی کے سیلاب کے سامنے بند باندھنے کی ہمت کیوں نہیں کر رہے؟

اس نظام کو تلپٹ کرنے کے فرض سے تغافل برتنے کا مطلب نئی نسل کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزید نفوس کی روحانی اور اخلاقی موت کے لیے نئی صلیبیں نصب کرنے اور ان کے اخلاق و ایمان کے خون سے ہاتھ بھرنے کے لیے باطل نظام کو چھوٹ دینا ہے۔ کیا بے حسی کے اس جمود کو توڑ دینے کے لیے ہم کچھ نہ کریں گے ۔

ہو صداقت کے لیے جس کے دل میں مرنے کی تڑپ
پہلے اپنے پیکرِ خاکی میں جاں پیدا کرے
پھونک ڈالے یہ زمین و آسمانِ مستعار
اور خاکستر سے آپ اپنا جہاں پیدا کرے

*****

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ. وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَۃٍ لَّا یُسْتَجَابُ لَھَا.

''اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری جناب میں ایسے علم (کے شر) سے جو نفع نہ دے اور ایسے دل سے جو (تجھ سے) خوف نہ کھائے، ایسے نفس سے جو نہ بھرے (یعنی قناعت اختیار نہ کرے) اور ایسی دعا سے جو قبول نہ کی جائے۔'' (ابو داؤد، مسلم: ۶۹۰۶)

اَللّٰھُمَّ انْفَعْنَا بِمَا عَلَّمْتَنَا وَعَلِّمْنَا مَا یَنْفَعُنَا وَارْزُقْنَا عِلْمًا یَّنْفَعُنَا.

''الٰہی جو علم تو نے ہمیں دیا ہے اسے ہمارے حق میں نافع کر اور جو علم نافع ہو وہ ہمیں عطا کر۔ اور وہی علم ہمارے نصیب فرما جو ہمیں نفع دے۔''

(مستدرک حاکم۔ السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ: ۳۱۵۱)

*****

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی معاشرت
کے اہم انفرادی پہلو

☆ انسان کا مقصد حیات اللہ کی عبادت واطاعت ہے۔لہذا ہر لمحے اس کی عبادت واطاعت کے تقاضے.....اطاعت رسول ﷺ کی حدود میں رہ کر کرنا۔

☆ خاتم النبین ﷺ کی اطاعت اور محبت کو ہر شعبہ زندگی میں ملحوظ رکھنا۔

☆ اولاد کو اللہ کی خاص نعمت سمجھ کر.....اسلامی اقدار وآداب کے تحت اس کی پرورش کرنا۔

☆ بلوغ کی عمر کو پہنچتے ہی فوراً نکاح کا اہتمام کرنا۔

☆ انتخاب زوج کی تلاش میں تقویٰ کو ترجیح دینا۔

☆ طویل منگنی کی بجائے نکاح اور رخصتی کرنا۔

☆ اشیائے ضرورت میں نبوی معیار کو نمونہ بنانا.....زائد ملے تو اللہ تعالیٰ کی حدود میں رہ کر خرچ کرنا۔

☆ اللہ تعالیٰ کے حکم استیذان پر عمل کرنا۔

☆ ستر وحجاب.....اور غض بصر کی پابندی کرنا۔

☆ حقوق لینے کی بجائے دوسروں کے حقوق ادا کرنے میں کوشاں رہنا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ مرد کا منصب قوام کے تقاضے.....کفالت بہ کسب حلال.....حفاظت اوامر ونواہی.....اور امارت وخلافت کا علم حاصل کرنا.....اور ممکنہ حد تک اسے بروئے کار لانا.....

☆ خواتین کا احترام اور وقار برقرار رکھنا۔

☆ عورت کا گھر میں ٹک کر اطاعت قوام (شریعت کی حدود میں رہ کر) کرنا اور نگرانی اطفال کی ذمہ داریاں نبھانا۔

☆ دنیا کی دیگر اقوام کی مسرفانہ زندگی اور تعیش کے بجائے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے طرز حیات کی پیروی کرنا۔

☆ رفاہ دنیا کے بجائے فلاح آخرت میں ڈوبے رہنا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

یادداشت

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بچوں کے لیے ہماری منظوم کتب

1234567890 4